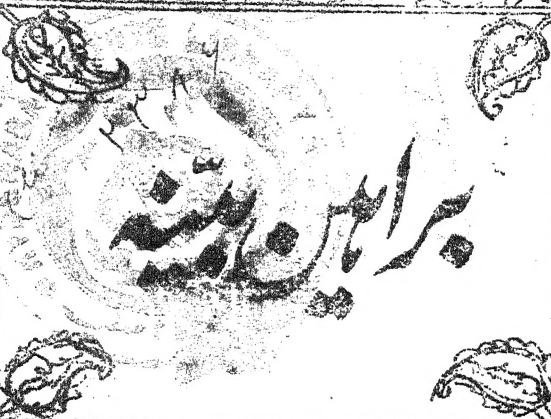


بیمین معین مطلق و فیض توفیق خدا برحق

لله الحمد والممنه که درین مقام فرمهی فرجام بفضل
حضرت ملک العالم این نسخه عجیبه غریبه مسمی به



بمقام لکنتوبه محله فراشخانه وزیر کهنه تبارج
بست دوم ماه شوال المکرم سنه ۱۰۸۰ هجری

و طبع اثنا عشر باهتتام عابد علی طبع شد

واقف

۸۴۳۸

الف ۲۹

فن نمبر

تکات نمبر

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله رب العالمين والصلوة على رسوله محمد خاتم المرسلين
وآلته على خير طوبى. وَفِيهِ تَضَمُّنُ الْمُجْتَمِعِينَ أَمَّا الْعَبْدُ فَضَعُفٌ
يَكْمِلُ رِسَالَةً مُخْتَصِرَةً مَوْسُومَةً بِأَيِّمِ نَبِيِّ زَبَانِ هِنْدِ عَرَبِيٍّ وَاسْتَفْعَامِ
مُؤَنِّسِينَ كَيْفَ فَنَاقِلٍ وَأَوْرِثَاتٍ مَامِ الْمُتَّقِينَ بِعُيُوبِ الدِّينِ حَضْرَتِ
إِمَامِ الْمُؤَنِّسِينَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَوْرِثَاتِ الْبَيْتِ طَيِّبِينَ مَعْصُومِينَ صَلَوَاتُ
اللَّهِ عَلَيْهِمْ أَوْرِثَاتٍ بَعْضُ حَضَرَاتٍ مُشَافِحٍ كِبَارٍ وَأَوْرِثَاتِ صَوَابِ بَادِلَاتِ
وَأَقْدَارِ مِينَ الْإِيْفِ كَيْفَ كَيْفَا أَوْرِثَاتِ رِسَالَةِ مِينَ دَوَامِ كَا اِهْتِمَامِ أَوْرِ
الْإِزَامِ هُوَ أَوَّلُ يَكْمَلُ تَامِ تَرْفَعُ وَرَاسِدَالٍ هُوَ أَحَادِيثِ كُتُبِ
مَعْتَمَدَةٍ أَوْرِثَاتِ مَسْتَنَدَةٍ أَوْرِثَاتِ سِيرَةِ مُقْبِرَةٍ أَوْرِثَاتِ مَطْوَلَةٍ أَوْرِ
مُخْتَصِرَةٍ كَابِرِ مُحَدِّثِينَ أَوْرِثَاتِ عَالِمِ مُتَكَلِّمِينَ أَوْرِثَاتِ جَلَامِي مُفَسِّرِينَ أَوْرِ
أَصَادِقِ مُؤَنِّسِينَ أَلِ سُنَّتِ وَجَمَاعَتِ سَعَى دَوَامِ مُؤَلَّفَاتِ كُتُبِ
كَأَنَّهُ عَصَبُ كَانِهِنَّ لَكُمَا هُوَ بَلَكُمَا مَقُولَاتِ كِبَرِ مُؤَقِّعِينَ أَوْرِثَاتِ

عظامی آئمہ دین اہل سن کو نقل کر دیا ہوا اور یہ رسالہ مرتب ہوا اور مقصد
 اور خاتمہ پر واللہ اعلم بالمعین مقصد اول فضائل میں بیان کیا
 فضائل حضرت امیر المومنین علی بن ابیطالب علیہ السلام میں آیات
 قرانیہ اور احادیث کتب معتبرہ السنن میں اس کثرت سے منقول اور
 وارد ہیں کہ اگر بعض راویین سے مذکور ہوں تو ایک کتاب مبسوط مرتب
 ہو جاتے پس نظر مباحثت حال اس رسالہ مختصر کے چند آیات اور روایات
 بطور نمونہ کے مثل چند قطرون کے بحر وقار سے اور چند لفظوں کے
 دفتر طومار سے عرض کی جاتی ہیں انرا بجمہ جب پیغمبر آخر الزمان نے حق
 الوداع سے مراجعت فرمائی یعنی اوس حج سے مدینہ کو پہری کہ
 بعد اوسکے دو مہینے کے روز کے بعد دنیا سے انتقال فرمایا تو اتنا
 راہ میں اٹھا رہوین دیجھ کو یہ آیت نازل ہوئے یا ایہا الرسول بلغ ما
 أنزل إلیک من ربک وإن لم تقص فلما بلغت رسالتہ واللہ تعصمک
 من الناس یعنی اے رسول خدا پہنچا خلافت کو اوس چیز کو کہ بھیجے گئے تجھ کو
 تیرے پروردگار کے پاس سے اور اگر نہ کرے گا تو کچھ کہ ساتھ اوس کے
 امر کیا گیا ہو اور نہ پہنچا دے گا تو اوس کو معلق کے تین پس نہ پہنچا یا
 ہوگا تو نے پیغام پروردگار کو اپنا اور ادا می رسالت نہ کی ہوگی
 تو نے اور خدا نگاہ رکھے گا تجھ کو آدمیوں سے پس اوس وقت حضرت
 نے مقام خم غدیر میں مقام کیا باوجود اوسکے کہ اوسنا قافلہ اور قافلہ
 اور بے جگہ متعارف نہ تھا اور بنا بر حکم حضرت کے پاک کسی گئی کانٹے

جو درخت کے نیچے تھے اور جمع کئے گئے لوگ اجدا کے کہ متفرق ہو گئے
تھے اور وہ وقت دوپہر اور دوپہر کی شدت کا تھا صاحبِ رضا حضرت
اوٹون کے کجاؤں سے ایک چیز بلند بطور منبر کے بنی اور سپر حضرت
تشریف لیگئے تاکہ سب لوگ آپ کو دیکھیں اور ایک خطبہ طویل پڑھا
اور اس خطبہ میں خلاق کو اپنے رحلت سے خبر دی اور غیب
دی لوگوں کو تمسک و اطاعت قرآن مجید اور اہلبیت طاہرین کے پس
فرمایا اَلَسْتُ اَوَّلٰی کَلِمَةٍ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ یعنی آیا میں نہیں ہوں اولیٰ تبسم
تم لوگوں کے ذاتوں جسے حضرت نے یہ فرمایا تو سب کہا کہ ہاں ایسا
ہو پس حضرت نے باز در تفضی علیؑ کا پکڑا اور بلند کیا ہاتھ کہ دیکھا
لوگوں نے سفیدی زیر بغل رسول خدا کو پس فرمایا قُمْ لِنَتِّ مُؤَلَاہُ
فَعَلٰی مُؤَلَاہُ اللّٰہُمَّ وَالْمَنْ وَالْاَلَاہُ وَعَادِ مَنْ عَادَاہُ وَالْفَصْرُ
نَصْرٌ وَاَخْذٌ لِّمَنْ خَذَ لَہٗ یٰمَنْ مَّوْشِیْخُ کَہْمِنِ مَوْلٰی اوسکا ہوں
پس علیؑ مولا اوسکا ہوا اللہ دوست رکھو اوسکو جو دوست رکھے
علیؑ کو اور دشمن رکھو اوسکو جو دشمن رکھے علیؑ کو اور مدد کرے
جو مدد کرے علیؑ کی اور چھوڑ دے اوسکو جو چھوڑ دے علیؑ کو اجدا
فرمایا اَلَا فَبِیْلَہِ الشَّہَادَةِ مِنْکُمْ النَّاسُ یعنی آگاہ ہو کہ پس پہونچا دے
اس خبر کو جو تم لوگوں سے حاضر ہوا اس شخص کو جو غایب ہو پس اس
وقت نازل ہوئے یہ آیت الیوم اَلَمْ یَلِکَ لَکُمْ دِیْنُکُمْ وَاَتَمَّتْ عَلَیْکُمْ
وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا یعنی آج کے روز کامل کیا ہے واسطے تم

لوگوں کے دین تمہارا اور شام کیا ہمنو تمہارا بنی نعمت کو اور اختیار کیا
 یعنی واسطے تم لوگوں کے اسلام کو پس رسول خدا نے کہا اللہ اکبر
 وَأُحْمَلُ عَلَى أَعْمَالِ الدِّينِ وَأَتْلُوهُمُ الْفَتْوَى وَفَضْلُكَ بِرِسَالَتِي وَوَلَّيْتُ
 يَدَهُ عَلَى بَنِي كَبْطَالٍ يَخْتَصِمُونَ بِي فَكُنْ لِي وَرَجُلًا وَاسْطَةً أَعَدَّ
 اور یہ کامل کرنے دین کے اور شام کرنے نعمت کے اور ساتھ یعنی
 ہونے کے ساتھ یہاں سے رسالت اور ولایت علی ابن ابیطالب
 کے اور جب رسول خدا نے مَنِّي كُنْتُ مَوْلَا اِيْهِ اِلَى اٰخِرَةِ فَرَمَا تُوَاوِصَتْ
 ملاقات کی عمر بن خطاب سے علی ابن ابیطالب سے اور کہا دینا ایک ایک
 ابیطالب اَصْحَابُ مَوَلَايَ وَمَوَلَايَ مَنِّي مُؤْمِنٌ مُّؤْمِنَةٌ اور بعض روایت
 میں بجای حیدر کی سچ سچ ہو لینے مبارک اور گوارا ہو مولا علیؑ
 ہر مومن اور مومنہ کی یہ ہو کیفیت حدیث غدیر خم کے تفسیر میں آئے کہ
 يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ اِلَى اٰخِرَةِ كَيْ لَا يَكُنْ مِنْكُمْ خَلْقٌ مُّجْرِمٌ
 روایت کتب معتبرہ اہل سنت و جماعت سے مثل تفسیر طبری اور
 اور خطہ ابن ابی حوزی اور مناقب ابن مغازلی اور استیعاب الطالب
 ابن ابی حوزی اور مناقب خطب خوارزم اور صواعق ابن حجر عسقلانی
 اور مناقب ابن مردودہ کہ ہر ایک ان کتابوں میں حدیث غدیر کو
 بطریق کثیرہ روایت کیا ہے اور مثل صحیح ابی داؤد سجستانی اور صحیح
 ترمذی اور جمع بین الصحاح التہذیبی عبارت ہے روایات موطنی مالک
 اور صحیح مسلم اور صحیح بخاری اور صحیح ابی داؤد اور صحیح ترمذی اور

نسخہ کثیر نسائی سے اور جزو چھام سرقاۃ الشراعی عبد اللہ مزیانی
اور شرح البحرین ابو الفرج اور کتاب مؤخر حافظ ابو الفتح اور فصول
امہام ابن صباغ اور مشکوٰۃ اور تفسیر غنی پوری اور مطالب سوال محمد
بن طلحہ اور علیہ حافظ ابو نعیم اور وسیلۃ المعتمدین عمر بن اعظم الماکہ اور
روضة الاحباب جمال الدین اور شرح نفع البلاغۃ ابن ابی الحدید اور
مرآت الزمان سبط ابن جوزی اور سر العالمین غزالی اور کتاب عقادہ
قاضی زادہ اور روایات بہیقی اور زہری اور طبرانی اور دارقطنی
اور ذہبی اور کتاب ولایت ابو العباس ہمدانی مشہور باب عقدہ
کہ اسمین ایک سو پچیس طریق سے اس حدیث کو روایت کیا ہے اور نام
بعض اول راویوں کے کہ اس حدیث کو جن سے روایت کیا ہے
یہ ہیں امیر المومنین علی ابن ابیطالب ابو بکر عمر عثمان طلحہ زبیر جابر
بن جوف سعد بن مالک عباس عبد المطلب ماحسن امام حسین عبد
ابن عباس عبد اللہ ابن جعفر عبد اللہ ابن مسعود عمار ابن یاسر ابو ذر
غفاری سلمان فارسی سعد ابن زرارہ انصاری حبشی ابن جابر
خزیمہ ابن ثابت انصاری خلیفہ ابن الیمان عبد اللہ ابن عمر ہر ابن
سمرہ ابن جندب سلمہ ابن اکوع اسلمی عمر ابن ابی سلمہ سہیل ابن سعد
انصاری ثابت ابن یزید عمران ابن حصین خزاعی بریدہ ابن
الحصیب جملہ ابن عمر انصاری زید ابن عارثہ انصاری انس ابن
مالک انصاری عبد اللہ ابن ثابت انصاری ابو امامہ انصاری

عامر ابن ابی لیلیٰ انصاری حسان ابن ثابت انصاری قیس ابن مسطح
مالک ابن حویرث خذیفہ ابن رسید غفاری ثابت ابن وہب انصاری
ابو ہریرہ ہاشم ابن عتبہ ابن ابی وقاص مقداد ابن عمر کندی جندب
ابن عبداللہ ابن لشیر باز نسہ سعید ابن سعید ابن عبادہ انصاری
نعمان عجلان انصاری جندب ابن ابی سفیان حبیب ابن بدیل
ورقائی خضامی فاطمہ بنت رسول اللہ ام سلمہ ام ہانی بنت ابی طالب
عائشہ حریر ابن عبداللہ بجلی ابو سعید خدری اعدی ابن حاتم زید ابن
رقم جابر ابن ثمرہ اسامہ بن زید خوشی ابن حرب ابو العجاء خادم رسول
اللہ عامر ابن وائلہ عبداللہ بن ابی اوفی عطیہ بن بشر مازنی ابو ابو
عطا ہمدانی سے منقول ہو کہ کہا اوسنے کہ میں نے اس حدیث کو
دو سو پچاس طریق سے روایت کیا ہے اور ابن کثیر شافعی نے اس
کبیر میں لکھا ہے کہ دیکھا میں نے محمد بن جریر شافعی سے ایک کتاب کو
دو جلد ضخیم میں کہ جمع کیا تھا اوس کتاب میں روایات حدیث تھیں
کو اور نقل کیا کہ ابو المعانی جوئی شافعی کہ شہور نام محمد بن جریر
تعجب کرتا تھا اور کہتا تھا کہ بغداد میں ایک کتاب دیکھی میں چھ
صحاف کے ہاتھ میں اور اوس کتاب میں روزنامہ کے روایتیں
تھیں اور پشت پر اس کتاب کے لکھا تھا کہ الحمد للہ میں و انفسہ
من طرق من کنت مولاہ فعلی مولاہ یعنی اٹھا کبیر میں جلدی
طرق حدیث من کنت مولاہ فعلی مولاہ سے اور علاوہ روزنامہ

ابو یعلیٰ انصاری ابو رافع غلام رسول اللہ ابو یوسف انصاری جندب

بھی رسول خدا نے اس کلام ہدایت فرجام کو فرمایا ہو جیسا کہ احمد بن حنبل اور ابن
 مغازہ نے اور اخطاب مرویہ اور ذہبی نے با سند صحیح بریدہ بن حبیب سے
 روایت کے ہو پس ملاحظہ سے کتب مذکورہ مقدمہ متکاثرہ مصنفہ متداولہ
 اہل سنت اور اخبار و افہ متواترہ مستدرک پیشوایان اس فرقہ کے تو اگر
 حدیث من کنت مولاً له لکح کا ظاہر اور روشن ہو اور انکار کرنا اسکے متواتر
 ہونے سے منکر ہونا ہو تو اگر سے کل اخبار متواترہ کے حشی نہ رہی کہ بعض
 علماء اہل سنت و جماعت کا قول یہ ہو کہ حاصل ہوتا ہو تو اگر پانچ خبر
 کے خبر سے اور بنا بر قول بعض بارہ شخص اور موافق قول بعض بیس
 شخص کے خبر سے اور قول بعض کا یہ ہو کہ عدد ہا می مخصوص معین ہوتا
 ہن کبھی عدد ہا می مذکورہ سے اور کبھی ان سے زیادہ سے تو اگر حال
 ہوتا ہو پس اس حدیث غدیر میں بنا بر ہر قول کے بلا خطہ کثرت اخبار
 متواترہ حال عدم تواتر ہو نہیں سکتا اور انکار کرنا اسکے تواتر سے علماء
 عدم اطلاع کے علم حدیث پر جیسا کہ شیخ جبرزی شافعی نے کہا ہے
 السطالبین بعد ذکر اس حدیث غدیر کے لکھا ہو کہ حدیث صحیح ہے
 بہت راویوں سے اور متواتر ہو رسول خدا سے اور روایت کیا
 اسکو جمع کثیر نے اور اعتماد نہیں ہوا اسکے سخن پر جو اطلاع نہیں کتا کہ
 علم حدیث پر اور لکھا ہو کہ ثابت ہوا ہے کہ یہ قول رسول خدا کا ہے خطبہ
 روز غدیر میں حق علی بن ابی طالب میں اور ابن مغازہ نے بعد
 روایت کرنے اس حدیث کے لکھا ہو اپنی محدث ابوالقاسم محمد بن علی

سے کہ اس نے کہا ہذا حدیث صحیح عن رسول اللہ یعنی یہ حدیث صحیح اور پیغمبر
خدا سے اور کہا بہ تحقیق کہ روایت کیا ہے اس حدیث غدیر خم کو رسول خدا قریب دو ہزار
کہ منجملہ انکو عشرہ مبشرہ ہیں اور یہ ایک حدیث ہی ثابت اور واضح اور ابن
حجر نے صواعق میں لکھا ہے کہ یہ ایک حدیث صحیح ہے اور تسکین میں اسکی صحت میں اور نیز
اسکی بہت بہت ہیں میں کمالیقات اسکی سخنیں چونکہ منکر ہیں اس حدیث کا ہے اور امام غزالی
نے دعویٰ جماع کا صحت پر اس حدیث کے کیا ہے جیسا کہ اپنے کتاب
سر العالمین میں لکھا ہے کہ کتب صحیحہ علیہما علی امتثال حدیث فی یوم النہم
بالتفاق الجمع یعنی جمع ہوئے سب لوگ اور پھر صحت میں اس حدیث کے
ساتھ اتفاق کل کے پس ثابت ہوا کہ انکار کرنا کبھی شخص اہلسنت کا
اس حدیث سے و حقیقت انکار کرنا ہی روایات اور کتب اور اقوال
اپنی ائمہ دین اور اجداد محدثین اور مشائخ معتدین کے اور موجب اسکا
کہ کسی حدیث پر اعتماد نہ کریں کہ ہر گاہ اسقدر اخبار کثیرہ اور اقوال غمیرہ
کو مشوایان اہل سنت اپنی کتب معتبرہ میں جمع کثیر صحابہ رسول خدا سے کہ انکے
اعتقاد میں سب صادق اور عادل ہیں روایت کئے ہوں اور انکا سب
مثل ابن عباسؓ اور شیخ جری اور ابن حجر اور ابن مبارک اور امام
عزالی وغیرہم صحت اور تواتر پر اس حدیث کے اعتراف صریح اور تنہا
بلنگ کئے ہوں مفید علم کا نہ تو پھر کس کتاب اور کس حدیث پر اعتماد کیا
رہ سکتا ہے و اللہ بہدہی من یشاء اب مخفی نہ ہے کہ کتب لغت میں ہوا
لفظ مولا کے ناصر اور مجاہد و ہمسایہ اور پیادہ بردہ اور ابن عمر اور زناد

کنزہ اور ازاد کردہ شدہ اور اولے تبصرہ آئی ہیں البصیرہ ہے
 کہ کلام اور کمال لغت میں سند ہو اور اولے کلام کو مصنفین کتب
 لغت مثل فضل صاحب وغیرہ سند میں کتاب مجاز میں اور قرآنی کے
 مشہور عالم کامل نحو اور عربیت کا ہے کتاب معانی القرآن میں اور البصیرہ
 امتیازی نے کتاب تفسیر المشکل میں اور صاحب معانی کے معالج میں
 لفظ مولیٰ کو بچنے والے تبصرہ تفسیر کیا ہے اور بعض امین آیت قرآنی
 اور حدیث اور اشعار معتدین اکابر شعرا میں فصحا میں حرب مثل لبید
 اور اخطل کو سند بھی لائی ہیں اور ملا سعد الدین نے شرح مقاصد میں
 لکھا ہے کہ استعمال لفظ مولا کا بچنے متولی اور مالک مولا اور اولے تبصرہ
 کلام عرب میں شائع ہو اور تمام اولے تبصرہ اور متقول ہو ان لغت
 سے اور قرآنی معانی القرآن میں لکھا ہے کہ مولیٰ اور ولی لغت میں ایک
 معنی رکھتے ہیں پس باننا چاہئے کہ حدیث غدیر خم میں سوا جسے
 تبصرہ کے اور معانی بعد از مناسبت اور نا درست ہیں اور وجہ
 اسکے اثبات کے کہ اس حدیث میں جزا اور یقیناً بھی معنی ہو بہت
 ہیں مہملہ ان کے چند وجہیں بیان کی جاتے ہیں پہلے شیخ ابن اثیر حرمی
 نے نہایت میں لفظ مولیٰ کو قول عمر یعنی ہنیا لکھا یا بن ابرہہ صاحب
 مولای و مولای و مولیٰ کل مومن و مومنہ میں بچنے صاحب تصرفت
 لکھا ہے اور یہ قول عمر کا اس وقت کا ہے کہ جب روز غدیر ہو گیا
 انھوں نے کہتے مولای الخ فرمایا تھا جیدہ کہ بیان ہو چکا تو لفظ مولیٰ کو

قول رسول خدا اور قول محمد بن مختلف المعنی سمجھنا بعید از قرینہ اور غیر معقول ہے دوسری ایسا لک پانچ کج کہنا عمر کا کہ یہ کلام تنہا اور مبارکباد کا ہے پس دوسرے معنی کے فرض کرنے میں یہ کلام صیوہ نہیں رکھتا تیسرے روایت ابن معاری کتاب مناقب میں کہ جو حضور کہ روزہ رکھے اتھا رہوین ذالچہ کو لکھا جاو اسطے او سکے روزہ ساٹھ مہینے کا کہ یہ روز غدیر خم ہو کہ پکڑا رسول خدا نے ہاتھ علیہ ابن ابیطالب کا اور کہا انت بالمؤمنین من انفسم الی آخرہ اسی معلوم ہوا کہ اس قدر ثواب روزہ رکھنے کا کیسے امر عظیم کے وجہ سے ہے جیسا کہ ستائیسویں جب کو کہ بخت اور رسالت رسول خدا کے ہونے سے ثواب روزہ کا عظیم ہے پس وہ امر عظیم سو امر اولی بہرت اور نصب امامت اور خلافت کے متخیل دوسرے معانی کے ساتھ نہیں ہو سکتا چوتھے کیفیات عہدہ یعنی مقام کرنا رسول خدا کا منزل غیر معارف قافلہ میں ہیں دہوپ کے شدت کے وقت میں اور پہنزا اور جمع کرنا لوگوں کا جو متفرق ہونے لگے تھے اور نہر نہ ٹاٹا کھاؤں سے بھول کے دشت کے نیچے اور خطبہ بہت طویل پڑھنا اور خبر دینے اپنی وفات کے اور ترغیب دینا اور وصیت کرنے لوگوں کو شمس ہونے پر ساتھ قرآن اور اہلبیت کے اور ہاتھ پکڑنا مرتضیٰ علی کا او باند کرنا یہ امور دلالت کرتے ہیں کہ رسول خدا کو امر عظیم منظور تھا اور اگر مراد حضرت کے نام اور محب وغیرہ ہوتے تو اسل ہتھام شدید کے

کی ضرورت تھی ناصر اور محب ہونا واسطے مرتضیٰ علیؑ کو ایسا مقرر نہیں کیا کہ موجب زیادتی اور امتیاز کا ان کے ہوا قرآن اور اصحاب کے اس واسطے کہ سب مومنین ناصر اور محب ایک دو سر سے کہ ہیں جیسا کہ حق تعالیٰ نے قرآن مجید میں خبر دی ہو کہ المؤمنون والمؤمنات اجمعین اولیاء بعض یعنی مومنین اور مومنات بعضے انہیں دوست اور ناصر یعنی دو سر سے کہ ہیں اور بوجہ کمال اطاعت امیر المؤمنینؑ نسبت برسوخند اور فرط و غیور می اور مجاہدہ کرنے ان کے ساتھ کفار کے یہ امر کہ ہے پوشیدہ نہ تھا کہ امیر المؤمنینؑ محب ناصر اور لوگوں کے ہیں جن کے رسول خداؐ صاحب و ناصر ہیں یہ کیا بات ہے کہ رسول خداؐ ایسے حالت اور ایسے درجہ والے مقام اور اتنا مہم سے ایسے امر کم فائدہ کے خبر دی ہیں مراد نہیں ہو سکتے لفظ مولے کا مگر اولیٰ تبصر اور وقت نہ کیا کچھ حق مجاورہ عرب میں استعمال لفظ مولیٰ کا معنی مہر دار اور مخاطب اور اولیٰ تبصر کے ہو اور یہ بات نہایت شایع اور ظاہر ہو اور لوگوں کے نزدیک کہ جو لوگ حواء اور مکالمہ بہ اہل عرب کے اطلاع رکھتے ہیں جیسا کہ کلام تاسع فیہ کا مذکور ہو چکا چھٹے پہر فرمایا رسول خداؐ اکافرہ انت اولیٰ الیمین انفسکم یعنی نہیں ہونہیں اولے تبصر تم لوگوں کے ذاتوں سے بعد اسکے کہنا لوگوں کا کہ بان ایسا ہی یا رسول اللہؐ بعد اسکے فرمانا حضرت کا من کنت مولاہ فعلی مولاہ یعنی پس جو شخص کہ ہو امین

مولانا اسکالپس علیہ السلام مولانا اسکالپس جملہ دلائل قاطعہ کے ہو کہ یقیناً اور
 جزا فقرہ فمن کنت مولاه یمن کہ فرع ہو موافق پہلے فقرہ الت
 اولیٰ بکم کے کہ اصل ہو معنی مولیٰ کے اولیٰ ہو اور خلاف اصل کے
 فرع میں دوسرے معاملے مثل محب اور نامزد و غیرہ کے کہ میں یمن
 نہیں آسکتے مثلاً لفظ فارسی شیر کے دو معنی ہیں ایک باگمہ دوسرا
 دود پس اگر کوئی شخص لوگوں کے پونچھے کہ فلان جنگل میں شیر ہو
 اور وہ لوگ کہیں کہ ہاں ہی بعد اسکے وہ شخص کہے کہ جو شخص شیر
 کو میرے پاس بیٹھ لادے او سکومین العام دو گنا یقیناً اتق ہو
 کہ جو شخص بیٹے کا سمجھے گا کہ مراد باگمہ ہو اور احتمال دود کا اسکے
 زمین میں ہرگز خطور نہ کر گیا پس ظاہر ہوا کہ ملاحظہ سے فقرہ الت اولیٰ
 بکم کے سوا یقین کرنے کے معنی اولے کے احتمال دوسرے معنوں کا ہو
 نہیں سکتا سنا توین طلب شہادت کرنا مرتضیٰ علی ع کا لوگوں
 سے قسم دیکے بروز شوریٰ اور مقام رخمہ میں بہ نسبت سنے اس
 حدیث کے رسول خدا سے بروز غدیر اور اواسے شہادت کرنا لوگوں کا
 کہ اس حدیث کا اس روز رسول خدا اس پر ہوا کہ احمد جہیل نے مسند
 میں اور اخطب خوازم اور ابن معاذ نے اور ابن مردودہ نے
 اپنے اپنے کتاب مناقب میں لکھا ہے آٹھویں علاوہ روز غدیر
 کے بھی اولے زمانہ رسول خدا کا امیر المومنین ع کو جیسا کہ روایت
 ابن مردودہ میں ہے کہ آیا رسول خدا نے ان علیا اولیٰ الناس بکم

بعدی اور احمد بن حنبل نے بنا بر روایت ابن بریدہ کے لکھا ہے کہ
رسول خدا نے فرمایا لا تقع فی علی فائتہ مثنی وانا مناد و ہوا ویکم بعدی
یعنی ہذا کہو علی کو کہ تحقیق وہ مجھے اور میں اس سے ہوں اور وہ
اولی تبصر ہوں تم لوگوں میں بعد میرے اور تمہاری اور حکم نے
روایت کی ہے عمران بن حصین سے کہ رسول خدا نے فرمایا یا بریدہ
من علی ان علیا مثنی وانا منہ و ہوا ولی کل مومن من بعدی یعنی
کیا چاہتے ہوں تم علی سے کہ تحقیق علی مجھے ہے اور میں اس سے
ہوں اور وہ اولی تبصر ہے ہر مومن کا بعد میرے اور پسند
کلام تو اذکور ہو چکا کہ دلی اور دلی ایک معنی رکھتے ہیں اور
سینوا اسکے دوسرے الفاظ بھی ہم معنی اولے تبصر کے رسول خدا
نے حق امیر المومنین میں ارشاد فرمایا سمیعین جیسا کہ ابن جریر
نے کتاب مناقب میں باسناد انس بن مالک سے لکھا ہے کہ رسول خدا
نے سلمان سے فرمایا یا سلمان ان خلیفتی ووصیتی وزیر می و خیر
من اخلفہ بعدی علی بن ابیطالب یوومی غنی ذی و خیر موعدا
یعنی امی سلمان تحقیق کہ خلیفہ میرا اور وزیر میرا وہی میرا اور بہتر
اس سے کہ جب کو حضور دن میں بعد میرے علی ابن ابیطالب ہے
کہ احکام دین کو میرے پہونچا دیگا اور وعدہ می کو میرے بجالا دیگا
لو ان قرینہ واضحہ معنی اولے تبصر پر آید شریفیہ آیۃ الرسل
بلغ النسخ ہر جیسا کہ مذکور ہوا اس واسطے کہ جب تک اہتمام کیسے امر میں

موصوفی تعالیٰ اپنی رسول کو اس طرح کے تاکید اور مبالغہ واسطے تبلیغ کے نہ کر گیا اور سو آدھلی تبصرت کے کوئی امر کہ ایسا انجام اور میں ہو متصور نہیں ہو دسویں دلیل روشن اولی تبصرت پر آیا کہ یہ ایوم کا مکمل دیکھو جیسا کہ بیان ہو چکا اس واسطے کہ وہ امر کہ بسبب اس کے دین اتمام کو پہنچے سو اسے اولی تبصرت کے کوئی امر دوسرا نہیں ہو اور کوئی چیز دوسرے بعد نازل ہونے اس آیت کے منجہ طور میں نہیں آویگی کہ وجہ اکمال دین اور اتمام نعمت کا ہوا سنے رسول خدا نے

اوس روز فرمایا الحمد للہ علی اکمال الدین و اتمام النعمۃ و دنیا الرب یہ سالتے و لولایۃ لعلی بن ابیطالب کیا یہ یوں شعر مرآفتی علی ع کا ولہم ارسل الہ ایوم یومنا و ارسلنا حقاً و صیغاً یعنی نہیں دیکھا میں نے مثل اس روز کے کوئی روزہ اور نہیں دیکھا میں نے مثل اس حق کے کوئی حق کہ مصالح ہوا ہوا و ہر اس شعر کو فائدہ ال دین جمعی نے کتابہ مناجات علی بن ابی طالب اور سبط ابن جوزی نے مراتب الزمان میں نقل کیا ہے بارہویں یہ دو شعر خسان ابن ثابت القناری کہ منیرا اشعار تنبیت روز غدیر کے نیا ویم یوم الخدیج فی ہم نم و اسمع بالی فی منادیا و دیگر فقال لیا علی فانتہی و تمثال من بعد ہی اما نا و ہا دیا عادل سے ان دو آون شعر و کئے

میں کہ بنا کر تاناؤ کو بغیر ختم کو نبی اور کا مقام غدیر خم میں
 بلخ میں علی کو کہ خوشی ہمارے اس میں کہ تو بعد ہمارے امام اور
 رہنا ہو اور روایت کیا ہوا ان دو شعروں کو دوسرے شعروں
 کے اخطب خوارزم نے مناقب میں ساتھ اسناد کے ابی سعید خدری
 سے کہ بعد اسکے کہ رسول خدا نے من کنت مولا ہ الخ فرمایا بروز
 غدیر خم صان باذن اور حکم رسول خدا سے اشعار تہنیت کے کہی
 اور ذکر کرنا ان سب شعروں کا اور مذکور کرنا اور قصائد شرا
 فصحا ی حرب کا کہ اس رسالہ مختصر میں مناسب نہیں ہے
 تیرہویں روایت کرنا اخطب کا باسناد عبد الرحمن ابن یحییٰ سے
 اور اسے اپنا باب سے کہ خبر دی روز غدیر خم میں رسول خدا
 نے کہ علی مولیٰ ہر مومن اور مومنہ کا ہو اور کہا خاص علی
 سے کہ انت امام کل مومن و مومنہ بعدی یعنی تو ہوا امام ہر مومن
 اور مومنہ کا بعد میرے اور یہی اخطب نے ابن عباس سے روایا
 کی کہ رسول خدا نے خاص علی سے کہا انت ولی کل مومن و
 مومنہ بعدی یعنی تو ہوا ولی ہر مومن اور ہر مومنہ کا
 بعد میرے چودہویں قول ابن معاذی کا بعد اقرا صحت اس
 حدیث کے کہ میں نہیں جانتا کس واسطے مخصوص ہو علی ابن ابی طالب
 ساتھ اس فضیلت کے اور دوسرے اس میں شریک نہوے
 پندرہویں قول محمد ابن طلحہ شافعی شافعی کا مطلب السؤال

مین کہ لفظ من کا فادہ عجم کا کراہی دلیل سپر ہی کہ جو شخص کہ رسول خدا مولا
اور صاحب اختیار اوسکا ہی علی بھی بہ نسبت اوسکی سیسا ہی ہو اور یہ حدیث
صریح ہو اسباب مین کہ رسول خدا نے علیؑ کو مخصوص کیا ہو ساتھ اوس کے
اور منقبت کے کہ کوئی شخص جانب سول سے ساتھ اس درجہ کے
برہنہ نہیوں سولہوں قصہ عارث بن نعمان فہری اور مخلص بن ایت
کا یہ ہو کہ ثعلبی نے کہا کہ تبار مفسرین اور اعظم محدثین اہل سنت سے ہیں
تفسیر مین اس حدیث کے سال سائل بغداد واقع کے روایت کے ہے
کہ جب خبر اس رشاد رسول خداؐ یعنی من گنت مولا فاعلیٰ مولاہ کے اطراف
اور جوانب مین مشہور اور نشر ہوئے اور سنا اسکو عارث بن نعمان فہری
نے کہ سردار طائفہ فہر کا تھا شتر پہ سوار ہوا اور مدینہ مین آیا اور شتر
اوتر کے خدمت رسول خداؐ مین آ کے منازعت آغاز کے اور کہا اے محمدؐ
ہمکو ساتھ و حمایت خدا اور اپنی نبوت اور روزہ و نماز کے حکم کیا
تم نے اور قبول کیا ہم نے بعد اسکے تم ان چیزوں پر راضی نہ ہو کے
یہاں تک کہ خلافت کو اپنے ابن عم کے سپرد کیا تم نے یہ کام خود کیا ہے
تم نے یا جانب خدا سے رسول خداؐ نے فرمایا قسم ہو اوس خدا کے کہ
نہیں ہو خدا سوا اوسکے کہ یہ امر خدا کی طرف سے تھا پس رشتہ پر اور
شتر کے طرف چلا اور کہا کہ اے خدا جو کچھ محمدؐ کہتے ہیں اگر حق ہو تو
حکم کر کہ آسمان سے ایک پتھر بھیج کر ہی کہ مجھ کو اس بات کے سننے کے
تاب زمین ہو ہنوز عارث اپنی شتر تک نہ پہنچا تھا کہ ایک پتھر آسمان سے

اوسکے سپر پر گر کر کہ اوسکے مقدر سے باہر کل یا پس نازل ہوئے یہ آیت سائل
 سائل کجذاب واقع نہیں کہ واقع میں اتذی للعارج یعنی طلب کیا
 ایک سائل نے اوس عذاب کو کہ واقع ہوئی والا ہو واسطے کافروں کے
 کوئی شخص اوسکو دفع کرنے والا نہیں ہو اوس خدا کے ساتھ آسمانوں کا
 ہو پس ظاہر کہ یہ عنایت عارف سے بسبب ولی تبصر ہونے امیر مہر
 کے طور میں آیا ستر ہون غزال نے کہ پیشوائی مسلم الثبوت اہل سنت
 ہیں کتاب سر العالمین کے مقابلہ چارم میں لکھا ہے کہ لکن استقرت الحجۃ
 وجعت الجاہیر علی متن الحدیث فی یوم الختم بآفاق التمجید وهو یقول من
 مولائے مولائے فقال عمر بن الخطاب سجد یا ابا الحسن اصحبت مولای
 ومولای کل مؤمن ومؤمنۃ وقال بعد اذ الک ہذا تسلیم ورضی و تحکم و تم
 بعد ہذا غلب الہوی فی تعققة الرایات وانتباہا کہ رد حام النحول وفتح
 الامصار و ستقام کاس الہوی فحمدہ الی الخلافتہ فعاد والی الخلاف الاول
 فبذوہ و راہ طور ہم فاشتر و ابیہ منک فیلک نفس بالیثرون یعنی لیکن
 روشن ہو وجہ حجت اور دلیل اور اجماع کیا جہ ہونے اور حدیث غدیر کے
 کہ جناب رسول خدا نے فرمایا کہ جبکہ میں مولی ہوں اوسکا علی مولی ہے
 اور عمر بن خطاب نے کہا مبارک ہو تمہیں اے علی تم مولی ہوئے میرے
 اور ہر مومن اور ہر مومنہ کے بعد اسکے کہ آیا تسلیم اور رضا ہو ولایت
 علی اور گردن جھکانا اور حکم رسول خدا پر پس بعد اس تسلیم و رانقید کے
 غالب ہو خواہش ریاست اور شوق اور شہانے ستون خلافت کا اور

پرچمون کا علموں کے اور ٹپنا ہوا کا اور حرکت انکی اور اضطراب انکا حملنے
 کے وقت اور نشانوں کا چلنا آگے اور پیچھے اور مشک نظر آنا اور سہیت حاصل
 کا جو چلنے سے اور وضع دست و پا سے گھوڑوں کے معلوم ہوتے ہے
 اور شوق فتح کرنے شہر و کا اور لالچ نے ان امور کے اور جماعت کو جا
 شراب ہوا نفس بلایا اور ایسا کیا کہ خلافت کو اس سے اور پہ گئے حالت
 کہ جیسے قبل اسلام کے تھے اور عہد اور پیمان روز غدیر کو توڑ ڈالا اور خرید کیا
 ساتھ اس عہد شکنی کے اندک اور بے اعتبار چیز کو پس بد ہی وہ چیز جو
 خرید کیا اونہوں نے فقط پس مخفی نہ رہی کہ ہر ایک وجہ وجوہ مذکور سے
 بالاستقلال یعنی بدون احتیاج دوسرے وجہ کے مقتضی اسکے ہے
 کہ مراد مولے سے اولی تبصر ہر چہ جائے ملاحظہ مجموع ان وجوہ کا اور
 ہر گاہ ثابت اور متحقق ہوا کہ مراد مولے سے اولے تبصر ہی تو لا رہے
 علی ابن ابیطالب بعد رسول خدا کے خلیفہ اور امام ہیں اس واسطے کہ مراد خلافت
 سے نہیں ہے بلکہ اولی تبصر ہونا امت میں باز شاد خدا اور رسول خدا
 اللہ علی ما ہدانا انہما تفسیر تعلی اور مناقب خطب خوارزم اور صحیح نسائی
 اور جمع بین الصحاح الستاد مناقب بن معاز نے میں ہے کہ جب علی ابن ابیطالب
 نے حالت رکوع میں انگوٹھی سائل کو عطا کی تو ان کے شان میں یہ آیت
 نازل ہوئی اِنَّا وَلَّيْکُمُ اللّٰہَ وَرَسُولَہُ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوا الَّذِیْنَ یَقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ
 وِیُؤْتُوْنَ الزَّکٰوٰۃَ وَہُمْ رَاکِعُوْنَ یعنی نہیں ہر ولی تمہارا مگر خدا اور رسول خدا
 اور وہ لوگ کہ ایمان لائے اور برابر کہتے ہیں نماز کو اور دیتے ہیں زکوٰۃ کو

کو اہل بیتین کہ رکوع میں کہے ہیں اور سیوطی اور مخبر رازی اور خٹاپور
 اور ابن الصبیح اور دہلوی اور سمعانی اور ہبیتی اور صاحب مشکوٰۃ اور
 مولانا صاحب نوعمیہ مفسرین اور محدثین نے سدی اور حسن بصری اور
 اعظمی اور عتبہ ابن حکم اور غالب ابن عبد اللہ اور قیس ابن ربیعہ اور
 عیاض ابن ربیعہ اور ابن عباس اور ابوہریرہ اور جابر وغیرہم سے روایت کی
 ہو کہ یہ آیت شانِ محمدیؐ میں نازل ہو اور ثعلبی نے روایت کی ہے اور حنفیہ
 اور سکا یہ ہے کہ جب علیؑ نے انگوٹھی سائل کو رکوع میں دی تو رسول خدا
 نے بعد فراغ نماز کے سر اس کا یہ طرف کیا اور کہا اللہم فاشرع فی ہمدردی
 ویستری امری واجعل لی وزیر من اہل حلیان اسناد بہ ظہری بیٹے
 اسے خدا کشادہ کر میرے سپتہ کو اور اس سال کو مجھ پر سے کام کو اور
 وزیر کو واسطے میرے اہلیت سے کہ وہ علم اور عزم سے کام لے
 میری پشت کر اور ابھی تمام نہیں کیا تھا سو خدا نے دنیا کو نازل فرمایا
 جبریل اور کہا اسی محمدؐ پر ہوتا ولیکم اللہ الی آخر آیتہ القافیہ حضرت نے
 موافقت میں اعتراض کیا ہو کہ اجماع کیا ہو کہ یہ سیرت ہے کہ مراد الدین آمنوا سے
 اس آیت میں علیؑ ہیں اس واسطے کہ یہ آیت اعلیٰ شان میں نازل ہوئی
 جس وقت کہ انگوٹھی کو سائل کتین دیا نماز میں حالت رکوع میں اور اس طرح
 ملا سجدہ میں نے شہرہ مقصد میں اور ملا علی قزوینی نے شرح بحر میں
 کیا ہو کہ بالفاظ صحیح مفسرین کے یہ آیت شانِ علیؑ میں نازل ہوئے وقت
 عطا کرنے انگوٹھی کے سائل کو حالت رکوع میں اور انجمن مناقب حضرت علیؑ

اور مناقب ابن منجا اور صحیح مسلم میں مذکور ہوا اور صراط المستقیم میں کہ نصیب
 شیخ وزیر بیان سے منقول ہے کہ اگر چاہو کہ بلند سی مرتبہ اور درجہ امیر المومنین
 کو درگاہ الہی میں اور قدر اور منزلت اوس مندرجہ تہذیب و تمدن کو معلوم
 کرو تو آپ شریفہ علیہ السلام ہانی ربی الی صراط مستقیم میں تامل کرو کہ مفسرین
 علماء اور محققین عرفاء نے کہا ہے کہ مقصود الہی اس خطاب سے یہ ہے کہ کہہ
 چکے کہ تحقیق کہ مجاہدیت کی میرے پروردگار نے محبت علی ابن ابیطالب
 کے اور یہ مرتبہ بالاترین مراتب ممکنہ شہر کے ہے کہ حضرت خاتم انبیاء بامر
 الہی اظہار ایسے مرتبہ علی کا کرے چنانچہ محمد ابن محمود کوفی شافعی نے
 اپنے کتاب میں نقل کی ہے کہ حضرت رسالت پناہ سجدہ شکر میں فرماتے
 تھے الہی بحق علی تو لیک غفر لہی ینیک یعنی اے خدا بحق علی کہ وہی تیرا
 بخش و مہربان ہے کہ تمہاری تیرا اور اس سے بہتر خواہ نہ می نے مناقب میں نقل
 کی ہے کہ روزِ مبارک میں جب سید نقیض نے امیر المومنین و فاطمہ زہرا علیہما السلام
 کو اپنے عبا میں داخل کیا تو بات کہہ کر اس دعا کے ساتھ اوشحایا اللہم
 فی زمرۃ مجسمہ یعنی خداوند احشر کو میرا اوس زمرہ میں کہ دو ستار ان
 لوگوں کے ہیں از انجلیہ صحیح بخاری و صحیح ابوداؤد و جامع بن ابی شیبہ
 اور جامع ترمذی اور جامع طبرانی اور مستدرک حاکم و سیلۃ المعتمدین اور
 تفسیر طبری و تفسیر واحدی اور صبا و تحفہ الامامین ہے کہ شان علی
 اور فاطمہ اور حسن اور حسین میں نازل ہوئی یہ آیت انما یرید اللہ لیزب
 عنکم الذرۃ من الذرۃ و لیس لکم فیہ نصیب

یا چاہو کہ بجا سے تم سے گناہ اور بدی کو اعلیٰ البیت رسالت اور
پاک کر کے ٹھکوبہ ہی سے پاک کرنے پر اور جز و چھارم صحیح بخاری اور صحیح
ابوداؤد و ترمذی و صحیح ابی داؤد و جامع ترمذی اور مسند احمد حنبلی
میں بطریق متعددہ اور تفسیر تعلیمی میں بھی باسناد عدیدہ اور مصالح میں
ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئے تو رسول خدا نے علی اور فاطمہؑ اور حسنؑ
حسینؑ کو اپنی عیال و ہاٹی اور فرمایا اللھم ہولاء البیت یعنی خداوند
یہ لوگ ہیں البیت میرے اور صحیح ابوداؤد و جامع میں صحیح ابی داؤد
جامع ترمذی اور مسند احمد حنبلی و تفسیر تعلیمی اور مصالح میں ہے کہ جب رسول
خدا نے یہ ارشاد فرمایا تو ام سلمہؓ نے کہا کہ آیا نہیں ہونیں البیت سے
تو فرمایا حضرت نے انک علیؑ خیر یعنی تجھ کو نیکی نصیب ہے اور بعض کتب
مذکورہ میں اس طرح سے بھی یہ روایت ہے کہ ام سلمہؓ نے کہا کہ میں نے
اوسٹھایا اوس کلیم کو تاکہ داخل ہوں میں ان لوگوں میں تو رسول خدا نے
کلیم کو میرے ہاتھ سے کینچ لیا اور کہا انک علیؑ خیر اور موطائی مالک
ابن انس اور سالمہ تو امیہ سمعانی میں ہے کہ چھ مہینے تک رسول خدا وقت
نماز صبح علیؑ اور فاطمہؑ کے مکان کے دروازے پر تشریف لاتے تھے
اور کہتے تھے یا اہل البیت اور آیت شریفہ لیدہب لکم عنکم الرحمۃ الخ
کو پڑھتے تھے پس احادیث صحیحہ متواترہ المعنی سے جو کتب معتبرہ مذکور
میں موجود ہیں صاحب نصاب کو یقین حاصل ہوتا ہے کہ مراد البیت
سے مرتضیٰ علیؑ اور فاطمہؑ اور حسنؑ اور حسینؑ صلوٰۃ اللہ علیہم میں ازراہ جملہ

احمد بن حنبل نے مسند میں ابن عباس سے اور واحدی نے اسباب نزول میں
 اور صاحب کشف اور لغوی نے اپنی اپنی تفسیر میں اور ابن حجر نے
 صواعق میں اور ابوالقاسم خسکانی نے شواہد التنزیل میں تفسیر میں اس
 آیت کے قائل لا اسلکم علیہ جزا الا المودة فی القربی روایت کی ہے
 کہ جب یہ آیت نازل ہوئی ہم پر دوستی اور نیکے حضرت نے فرمایا علی
 اور فاطمہ اور حسن اور حسین بن اور صحیح بخاری اور مجمع بین الصحاح السنہ
 میں بھی تفسیر میں اس آیت کے کہ روایت سعید بن جبیر کے لکھا ہے
 کہ مراد قریبی سے آل محمد ہیں اور ترجمہ اس آیت کا یہ ہے کہ کہ امی محمد
 کہ طلب نہیں کرتے ہم تم لوگوں سے عوض رسالت اور رہنمائی کا
 مگر دوست رکھنا تم لوگوں کا میرے اقرباء کو از اجابہ آیت یہ ہے
 انما انت منذر و لكل قوم ہادی یعنی نہیں ہر قوم امی محمد مکرر انیوالا اس
 کو عذاب الہی سے اور واسطے ہر قوم کے ہدایت کر نیوالا ہو کتب الاست
 میں روایات اس باب میں کہ مراد ہاوی سے اس آیت میں میرا منیر
 ہیں بہت ہیں منجملہ ان کے حافظ ابو نعیم نے کتاب ما نزل فی القرآن میں
 پچھتر سند ابن عباس سے روایت کی ہے کہ جب آیت نازل ہوئی تو
 رسول خدا نے ہاتھ اپنا کا ندہ پر پر تفضلی علی کے رکھا اور کہا تو ہی
 یا علی ہادی اور مجھ سے ہدایت پاؤ گے ہدایت پانے والے بعد ہمارے
 اور تعلیمی اور فخر رازی نے اپنی اپنی تفسیر میں ابن عباس سے روایت
 کی ہے کہ رسول خدا نے فرمایا کہ میں ہم منذر ہوں اور علی ہادی ہے

یا علی تجھے ہدایت پانینگے ہدایت پانیوالے بعد ہمارا اور ابوالعباس مشہور
 باین عقیدہ نے ایک سالہ تصنیف کیا ہے تفسیر میں اس آیت کے اور بطریق
 متعدد روایت کے ہیں کہ یہ آیت شان علی بن نازل ہوئی ازاںجملہ یہ
 آیت ہو وقتوہم اسم مسئلہ احمد فضل نے ابی سعید جدری سے روایت
 کی ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو رسول خدا نے فرمایا مسؤلون عن لایۃ
 علی بن ابیطالب پس حاصل معنی اس آیت کا یہ ہے کہ باز رکھو خلائق کو محشر
 میں کہ سوال کیے جائینگے ولایت علی بن ابیطالب اور حافظ ابو نعیم نے
 حلیہ میں اور واحدی نے اپنی تفسیر میں اور ابوالقاسم حسکانی نے شوالیہ میں
 میں اور ابن شہر آشوب نے فیروز لاخبار میں اور ابن مردویہ نے مناقب
 میں اور ابن حجر نے مواعظ میں تفسیر میں اس آیت کے بہت سندوں
 سے روایت کی ہے کہ سوال کیے جائیں گے لوگ محبت علی سے اور
 حافظ محمد بن موسیٰ نے روایت کی ہے اپنے تفسیر میں مدعی سے تفسیر
 یہ علم تیساروں میں کہ فرمایا رسول خدا نے اِنَّ وَلَایۃَ عَلٰی تِیسَاوُنَ عِنَّمَا
 فی قبور ہم یعنی تحقیق کہ لوگ سوال کیے جائینگے ولایت علی بن ابیطالب
 قبر میں بعد اسکے کہا ہے کہ پس باقی نہ بیکامردہ مشرق اور مغرب اور دیا
 اوں میں مگر یہ کہ منکر اور نکیر سوال کریں گے کہ کون ہے پروردگار تیرا
 اور کون ہے بخیر تیرا اور کون ہے امام تیرا اور حافظ ابو نعیم نے کتاب
 مناقب الطہرین میں باسناد عدیدہ روایت کی ہے کہ یہ بریدہ سے کہ میں
 ایک روز خدمت رسول خدا میں تھا فرمایا حضرت نے کہ قسم جو ساتھ

حق اوس خداوند کے کہ جان ہماری قبضہ قدرت میں اوسکی ہو کہ اپنی جگہ سے حرکت
 نہ کرے بلکہ وہ باتوں بتدگی قیامت کے روز بہان تک کہ سوال کرینگے اوس جاچیز
 سے عمر سے اوسکو کہ کس کام میں تمام کے اور مال سے اوسکے کہ کہاں غفل
 کیا اوسکے مصرف میں صرف کیا اور محبت ہم اہلبیت سے پس عمر نے کہا کہ ا
 رسول خدا کیا علامت آپ کے نجات کے بعد آپ کے شخصیت فی ہاتھ علی کے
 سر پر رکھا اور فرمایا کہ علامت نجات ہم اہلبیت کو یہ ہے جو شخص اسکو دو رکھے
 مجھ کو دوست رکھا ہو اور جو شخص اسکو دشمن رکھے مجھ کو دشمن رکھا ہو واضح ہو
 کہ تفسیرین اور محدثین اہل سنت و تفاسیر اور کتب حدیث میں کثرت سے
 آیات قرآن کو شان حضرت امیر المومنین نقل کیا ہے چنانچہ سند احمد خلیل میں
 لکھا ہے کہ ابن عباس نے کہا ما فی القرآن آية الا علی و آسماء و فاطمہ و شہداء و ائمتہ
 یعنی کوئی آیت قرآن نہیں ہے مگر علیؑ راس و رئیس اوسکے اور باعث نزول
 اوسکے اور شریعت اوسکے اور حکم کرنے والے ساتھ اوس آیت کے ہیں اور
 سند احمد خلیل میں ہے کہ نزل فی علی سبعون آية یعنی نازل ہوئیں شان
 علیؑ میں شترائیں پس اس رسالہ مختصر میں منظر اختصار سات آیتیں جو
 مذکور ہوئیں اسقدر مناسب اور کافی ہیں اب شتر حدیثیں کتب معتبرہ
 صحاح معتبرہ اہل سنت سے فضائل جناب امیر المومنینؑ اور اہلبیتؑ ظاہر
 میں نقل کئے جاتے ہیں کہ اس مختصر میں اسقدر کافی ہیں ازاںچہ حدیث
 منزلت ہے کہ فرمایا رسول اللہؐ نے خاص مرتضیٰ علی سے انت منی بمنزلہ ہارون
 من موسیٰ الا انہ لا نبی بعدی یعنی توجہ سے بمنزلہ ہارون کے موسیٰ سے

گا کہ یہ نہیں ہوئی بعد میرے اور بائنا کثیر اور بائنا امترا تریب حدیث نقل
 کے گئے ہر کتب معتبرہ مثل مسند احمد حنبلی اور مناقب خطب خوارزم اور صحیح مسلم
 اور صحیح ابی داؤد اور صحیح ترمذی اور مجمع من الصحاح الستہ اور صحیح بخاری اور
 سواعق اور مناقب ابن معاری میں اور ثانی زوائد توحیدی لکھا کہ عباسی
 مقبرین اہل سنت سے بہت بڑے رسالہ میں کہ او میں روایات کو اس حدیث
 کے جمع کیا ہو نقل کیا ہو اس حدیث کو اوتیس راویوں کے اکثر ان میں
 اصحاب رسول خدا ہیں پس کی طرح سے شک نہیں ہو صحت اور تواتر
 اس حدیث کے اور یہ حدیث نص صریح ہوا ہمت پر امیر المؤمنین علی
 ابن ابیطالب کے اس واسطے کہ رسول خدا نے ثابت کیا ہو اس مرتبہ
 منزلات کو واسطے علی کے اپنی نسبت کہ جو مرتبہ اور منزلت کہ ہارون کے
 لے بہ نسبت موسیٰ کے تھے سو ان نبوت کے اور بعض روایت میں جو
 زیادتی اور اختلاف بعض عبارت کا ہو اسی اصلاً مضمین کچھ ضرور
 اختلاف نہیں ہو جیسے بعض روایت سے قبل تن اس حدیث کے اما
 ترضی ان تکون نمبر لہ ہارون انج کے عبارت ہو یعنی آیا راضی نہیں ہو کہ
 ہو تو نمبر لہ ہارون کے یا بنا بر بعض روایت کے بجائے لفظ الای کے
 غیر کے لفظ ہو کہ دونوں لفظوں سے ایک ہی مراد ہو از انجملہ حدیث
 یہ کہ فرمایا رسول خدا نے اِنی تارک فیکم التعلین ما ان تکتلمن تکتلموا بعدی
 اجد ہا اکبر من الآخر کتاب اللہ قبل مدد و من الساء الی الارض و عمرتی
 الیہتی الا و انہما لن کفر فاحشی بردا علی الجوض لیخفی تحقیق کہ میں چھوڑا

ہوں درمیان تم لوگوں کے ایسے دو چیزیں بڑی مرتبہ کے کہ اگر گھر
 تم لوگ ان کو ہر گز گمراہی میں نہ پڑو گے بعد میں سے ایک اون دونوں
 بڑی ہی ہو دوسری سے کتاب خدا کہ جو اور وہ ایک نور ہے کہ نبی ہوئی مثل
 کے آسمان تابک اور عزت میرے کہ اہلبیت میرے ہیں آگاہ ہو کہ یہ دو چیز
 آپس میں جدا نہ ہو گے یہاں تک کہ اوں میرے پاس جو فیض کوثر پرورد اس
 حدیث کو بروایات کثیرہ نقل کیا ہو اکابر علمای حدیث نے اپنی مصنفات
 میں مثل احمد حنبل نے مستدرین اور ابن مغازے نے مناقب میں اور مسلم
 صحیح میں اور حمید می نے مجمع بین صحیحین میں اور ترمذی نے اپنی صحیح میں
 اور صاحب مشکوٰۃ نے مشکوٰۃ میں اور صاحب جمع بین الصحاح ایستہ نے
 جمع بین الصحاح ایستہ میں اور ان خطبے مناقب میں اور ثعلبی نے تفسیر میں
 اور صاحب مصابح نے مصابح میں اور ابن حجر نے صواعق میں اور ابن
 حجر نے کہا کہ روایت کیا ہو اس حدیث تسک کو بیس شخصوں سے
 زیادہ نے اصحاب پیغمبر خدا سے اور یہ حدیث بھی متواتر اور دلیل ہو
 اور حقیقت امامت امیر المومنین کے اور نیز بعض روایات کے اختلاف
 بعض الفاظ کا اس حدیث کے عبارت میں مثل اسکے کہ یہ اسے لفظ مارک
 کے ترک یا بجای تقی کے خلیفین اور مثل ان اختلافات کے جو دائر
 ہو اسی اصل معنی میں نہ جو ضرر اور قباحت نہیں ہو از انجا حدیث سفینہ
 ہو کہ فرمایا رسول خدا نے مثل اہلبیتی کمثل سفینۃ نوح من ركب فیہا نجا
 ومن تخلف عنہا عرق یعنی مثل میرے اہلبیت کے مثل نوح کے کشتی

کہم ہر جو شخص کہ سوار ہوا او سین او سے نجات پائی اور جس نے تخلف کیا
 او س کشتی سے غرق اور ہلاک ہوا ایسے کہ تو سل اور پیروی میری
 اہلیت کے اختیار کے او سے نجات پائی غذاب و وزخ اور ہلاکت
 آخرت سے میں گرفتار ہو گا اس حدیث کو بروایات متعدد نقل کیا ہے
 آئمہ حدیث نے مثل ابن مغاز نے مناقب میں اور ابن حجر نے معجم
 اور احمد قبل نے مسند میں اور صاحب مشکوٰۃ نے مشکوٰۃ میں اور صاحب
 فصول المہمہ نے فصول المہمہ میں اور بنا بر بعض روایات کے بجائی
 غرق کے ہلاک ہے کہ دونوں سے مراد واحد ہے از انجملہ حدیث موافق
 ہے کہ فرمایا رسول خدا نے مرتضیٰ علیہ سے کہ انت اخئی فی الدنیا والاخرۃ یعنی
 تو ہماری ہمارا ہے دنیا و آخرت میں اس حدیث کو جمع بین الصحاح
 اور سنن ابی داؤد اور صحیح ترمذی اور مناقب ابن مغاز نے میں طبری
 متعدد روایت کے ہے کہ جب رسول خدا نے درمیان اصحاب کے عقد و اخوات
 کا باندھا اور حضرت نے علیؑ کو کسی کا براؤ نہ کیا تو علیؑ نے سبب ابراؤ
 نہ کر نیکا پوچھا تو ساتھ یہ بیان فرمایا کہ آخر میں نہ ڈالا میں نے تم کو
 واسطے اپنی از انجملہ احمد قبل نے مسند میں اور ابن مغاز نے مناقب میں
 اور صاحب مصابیح نے مصابیح میں اور نا خطبے مناقب میں اور ابن حجر نے
 صواعق میں روایت کے ہے کہ فرمایا رسول خدا نے انا مدینۃ العلم و مدینۃ
 بانہا یعنی میں شہر علم کا اور علیؑ ہے دروازہ اس شہر علم کا اور روایت
 حاکم میں بعد اس حدیث کے یہ عبارت حدیث ہے من اراد العلم

زکیات الباب یعنی پس جو شخص کہ ارادہ کرے گا علم کا پس تحقیق کہ او کا درجہ
 انور و ارزوا کا از انجملہ جامع ترندی اور جمیع بین الصالحات اور سفین الابرار
 اور مناقب اخطب اور مناقب ابن مغازے اور مصباح میں ہے کہ رسول خدا
 کے پاس مرعہ پنجم تھا پس فرمایا حضرت نے اللہم انبی باحبہ خلقک
 ایک یا کُل معنی یعنی خداوند ہیچ میرے پاس اس شخص کو جو محبوب
 زیادہ تیرے خلق میں تیرے نزدیک ہے کہ کہا ہے میرے ساتھ اس مرعہ کو
 پس آئے علی بن ابیطالب اور تناول فرمایا مرعہ کو ساتھ رسول خدا
 از انجملہ ابن مغازے نے کتاب مناقب میں روایت کئے ہے کہ فرمایا رسول
 کہ مکتوب علی باب الجنة قبل ان یخلق اللہ السموات والارض بالفی عام
 محمد رسول اللہ علی الخو یعنی لکھا ہوا ہر بہشت کے دروازہ پر قبل پیدا
 کرنے خدا کے آسمانوں اور زمینوں کو دو ہزار سال کہ محمد پیغمبر ہو اور
 علی ہمالی اوسکا اور احمد جنبل نے بھی قریب اس مضمون کے روایت
 کئے ہیں از انجملہ حافظ ابو نعیم نے حلیۃ الاولیاء میں روایت کی ہے کہ رسول خدا
 کہ فرمایا حضرت نے انصرفت یا علی یا النبوة فلا نبوة بعدی وخصم الناس
 یسمع لا یجذب فیما احدث من قریش انت اولہم ایمانا باللہ واولہم بعدہ
 واثقونہم بامر اللہ واثمہم بالسویۃ واولہم فی الرعیۃ والعمر جمہم بالقصد
 واثمہم عند اللہ مزید یعنی غالب ہوں میں تم پر اسے علی ساتھ نبوت کے
 اس لیے کہ نبوت نہیں ہے بعد میرے اور عاہد
 تو انسان پر ساتھ سات فضیلت کے منکر نہیں ہوا کا کوئی توفیق

سے نو پہلو ہوا نسی ایمان بن ساتھ خدا سے اور وفا کر مویا لازماً
 ہو ساتھ عہد خدا اور برتر ہو ایمان میں قائم رہنے کو کے امر خدا میں اور
 بہتر ہو ان سے برابر تقسیم کرنے میں اور عادل زیادہ ہو ان کے رعیت میں
 اور بنیاز زیادہ ہو ان کے قضا یا اور احکام میں اور بہت پڑا ہو ان کے پیش خدا
 زیادتی شرف اور منزلت میں اور نزدیک اس مضمون کے اختصار بھی
 روایت کے ہر از انجملہ احمد جنبل نے کتاب مسند میں اور ابن مغاز نے
 مناقب میں روایت کے ہو کہ ایک جمع اصحاب کے کانون کر دروازہ مسجد میں
 تھے پس ایک روز رسول خدا نے فرمایا کہ سدا و اندہ الاباب الاباب
 علی یعنی بند کر ان دروازوں کو سو اعلیٰ کے مکان کے دروازے
 اور صحیح ترمذی میں بھی اسے مضمون کے روایت ہو اور حافظ ابو یوسف
 صفہانی نے کتاب مناقب عباس میں روایت کی ہو کہ رسول خدا نے علی
 سے کہا اِنَّ مَوْسٰی سَلَّ اَقْدَمَانَ بَطْمَ مَسْجِدٍ دَلَامَ تَرْجَبُتْ وَلَا يَكُنْ اِلَّا
 هُوَادَارُونَ دَانِي اَسْكَكَ اَتَا اَلْبَطْمَ مَسْجِدِي وَجَلَّ كَبْ دَلَامَ تَرْجَبُتْ
 یعنی تحقیق کہ موسیٰ سوال کیا خدا سے کہ پاگ کرے اس کے مسجد کو
 اور گذر کرے او میں جنب اور ساکن نہ کرے اس مسجد میں سی
 کو مگر موسیٰ اور ہارون کو اور تحقیق میں سوال کیا خدا سے کہ پاگ
 کرے میرے مسجد کو اور ملاں کرے اس کے واسطے تیرے امی علی
 اور واسطے تیرے ذریت کے بعد اسکے روایت کی ہو کہ حضرت
 نے حکم کیا واسطے بند کرنے مکان ابو بکر اور عمر اور عباس کے دروازے

کے لوگوں کے لوگوں نے پس رسول خدا منبر پر گھا اور کہا یا انا سدا و صلتا بولیم
 والانا تحت باب علی ولكن الله صدقوا انکم فتح باب علی یعنی میں نے
 بند نہیں کیا دروازوں کو تمہارا درہنچ نہیں کھولا علی کے دروازوں
 کو اور لیکن خدا تمہارے دروازوں کو اور کھولا علی کے دروازوں کو
 اور صحیح میں ابی سعید خدری سے روایت کی ہو کہ رسول خدا نے علی
 سے کہا لا یملأ قلبک من حب فی هذا المسجد غیری وغیرک یعنی اسی علی
 حلال نہیں ہو واسطے کسی کے کہ جب جو اس مسجد میں سو آ میرے
 اور تیرے انہجہ احمد منیل نے مسند میں روایت کے ہو کہ روزِ نبی کے
 ابو بکر نے علم کو اٹھایا اور کفار کے طرف گئے اور بے فتح کیے پیری
 اور دوسرے روز عمر نے علم کو اٹھایا وہ بھی بے فتح کیے پیرے اور پھر
 روزِ کوکون کو آزار اور شقت بہت پہونچے پس رسول خدا نے فرمایا انی
 رافع الیہ قدالی بقلی حبہ الله ورسولہ وحبب الله ورسولہ لای جم
 حتی یفتح لی یعنی تحقیق کہ میں دیکھ والا ہوں علم کو کلمہ اوس شخص کو کہ دست
 رکھتا ہو اور سکون خدا اور رسول خدا اور خدا ہوا وہ خدا اور رسول کو نہ پہونچا
 وہ یہاں تک کہ فتح ہو واسطے اوسکے بعد اسکے روایت کی ہو کہ ایک
 اوس شب کو بیدار تھا اور مذکور کرتے تھے آپس میں کہ آیا کلمہ رسول خدا
 کسکو علم دینگے اور جب صبح ہوئے لوگ رسول خدا کے خدمت میں حاضر ہوئے شخص کو
 امینہ کہ رسول خدا کسکو علم دینگے اوسوقت رسول خدا نے طلب کیا مای کو
 اوس حالت میں کہ علی کے آگے میں آشوب تھا رسول خدا نے اب وہیں

اپنا اونکے ائمہ میں ڈالا اور علم افکو دیا اور فتح نصیب لشکر اسلام ہوئے
بعض روایت سے بجای دافع الرایۃ کے لاعطین الرایۃ اور بعض روایت سے
نقرہ یحیہ اللہ ورسولہ مؤخر اور نقرہ یحیہ اللہ ورسولہ مقدم ہے کہ یہ اختلاف
باعث اختلاف مطلب نہیں ہیں اور یہ حدیث روایت کی گئی ہے علاوہ
مسند احمد حنبل کے صحیح مسلم اور صحیح بخاری اور جمع بین الصحاح اور مناقب ابن
مغانی اور تاریخ طبری اور حلیۃ النعمان اور صواعق ابن حجر اور مناقب اب
خوارزم وغیرہ میں از ابن ماجہ احمد حنبل نے مسند میں روایت کی ہے کہ رسول خدا
نے حق علی ابن ابیطالب میں فرمایا والذی نفسی بیدہ لولا ان تقول طوا
من امتی فیک ما قالۃ انصار می فی بن کریم لقلت الیوم فیک مقالۃ
لا تم کلام من المسلمین الا اخذ التراب من تحب قد مکث للبرۃ لیتعنی قسم ہے
اوسکے کہ جان میری اوسکے قبضہ قدرت میں ہے اگر نہ کہتے کہ وہ کہتے
میری امت سے تیرے حق میں کچھ کہتے ہیں انصار می حق عیسیٰ میں ہرگز نہ
کہتا میں آج کے روز تیرے شان میں چند سخن کہ گذر کرتا تو اوپر کہے جا
کے مسلمان مگر یہ کہ اوٹھاتے تیرے قدم کے نیچے کے خاک کو واسطے تبرک کے
از ابن ماجہ صحیح ترمذی میں روایت کی ہے کہ رسول خدا سے کہ حضرت نے ایک وقت کسی
جگہ علی کو یہ جہاں تھا تو کہتے تھے اللہم لا تنسی حتی تربی علیا یعنی خداوند انا
موت دے تو جھکوا اس وقت کہ علی کو دیکھوں میں از ابن ماجہ ابن حجر نے یہ روایت
میں روایت کی ہے کہ رسول خدا نے کہا میں اذمی علیا فقہا اذ ان یصلی من غیر
لے کہ نہج دیا علی کو پس تحقیق کہ نہج دیا ہوا دسے جھکاوا از ابن ماجہ ابن عبد اللہ کہ

نے کتاب استغاب میں لکھا ہے کہ روایت کی ہے ایک گروہ اصحاب نے کہ رسول خدا
 علی سے کہا لایحجک الامون ولا یغضک الامنافی یعنی دوست نہ کہیں
 تجھ کو مومن اور دشمن نہ کہے گا تجھ کو منافق از انجملہ احمد حنبل نے مسند میں
 روایت کی ہے امام سلمہ سے کہ رسول خدا نے علی بن ابیطالب سے کہا لایغضک
 مومن ولا یحجک منافق یعنی دشمنی نہ کہیں گا تجھ سے مومن اور دوستی نہ کہیں
 گے تجھ سے منافق اور صحیح مسلم اور صحیح ابی داؤد اور جمع بین الصحیحین اور مشکوٰۃ اور مسند
 احمد حنبل اور صحیح بخاری اور جمع بین الصحاح السنہ اور صحیح ترمذی میں بھی
 مثل مضمون اس حدیث کے احادیث متواترہ المعنی منقول ہیں از انجملہ
 ابن حجر نے صواعق میں روایت کی ہے کہ فرمایا رسول خدا نے من احب علیا
 فقد احبنی ومن بغض علیا فقد بغضنی ومن الغضنی فقد بغض الله یعنی
 جس نے دوست رکھا علی کو پس تحقیق کہ دوست رکھا مجھ کو اور جس نے کہ دشمن کہا
 علی کو پس تحقیق کہ دشمن رکھا مجھ کو اور جس نے دشمن رکھا مجھ کو پس تحقیق کہ
 دشمن رکھا خدا کو اور احمد حنبل نے بھی مسند میں قریب اسی مضمون کے
 روایت کی ہے از انجملہ احمد حنبل نے بھی مسند میں قریب طریق سے نقل کیا ہے
 کہ فرمایا رسول خدا نے من اذاعلیا فقد اوان ایہا الناس من اذاعلیا
 بعث یوم القیامۃ یہودی یا نصرانی یعنی جو شخص کہ آزار دی علی کو تحقیق
 کہ اوس نے آزار دیا مجھ کو اسی کو جو جس نے آزار دیا علی کو اٹھے گا روز قیام
 کو یہودی یا نصرانی از انجملہ احمد حنبل نے مسند میں روایت کی ہے کہ رسول خدا
 نے فرمایا من سب علیا فقد سبنی یعنی تمنا سزا بات کہے علی کو پس تحقیق کہ

کہ اوسنے ناسناریات کہی مجھ کو اور ابن حجر نے صواعق میں اور اخطب نے مناقب میں ایسی مضمون کی روایت کی ہر از انجملہ ابن حجر نے صواعق میں طبرانی اور حاکم سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا انظر الی علی عبادۃ یعنی نظر کرنا طرف علی کے عبادت ہے اور اخطب نے بھی مناقب میں ایسی مضمون کی روایت کی ہے ہر از انجملہ امام عبادی نے کتاب مراسم الدین میں اور ابن فواک نے کتاب فصول میں اور ابن مغازی نے مناقب میں اور صاحب کتاب عتھاؤ کہ فقہاء حنابلہ سے ہے اور ابن ابی الحدید وغیرہم نے نقل کی ہے کہ جب سالت پناہ جنگ خیبر سے پہرے مقام صبا میں وقت نماز عصر مبارک کو گو دین امیر المومنین کے رکھی ہو تب کہ انہر وحی کا ظاہر ہوا اور زمانہ نزول وحی کو اسقدر طول ہو کہ آفتاب کے غروب کیا جب وحی نازل ہو چکی تو حضرت زبیر چاہا کہ یا علی نماز عصر کو تمہارے پڑھاتا کہ انہیں یا رسول اللہ پس حضرت نے دعا کی کہ اے علی اگر تیری اطاعت اور میرے رسول کی اطاعت میں تھا تو آفتاب کو پیرا دے دے واسطے کہ نماز عصر کو پڑھے آفتاب نکلا اور جب علی نماز پڑھ چکے تو پھر غروب کیا طحاوی نے کہ اکابر علمائے حنفیہ سے کہا ہے کہ راوی اس حدیث کی سب نقہ ہیں اور احمد ابن صالح سے کہ اکابر علمائے اہل سنت سے یہ منقول ہے کہ حفظ کرنے میں اس حدیث کو غفلت نہ کریں سند احمد حنبل اور صحاح الستہ اور مناقب خطب و فضول لمہم میں منقول ہے کہ بروز جنگ احد دو پہر سے عصر تک درمیان زمین اور آسمان کے صدالافتی الا علی لاسیف الا ذو الفقار کے کان میں اہل زمین کے آتی تھی اور اختلاف

اوسی ہوا کافر اور جس نے برابر کیا اوسکو ساتھ غیر کے ہوا مشرک اور جس نے اختیار
کی ولایت اوسکے ہوا فائز از انجملہ خطب خوارزم نے روایت کی ہو کہ فرمایا
رسول خدا نے عمار سے یا عمار اذرا بیت علیاً سلک مع علی وودع الناس اتمہ
لن یدلیک فی روای ولم یخرجک من ہدی یعنی اسی عمار جس زمانہ میں کہ
کہ دیکھے تو علی کو کہ ایک راہ پر چلتا ہوا اور سب لوگ اوس
راہ پر چلتے ہیں کہ سوائے راہ علی کے ہے تو چل تو علی
کے ساتھ اور چھوڑ دے لوگوں کو تحقیق کہ علیؑ تجھ کو ہدی میں نہ ڈالے گا
اور ہرگز باہر نہ لیجائیگا ہدایت سے از انجملہ ابن حجر نے صواعق میں
روایت کی ہو دارقطنی اور ابن عباسؓ کہ رسول خدا نے فرمایا علیؑ باب خطبہ
من فضل فیہ کان مؤمنًا ومن حرج منه کان کافرًا یعنی علیؑ باب خطبہ ہو
جو شخص کہ داخل ہوا اوس میں ہوا مومن اور جو شخص کہ خارج ہوا اوس سے
ہوا کافر از انجملہ ثعلبی نے تفسیر میں اپنی روایت کے ہو کہ جب نازل ہوا
سورہ اذا جاء بعد مراجعت رسول خدا کے غزوہ نمبر سے تو حضرت نے
فرمایا یا علیؑ اتمہ قد جاء ما وعدت به جالو الفتح ودخل الناس فی دین اللہ
انما جاء اتمہ لیس احد احق منک بمقامی لقد مک فی الاسلام وقبر بک
مئی و مہرک و عندک سیدۃ نساء العالمین یعنی اسی علیؑ تحقیق کہ اسی
وہ چیز جس کا موعود ہوا تھا میں آئی فتح اور داخل ہو لوگ دین خدا پر
فوج فوج اور تحقیق نہیں ہو کوئی سزاوار زیادہ تجھ سے میری جانشینی پر
بسبب تیری سبقت کے اسلام میں اور میرے قرابت کے چچہ سے اور

داماد ہونے تیرے اور تیرے پاس ہو بہترین زمان تمام عالم از انجملہ صحیح ابی داؤد
 اور صحیح ترمذی میں روایت کی ہے کہ رسول خدا نے فرمایا علیؑ منی وانا من علیؑ لا
 یو دمی عتی الا انا و علیؑ یعنی علیؑ مجھ سے ہے اور میں علیؑ سے ہوں نہ پہونچاؤں گا
 کوئی مجھ سے احکام الہی کو مگر میں یا علیؑ از انجملہ ابن شیر و یہ نے کتاب فردوس
 میں روایت کی ہے کہ رسول خدا نے فرمایا الحق مع علیؑ و علیؑ مع الحق لن یفترقا
 حتی یرد علی الخوض یعنی حق ساتھ علیؑ کے اور علیؑ ساتھ حق کے ہوں نہ مفارقت
 کریں گے دونوں یہاں تک کہ وارد ہوں دونوں حوض کوثر پر اور حدیثیں اس
 مضمون کی کہ حق ساتھ علیؑ کے ہے اور علیؑ ساتھ حق کے کتب اہل سنت میں
 متعدد موجود ہیں از انجملہ شیخ محمد حافظ محمد ابوبکر شیرازی نے اپنی تفسیر
 کہ مستخرج بارہ تفسیر روایت کی ہے کہ رسول خدا نے علیؑ فرمایا یا ابالحسن
 ان ائمتہ موسیٰ افرقت علی احدی و سبعین فرقتہ فرقتہ ناجیۃ و الباقوا
 فی النار و ان ائمتہ عیسیٰ افرقت اثنتی و سبعین فرقتہ فرقتہ ناجیۃ و الباقوا
 فی النار و ان ائمتی ستفرق علی ثلاث و سبعین فرقتہ فرقتہ ناجیۃ و الباقوا
 فی النار فقلت یا رسول اللہ و ما لنا حیۃ فقال المتمسک بما انت علیہ اصحاب
 یعنی اسی علی تحقیق کہ امت موسیٰ ایک تہ فرقتہ ہوئے ایک فرقتہ ناجی ہوا
 اور باقی سب اہل جہنم ہوئے اور امت عیسیٰ بہتر فرقتہ ہوئے ایک اہل
 نجات ہوا اور باقی جہنمی اور امت میری قریب ہے کہ بہتر فرقتہ ہو ایک فرقتہ ناجی
 ہو گا اور باقی دوزخ میں پس کہا میں نے یا رسول اللہ امت تمہاری فرقتہ
 ناجی کون ہے فرمایا وہ لوگ کہ کپڑے والے ہوں گے اس طریقہ کو جس پر تلو اور

تیرے اصحاب ہونگے از انجملہ اخطب خوارزم نے مناقب میں عبد اللہ بن عباس سے روایت کی ہے کہ کہا رسول خدا سے سنا میں نے کہ فرمایا تو ان الرایض اقلام والبحمدادو الجح حساب والانس کتاب ما احصوا فضائل علی بن ابیطالب یعنی اگر باغ قلم ہوں اور دریا سیاہی اور جن حساب کریں وہ ہوں اور انسان لکھنے والی ہوں شمار نہ کر سکیں فضائل علی بن ابیطالب از انجملہ صحیح مسلم میں لکھا ہے کہ فرمایا مرتضیٰ علی سلوئی عن طرق السماع فاتی اعرف بہا من طرق الارض یعنی سوال کرو مجھ سے راہوں سے آسمان کے پس تحقیق کہ میں جاننے والا زیادہ تر ہوں اور نکاز میں کہ راہوں سے از انجملہ اخطب خوارزم نے مناقب میں روایت کی ہے کہ فرمایا رسول خدا نے قسمۃ الحکمتہ علی عشرة اجزاء فاعطی علی تسعة والناس حزم واحد یعنی حکمت کو تقسیم کیا دس حصوں پر پس عطا کی گئی علی کو نو جزو اور اور ایک جزو میں سب لوگوں کو دیا اور مناقب میں دوسری حدیث یہ ہے کہ اعلم امتی علی ابن ابیطالب بخیر سب بڑا عالم میر امت کا علی ابن ابیطالب اور تعلیمی اور جمع کثیر مفسرین نے روایت کی ہے کہ مراد من عندہ علم الکتاب آیت قل کفی بامۃ شہید ابینی وبنیک من عندہ علم الکتاب علی ابن ابیطالب ہیں اور ظاہر معنی اس آیت کا یہ ہے کہ اے محمد کہ کافی شاہد ہو درمیان مجاہدین اور تم لوگوں کے خداوندہ شخص کہ اوسکے پاس ہے علم کتاب از انجملہ احمد حنبل نے مسند میں اور ابن مغازی نے مناقب میں روایت کی ہے کہ رسول خدا فرمایا ناد علی نور بن بدیع اللہ شیخ ذالک لنور یوقدہ

من قبل ان یخلق آدم باربعۃ عشر الف عام فلما خلق اللہ تعالیٰ آدم
 رکب الکتاب النور فی صلیبہ فلم فی نور واحد حتی افرقنا فی صلب عبد المطلب
 فقوالبنوۃ و فی علی ان الخلفۃ یعنی ہم اور علی ایک نور تو خدا کو پاس پڑا
 کہ تا تادہ نور خدا کو ساتھ تسبیح اور تقدیس کو چودہ ہزار سال قبل پیدا کیے
 جانے آدم کو پس جب خلق کیا خدا نے آدم کو تو لایا اوس نور کو
 صلب آدم میں اور ایک صلب سے دوسری صلب میں منتقل ہوا وہ نور واحد تک
 کہ وہ نور صلب عبد المطلب میں پہونچا پس مجہد میں نبوت اور علی میں خلافت
 مستحق ہوئی اور ابن مغازی نے کتاب مناقب میں روایت کی ہے کہ رسول
 خدا نے فرمایا ان اللہ عز وجل نزل قطعۃ من نور فاسلنہا فی صلب آدم
 فسا قما حتی قسمہا جزین جبل جزء فی صلب عبد المتبر و جزء فی صلب
 ابیطالب فاخر حتی نبیا و اخرج علیا وصیا یعنی تحقیق کہ حق تعالیٰ نے
 نازل کیا ایک نور کے ٹکڑے کو صلب آدم میں پس منتقل کیا اوس نور
 کو ایک صلب سے دوسری صلب میں یہاں تک کہ تقسیم کیا اوس نور کو ساتھ
 دو جز کے منتقل کیا ایک جز کو صلب عبد المتبر میں اور دوسری جز
 کو صلب ابوطالب میں پس باہر لایا مجکونی اور باہر لایا علی کو وصی
 از انجملہ ابن مغازی نے کتاب مناقب میں روایت کی ہے کہ فرمایا رسول خدا
 لکل نبی وصی و وارث و ان وصی و وارثی علی بن ابیطالب یعنی واسطی
 ہر نبی کے وارث اور وصی ہے اور تحقیق کہ وصی میرا اور وارث میرا
 علی ابن ابیطالب ہے از انجملہ ابن مردودیہ نے کتاب مناقب میں روایت کی

کہ فرمایا رسول خدا نے اِن خلیلی و وزیر می و خلیفتی و خیر من اترک بعربی یعنی
عربی و نبی و نحر موعدی علی بن ابیطالب یعنی تحقیق کہ دوست میرا اور
وزیر میرا اور خلیفہ میرا اور بہتر اونسے جنگو چھوڑوں میں بعد اپنی کہ حکم کرے
میرے دین میں اور بجالا دے میرے وعدے کو علی ابن ابیطالب ہوا بعد
ابن مردویہ نے کتاب مناقب میں روایت کی ہے کہ عقبہ بن عامر نے رسول خدا
سے پوچھا کہ اچھے کتنی ہیں کہ تہرین امت بعد آپ کے ابو بکر ہو اور بعضے کہ تہر
ہیں عمر ہو پس کون ہو بہرین امت کہ جب آپ وفات کریں او سکے تاجدار
اور اقتدار کریں ہم لوگ رسول خدا نے فرمایا اتبعوہ من اختارہ اللہ تعالیٰ
بالامامۃ من بعدی ومن اشتق لہ اسماء سماۃ من زوجۃ اللہ انبی من
عندہ ومن وکل بہ ملکۃ تقالون مع عدوہ من ہو خیر امتی یعنی تاجدار
کرو اوس شخص کے کہ حق تعالیٰ نے اختیار کیا ہو اوسکو ساتھ امامت کے
بعد میرے اور وہ شخص کہ اشتقاق کیا ہو خدا نے واسطے اوسکے ایہ نام
اپنی ناموں سے اور وہ شخص کہ خدا نے اوسکے زوجہ کیا میرے دختر کو اپنی
طرف سے اور وہ شخص کہ موکل کیا خدا نے اوسکے ساتھ فرشتوں کو کہ
جنگ کریں اسکے دشمنوں سے اور وہ شخص بہتر اس امت کا ہے
عقبہ بن عامر نے کہا کہ میں نے کہا کہ کون ہو وہ جوان صفیات کے ساتھ ہو
ہو امی رسول خدا حضرت نے فرمایا علی ابن ابیطالب از اسماء بن معمار
نے کتاب مناقب میں روایت کی ہے کہ رسول خدا نے فرمایا من ناصب علیاً
للخلافتہ بعدی فهو کافر وقد عارب اللہ ورسولہ ومن شک فی علی فهو

کافر یعنی جس شخص نے منارعت کو ساتھ علی کے امر خدا و مہین بعد میرے پس وہاں
 ہوا اور تحقیق کہ جنگ کو اپنی سوسا ساتھ خدا اور رسول کو اور جس نے شک کیا حق علی
 میں پس وہ کافر ہوا از انجملہ احمد جنبل نے مسند میں روایت کی کہ رسول خدا
 کہا اللہم انی اقول لکما قال خمی موسیٰ اجعل لی وزیراً من اہل علی علیہ السلام
 و اشترکہ فی امری و اشترکہ فی امری یعنی خداوند امین کتا ہوں جیسا کہ کہا بہائی
 میرے موسیٰ نے حاصل او سکایہ ہو جیسا کہ موسیٰ نے درخواست کی کہ میرے بہائی
 ہارون کو وزیر میرا کر اور پشت میری او سے قوی کر اور او کو شریک کر میرے
 امر میں یعنی اولی تبصر اور پادوی خلق ہونے میں بھی کتا ہوں کہ
 وزیر میرا کر علی کو کہ میرے اہلیت سے ہوا اور بہائی میرا ہوا اور قوی کر میرے
 پشت کو او سے اور شریک کر میرے امر میں یعنی اولے تبصر اور پادوی خلق
 ہونے میں از انجملہ ابن مغاز نے کتاب مناقب میں روایت کی کہ ابن عباس
 سے کہ کہا میں بٹھا تھا ساتھ طاغی قریش کے نزدیک رسولی را کے کہ ناگاہیک تیار
 پنچواں و ترا پس رسولی را نے فرمایا میں انقص ہذا النجم فی منزله فہو الوصی من بعدی
 اور دوسرے روایت میں بجای الوصی کے الخلیفہ ہو یعنی جو شخص کہ یہ تیار
 او سکے کہ میں او سے پس وہ ہو وصی او و خلیفہ میرا بنا بر دو دوسرے روایت
 کے بعد میرے او سوقت او سے ایک گروہ نبی ہاشم سے اور دیکھا کہ وہ تیار
 علی کے کہ میں گرا پس قریش نے کہا تم دوستی علی میں گرا ہو گئی ہو پس نازل
 کیا حق تعالیٰ نے اس آیت کو و انجم اذا ہوئی ما ضل صاحبکم و انعم علی
 و ما یطق عربی لہو علی ان ہوا لا وئی یوحی یعنی قسم ہوتا رہے جب طلوع

کرے یا غروب کرے کہ گمراہ نہیں ہوا ہم صحبت تمہارا اسی قریش اور خطا نہیں
 کی اور سمجھیں جو کچھ کہتے تھے کہا اور وہ بات نہیں کرتا از روی خواہش نفس کے
 اور نہیں ہو جو کچھ کہتا ہو مگر وحی کہ پہنچتی ہے ہی جانب خدا سے اور انجملہ صاحب
 کتاب بشائر المصطفیٰ میں روایت کی ہے کہ حضرت رسول خدا علیہ السلام کو زمان طفلی
 میں اپنی سینہ پر لیکے کہتے تھے ہذا امی و ولی و ناصر و مدعی و دخری و مدعی
 و صہری و وصی و زوج و کرمی و امینی علی و صیتی و خلیفتی یعنی یہ بھائی میرا اور
 اور دلی میرا اور مددگار میرا اور دوست میرا اور مایہ میرا اور پناہ میرا اور
 داماد میرا اور وصی میرا اور شوہر میرے دختر کا اور امین میرا میری وصیت
 پر اور خلیفہ میرا اور لکھا ہے کہ رسول خدا جھولے کو غلے کے سونے کی وقت ہلاتے
 تھے اور عیسا و نکو اپنی کانڈ پر چڑھا کے پہاڑوں میں مکہ کے پرتے تھے اور
 طواف کرتے تھے از انجملہ صاحب کتاب وسیلۃ التعمید میں نے اپنی کتاب
 میں روایت کی ہے کہ رسول خدا نے فرمایا علیؑ امی و صہری و خلیفتی و عضدی
 اِنَّ اَنتَ الْبَقِیْلُ فَرِیضَةُ الْاَیْحِ بْنِ اِبِیْطَالِبٍ یعنی علی بھائی میرا اور داماد میرا
 اور قوت بازو میرا ہے تحقیق کہ خدا قبول نہیں کرتا ہے کیسے فریضہ کو مگر بسبب
 دوستی علی بن ابیطالبؑ کے از انجملہ حافظ ابو نعیم نے حلیۃ الاولیاء میں روایت
 کی ہے کہ حضرت رسول خدا نے فرمایا لما اسمری بی لیلۃ المعراج فاجتمع علی
 الانبیاء فی السماء فاوحی اللہ تعالیٰ الی سلم یا محمدؐ یا ذابغتم قلت قالوا عینا
 علی شہادۃ ان لا اله الا اللہ و علی الاقرار ببوتک والولایۃ لعلی بن ابیطالب
 یعنی جب مجھ کو شب معراج میں لیکئے آسمان پر جمع ہوئے میرے پاس انبیاء

پس حق تعالیٰ نے مجکو وحی بھیجی کہ کوچھو انبیاء سے کہ ساتھ کس چیز کے مبعوث ہوؤ
 میں نے اپنے پونچھا کہا انبیاء نے کہ ہم لوگ مبعوث ہوئے اوپر گواہی دینی اسباب
 کے کہ ہمیں ہر معبود لائق عبادت ہے مگر اللہ اور اوپر اقرار کرنے تمہارے نبوت
 اور ولادت علی ابن ابیطالب کے ازاں جملہ ابن مردویہ نے کتاب مناقب میں
 ابن عباس سے روایت کی ہے کہ اے علیؑ رسول خدا کے گھر میں اور عایشہؓ نزدیک
 حضرت کے بیٹے تھے علیؑ پس بیٹے درمیان رسول خدا اور عایشہ کے اس وقت
 عایشہ نے کہا اسی علیؑ نہ تھی تجکو جبکہ بیٹے کے سوا جگہ میری پاس کے
 پس رسول خدا نے ہاتھ عایشہ کے پشت پر مارا اور کہا کہ لا تو ذین فی انی فاء

امیر المؤمنین و سید المسلمین و قائد الغر المحجلین یوم القیامت یقعہ علی الصراط
 فیذلل اولیاء الحجۃ و یدخل اعدائہ فی النار لیخضع نہ رنج دے تو مجکو رنج
 دینے میں میری بہائی کے پس تحقیق کہ وہ ہی امیر المؤمنین اور سید المسلمین اور
 قائد الغر المحجلین روز قیامت کو صراط پر بیٹھے گا پس داخل کر گیا اپنی دوستوں کو
 بہشت میں اور داخل کر گیا اپنی دشمنوں کو دوزخ میں ازاں جملہ ابن ابی الحدید
 نے شرح نہج البلاغۃ میں روایت کی ہے کہ رسول خدا نے فرمایا علیؑ سے کہ لولا
 انی خاتم الانبیاء لکن شریکاً فی النبوة فانک وصی نبی و ورثۃ بل انت
 سید الاولیاء و امام الاتقیاء یعنی اگر نبوت مایہ کہ میں خاتم انبیاء ہوتا
 ہر ایک تو شریک ہوتا نبوت میں اور اگر جہ نبی نہیں ہے تو لیکن وصی
 نبی اور وارث اوس کا ہے تو بلکہ سرور و صیغہ کا اور امام متقیوں کا ہے
 ازاں جملہ محمد بن یوسف کبخی شافعی نے کتاب کفای الطالب میں روایت کی ہے

کہ کہا رسول خدا نے سکون بعدی فتنہ فاذا کان ذالک فاقعدوا والعلی
 بن ابیطالب الزموا فانه اول من یرانی واول من یصافحنی یوم القیامۃ
 وھو الصدیق الاکبر وفاروق ہذہ الامۃ یفرق بین الحق والباطل وھو
 یسویا لمومنین وامام المتقین یعنی قریب ہی کہ بعد میرے فتنہ پیدا ہو پس حسب
 کہ وہ فتنہ پیدا ہو پیروی کرو علی بن ابیطالب کے اور اسکے ملازمت
 میں رہو تحقیق کہ اول وہ شخص ہو کہ مجھ کو دیکھا اول وہ شخص ہو کہ مجھ سے
 مصافحہ کرے گیارہ قیامت میں اور وہ ہر صدیق اکبر اور فاروق اس امت کا
 کہ فرق کرے گیارہ میان حق اور باطل کے اور وہ ہی امیر اور سردار مومنوں کا
 اور پیشوا متقیوں کا از انجملہ ان مرویہ نے کتاب مناقب میں روایت کی ہے
 کہ فرمایا رسول خدا نے کہ جب پیدا کیا خدا نے آدم کو اور انکے روح کو انکے
 بدن میں داخل کیا تو چونکہ آدم نے اور اللہ اللہ کہا پس وحی بھی خدا نے
 آدم کو کہ حمد کر میرے بندہ میرے اور قسم ہو مجھ کو اپنی عزت اور جلال کے
 کہ اگر نہوتے وہ دو غیبی کہ میں چاہتا ہوں اونکو پیدا کروں دنیا میں
 پیدا نہ کرتا میں تجھ کو پس کہا آدم نے خداوند امیدوار ہوں میں کہ یہ دو بندے
 تیرے میرے نسل سے ہوں خطاب آیا کہ ہاں اے آدم سر اوٹھا اور
 دیکھ آدم نے سر اوٹھایا اور دیکھا کہ لکھا ہے عرض پر لا الہ الا اللہ محمد
 نبی الرحمتہ وعلی مقیم الحجۃ من عرف حق علی زکی وطاب ومن انکر حقہ ملعون
 وخاب یعنی نہیں ہی کوئی معبود مگر اللہ محمد نبی رحمت ہیں اور علی قایم کرنے
 والے حجت خدا کے ہیں جو بھیجائے حق علی کا پاک اور طیب ہی اور جسے

انکار کیا حق علیؑ سے ملعون و زنا کار ہو از انجملہ ابن مرویہ کتاب مناقب میں
 روایت کی ہے کہ فرمایا رسول خداؐ نے کہ نازل ہو جبریلؑ ایک صبح کو خوشحال پر
 کہا میں نے امی محبوب میرے جبریلؑ کیا تو مکو کہ مکو بہت خوش دیکھتا ہوں میں کہا
 یا محمدؐ کوئی مکر خوش نہ ہو نہیں قالانکہ روشن ہو انکھ میری ساتھ اس چیز
 کہ عطا کی خدا نے تمہاری بہائی اور تمہاری وہی اور تمہاری امت کے پیشوا
 علیؑ ابن ابیطالب کو پس کہا میں نے ساتھ کہ چیز کے اکرام کیا میرے بہائی
 اور میرے امت کے امام کو کہا مباہات کے خدا نے بسبب اس کے عباد
 شب گذشتہ کے ملائک اور حاملان عرش سے اور کہا امی ملائک میری نظر
 کرو میرے حجت کو میری زمین میں بعد میرے نبی کے کہ کیونکر خاک پر ملا
 اپنی منہ کو از روئے تواضع اور عاجزی کے بسبب میری بزرگی اور عظمت کے
 اشد کہ اتنے امام خلقی و مولیٰ برہیتی یعنی گو اید کہ تا ہونیں مکو کہ وہ ہی امام
 میرے خلق کا اور صاحب اختیار میرے خلق کا از انجملہ ابن مغاز نے کتاب
 مناقب میں روایت کی ہے ابن عباسؓ فرمایا رسول خداؐ نے یا علیؑ انت السید
 و امام المتقین و قائد العرب المجاہدین و یعسوب الدین یعنی اسے علی تحقیق کہ تو
 سرور مسلمانوں کا اور پیشوا پرہیزگاروں کا اور پیشوا اون لوگوں کا ہو کہ ساتھ
 نور سعادت اور ایمان کے ممتاز ہیں مثل اتیاز اون گھوڑوں کے کہ
 پیشانی اور چاروں دست و پاؤں کے سفید ہیں از انجملہ ابن مغاز نے
 کتاب مناقب میں روایت کی ہے ابو ایوب انصاریؓ کہ رسول خداؐ نے
 سے کہا یا فاطمہؑ ان امدا اطلع الی الارض فطاعتہ فافخر منھا ابان فبشرنا

ثُمَّ أطلع اليها أنية فاخار منها بعلك فادجى إلى فاطمة وأخذته وصيها بعز
 اسی فاطمہ تحقیق کہ حق تعالیٰ نے نظر کی زمین پر نظر کرنے پر پس اختیار کیا اہل
 زمین سے تیری باپ کو پس بیجا او سکو ساتھ نبوت کے بعد اسکے نظر کے زمین پر
 دوسری دفعہ پس اختیار کیا اہل زمین سے تیرے شوہر کو پس وہی بھی مجھ کو پس
 یعنی مجھ کو اسکے نکاح میں دیا اور کیا میں نے او سکو وہی اپنا از انجملہ خطب
 نواز مہ نے کتاب مناقب میں روایت کی باسناد امیر المؤمنین علی ابن ابیطالب
 سے کہ جناب رسول خدا نے فرمایا لا اسری بی الی السماء ثم من السماء الی اسفل
 المثنی وقفت بن یدمی ربی عز وجل فقال لی یا محمد قلت لبیک وسعدیک
 یا ربی قال قد بلوت خلقی فادعهم رایت وطوعک قلت یا ربی علیا قال
 صدقت یا محمد فقل اتخذت لنفسک خلیفۃ یدومی عنک ولعلکم عبادی
 من کتابی ما لا یعلمون قلت اختر لی فان خیر تک خیرتی قال قد اخترت لک
 علیاً فاتخذہ لنفسک خلیفۃ وصیاً ونخلتہ علی وعلی امیر المؤمنین حقاً من نیلھا
 احد قبلہ ولست لاحد بعدہ یا محمد علی رایتہ الہدی وامام من اطاعنی ونور
 اولیائی وہی الکلمۃ الی الزمتمہا المتقین من اجبہ فقد اجبنی ومن ابغضہ
 فقد ابغضنی یعنی جب شب معراج میں مجھ کو آسمان پر لیگئے بعد اسکے آسمان سے
 سدرۃ المنتہی تک تو کو کھڑا ہوا میں سامنے اپنی رب کے خطاب آیا کہ اسی
 مجھ کہا میں حاضر ہوں میں تیرے پاس آپر دو روگا میرے کہا تحقیق کہ میرے
 مخلوقات سے کس کو فرمان بردار اپنا زیادہ پایا تو نے کہا میں اسی پر دو روگا
 میرے علیے کہا سچ کہا تو نے آیا لیا ہر تو نے واسطے اپنی خلیفہ کو پہنچاؤ

احکام دین کو تیرائی امت کو اور تعلیم و تہذیب کو میرے بندوں کو میری کتاب سے اور من چیز
کو کہ نہیں جانتے ہیں کہا میں نے تو اختیار کر دیا واسطی میرے پس تحقیق کہ گزیدہ
تیرا میرا برگزیدہ ہوا و سوقت خطاب بھی ہو چکا کہ تحقیق کہ برگزیدہ کیا میں
واسطی تیرے علی کو پس تو اسکو واسطی اپنی خلیفہ اور وصی اور عطا کیا
میں نے اسکو علم اور حلم اپنا اور وہ امیر مومنوں کا ہو کہ تحقیق کہ نہیں ہو چکا
ساتھ اس مرتبہ کے خلافت سے کوئی شخص قبل اور نہوگا کوئی بعد اس کے
اے محمد علیؑ علم ہدایت ہوا اور امام اہل کو گونگا ہوا کہ طاعت میرے کر نیکی
اور روشنی بخشی والی امیر و دستوں کا ہوا اور وہ ہر وہ کلمہ کہ لازم کیا میں
اسکو اوپر پر ہیز گاروں کے جو شخص کہ دوست رکھو اسکو پس تجھ
کہ دشمن رکھا اسنے مجھ کو اور اخیر میں اسی حدیث کے روایت کی ہے کہ
حق تعالیٰ نے خطاب کیا اپنی رسول کے اور فرمایا کہ لولا علی لم یعرف خربی
ولا اولیائی ولا اولیاء رسولی یعنی اگر علی نہ ہوتا نہ پہچانا جاتا نہ شکر میرا اور
نہ دوست میرے اور نہ دوست میرے پیغمبروں کے ازاجملہ اخطاب خواہم
نے روایت کی ہے ام سلمہ سے کہ کہا جس روز کہ نوبت میرے تھی کہ بیٹھنا
کے پاس رہو نہیں دیکھا میں حضرت کو از گلیان اپنی علی کے از گلیون
ڈالے تھے اس حالت میں کہ لکھ کر تھے اپنی ہاتھ سے کاندھ پر علی کے
پس کہا حضرت نے کہ اے ام سلمہ باہر جا پس میں باہر گئے اور وہ
دونوں آپس میں راز کرتی تھیں اور میں سستی تھی کلام کو لیکن سمجھتے نہ تھی
کہ کیا کہتے ہیں یہاں تک کہ میں آپ اپنی سے کہا کہ دوپہر دن آیا آگے آئی ہوں

کہ دوست رکھا اسنے مجھ کو اور اخیر میں اسی حدیث کے روایت کی ہے کہ

اور کہا میں نے اسلام علیکم میں آؤں حضرت نے فرمایا پہر جا اور اپنی جگہ پر جا
 بعد اسکے آپس میں راز کینے میں مشغول ہو کر یہاں تک کہ ظہر کا وقت ہوا پس
 اپنی سیٹھیں کھار و زمین پر گیا اور علیؑ نے باز رکھا حضرت کو میری ملاقات کر
 ا و س وقت میں آگے گئے اور کہا میں نے اسلام علیکم میں آؤں رسول خداؐ نے
 کہا مت آپس میں اپنی جگہ پر یہاں تک کہ اپنی سیٹھیں کھالیں گے کہ وقت زوال
 کا ہوا باہر چل نماز کے جگہ پر پس میں آگے آئے اور کھڑے ہوئے اور
 کہا میں نے اسلام علیکم میں آؤں پس نبیؐ نے کہا آئیں داخل ہوئے اور
 علیؑ رکھی ہوئے تھے اپنی ہاتھ کو رسول خداؐ کے راز پر اور دونوں سر کو ایک دوسرے
 کے کان میں لپکے تھے اور آپس میں راز کتے تھے جب میں داخل ہوئے اور
 علیؑ باہر گئے نبیؐ نے میرے ساتھ مہربانی کی اور بعد اسکے کہ آیا ام سلمہؓ

لا تلموینی فان جبریل آتانی من اللہ تعالیٰ بأمران اوصی بہ علیا من بعثی

و کنت بین جبریل و علی عن مبینی و علی عن نبی اللہ فی جبریل ان امر

علیٰ بما کان بعدی الی یوم القیامۃ فاعذرینی و لا تلموینی ان اللہ عزوجل

اختار اکل بنی و صیافا نابتی ہذہ الامۃ و علی و عتی فی عترتی و ابنتی و

امتی من بعدی یعنی ام سلمہ بلا مت نہ کر مجھ کو اس واسطے کہ جبریلؑ نے

مجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے واسطے اس امر کے کہ میں وہی کروں

ساتھ اس امر کے علیؑ کو بعد اپنی اور تھا میں درمیان جبریلؑ اور علیؑ کے

جبریلؑ میرے دہنی طرف تھے اور علیؑ میرے بائیں طرف اور امر کیا مجھ کو

جبریلؑ نے کہ خبر دونوں میں علیؑ کو ساتھ اس چیزوں کے کہ ہونگے بعد میرے

روز قیامت تک پس معذور رکھ مجھ کو اور ملامت نہ کر مجھ کو تحقیق کہ خدا ہی
عز وجل نے اختیار کیا ہو واسطے ہر امت کے ایک پیغمبر کو اور برگزیدہ کیا ہو
واسطے ہر پیغمبر کے ایک جانشین کو اور میں نبی اس امت کا ہوں اور
علی جانشین میرا میری عزت اور میرے اہلبیت امت میں ہو بعد میرے
از انجملہ صحیح مسلم اور صحیح بخاری اور تفسیر ثعلبی میں تفسیر من آیت ان نشد
ولما آتتہ یسملون علی النبی کے روایت کی ہے کہ ابوبکر بن عبد وہی کے بچاؤ سے
رسول خدا کیونکر دور ہو چکا تھا چاہئے حضرت نے فرمایا کہ واللہ صلی علی محمد
وآل محمد کما صلیت علی ابراہیم و آل ابراہیم یعنی خداوند اتو دور و پیچ
محمد و آل محمد پر جیسا کہ تو نے دو دیکھا اور پر ابراہیم و آل ابراہیم کے
اور روایت ثعلبی اور بخاری اور مولائی مالک میں اس قدر عبارت
بعد عبارت مذکور کے زیادہ ہو کہ روایت مسلم میں نہیں ہے ایک حمید بن محمد
و بارک علی محمد و آل محمد کما بارکت علی ابراہیم و آل ابراہیم ایک حمید بن محمد
انا انجملہ بن جبر نے ہوا عق میں کہا ہے کہ نقل کے ہی جمیع کثیر نے مفسرین سے
کہ مراد آل بسین سے قول حق تعالیٰ سلام علی آل بسین میں آل محمد ہیں
صاحب کشاف نے تفسیر آیہ قل لا اسئلكم من کما کہ فرمایا رسول خدا نے
من مات علی حب آل محمد مات شہیداً الا من مات علی حب آل محمد مات
مخفواً الا من مات علی حب آل محمد مات تأباً الا من مات علی
حب آل محمد مات مؤمناً مستکمل الا من مات علی حب آل محمد
بشرہ ملک الموت بالجنة ثم منکر و نکیر الا من مات علی حب آل محمد

یزق الی الجنة کما یزق العروس الی بیت زوجها الا من مات علی
 حب آل محمد فتح له فی قبره بابان الی الجنة الا من مات علی حب آل
 محمد جعل لله قبره مزارا لایکة الرحمة الا من مات علی حب آل محمد
 مات علی السنة والجماعة الا من مات علی بغض آل محمد باع یوم
 القیامته مکتوب بین عینیا یس من رحمته الله الا من مات علی بغض
 آل محمد لم یشم رائحة الجنة حاصل معنی یہ ہیں کہ جو کوئی کہ مرے دوستی
 آل محمد پر اجہر شہید اور تو بہ کر نہوالیکا پاوے اور بخشنا جلا اور کامل
 الایمان ہوا اور ملک الموت اور منکر و نکیر سے خوش خبری بہشت کے
 سنی اور قبر میں اوسکے دروازہ ہوں بہشت سے اور فرشتہ رحمت
 کے لئے اوسکے قبر پر یازگاہ ہوا اور طریقہ مات نبوی پر دنیا سے
 جامی اور جو کوئی کہ دشمنی آل محمد پر مری اور حاضر ہو روز قیامت
 میں تو اوسکے دونوں انگلیوں کے درمیان میں لکھا ہوگا کہ یہ
 شخص محروم ہے رحمت خدا سے اور دنیا سے کافر جامی اور خوشبو
 بہشت کے اوسکے دماغ میں نہ ہوئے اور ابن حجر نے کہا ہے کہ روا
 ہوئی نبی سے کہ فرمایا حرمت الجنة علی من ظلم اہلبیتی و اذانی
 فی عمرتی یعنی حرم ہے جنت اوس شخص پر کہ جو ظلم کرے میرے
 اہلبیت پر اور رنج دمی مجھ کو اسباب رنج دینے کے میرے اہلبیت
 کو اور ثعلبی نے پہلے حدیث کو اپنے تفسیر میں جویر ابن عبد اللہ
 اور دوسری حدیث کو علی بن ابیطالب سے روایت کیا ہے از انجملہ

صحیح بخاری اور جمع بین الصحاح السنۃ مناقب حضرت فاطمہؑ میں باسناد روایت کی ہے رسول خداؐ فرمایا فاطمہؑ سیدۃ نساء اہل الجنتہ یعنی فاطمہ بہترین زنان جنت ہے اور جمع بین الصحاح میں ہے کہ رسول خداؑ نے فاطمہؑ کو کہا الارضین ان تکونی سیدۃ نساء العالمین یعنی راضی نہیں ہو تو اُمی فاطمہؑ کہ ہو تو سردار زنان عالم اور صحیح مسلم میں بھی مثل اسکے حدیث روایت ہوئی ہے لیکن اوسمیں بجای العالمین کے المؤمنین ہے اور از انجملہ صحیح مسلم اور صحیح بخاری اور جمع بین الصحاح میں اور جمع بین الصحاح السنۃ باسناد روایت کی ہے رسول خداؑ کے فرمایا فاطمہؑ بضعتہ منی فمن اغضبها فقد اغضبنی یعنی فاطمہؑ ایک ٹکڑا مجھ سے ہے جو کوئی کہ غضب میں لایا او سکولین تحقیق کہ غضب میں لایا مجھ کو اور قریب اس مضمون کے صاحب مشکوٰۃ نے مشکوٰۃ میں بھی متفق علیہ بخاری اور مسلم اور حافظ ابو نعیم نے حلیہ میں روایت کی ہے اور حاصل مضمون اوس حدیث کا یہ ہے کہ تہمت کرنا فاطمہؑ پر تہمت کرنا مجھ پر ہے اور رنج دینا فاطمہؑ کو رنج دینا مجھ کو ہے اور از انجملہ احمد حنبل نے مسند میں روایت کی ہے کہ پکڑا رسول خداؑ نے ہاتھ حسینؑ کا اور کہا میں نے واجب ہدین واجب اباہما و امہما کان معنی فی درجۃ الجنتہ یعنی جو شخص کہ دوست رکھی مجھ کو اور ان دونوں کو اور ان کے باپ اور ماں کو ہو گا ہمارے ساتھ درجہ بہشت میں از انجملہ خطب خوارزم نے روایت کی ہے ابن عمرؓ سے کہ رسول خداؑ نے فرمایا من احب علیاؑ قبل اللہ معلوۃ وصیامہ و قیامہ و استجاب دعائہ الا و من احب علیاؑ اعطاہ بكل عرق

فی بدنہ مدینۃ فی الجنة الاول من احب آل محمد امن من الحساب والمیزان و
 الصراط الاول من مات علی حب آل محمد فانا کفیلہ فی الجنة مع الانبیاء الا
 ومن البغض آل محمد باء یوم القیامۃ کتوب بن عیینہ الکس من رحمۃ اللہ
 حاصل معنی یہ ہے کہ دوستی علی باعت ہے قبول ہونے نماز اور روزہ اور
 دعا کے اور محب علی کو بوجہ ہر قطرہ عرق کے کہ اس کے بدن میں ہو ایک
 شہد و گواہ حق تعالیٰ بہشت میں اور محب علی اور محب سائر اہلبیت امن پر
 ہے حساب قیامت اور میزان اور صراط سے اور میں ضمانت ہوں کہ وہ
 بہشت میں پیغمبروں کے ساتھ ہوگا اور روز قیامت میں دشمنی آل محمد
 کے دونوں آنکھوں کے درمیان میں لکھا ہوگا کہ یہ محمد و مریم پر رحمت خدا
 از انجملہ صاحب کشف نے روایت کی ہے باسناد رسول خدا سے کہ فرمایا
 فاطمۃ محبۃ قلبی و بنو ہاشمۃ نوادی و علیہا نور بصری والامۃ من ولدہ
 امناء و ربی و جبل محمد و دینہ و بین خلیفۃ من اعتصم بہم سخی ومن تخلف
 عنہم ہو می لخصہ فاطمہ جان میری قلب کے ہے اور دونوں بیٹی اس کے
 پہل میری قلب کے ہیں اور شوہر اس کا نور ہے میری بنیامی کا اور دوسری
 آمیکہ اس کے نسل سے ہیں میں ہیں خدا کے اور جبل محمد و دین دریا
 خدا اور اس کے خلق کے از انجملہ احمد حبیب نے مسند میں اور اخطب نے

سناقب میں روایت کی ہے کہ فرمایا رسول خدا انی النجوم امان الازل لارض فاذا ذہب
 و اطلبت امان الازل لارض فاذا ذہب اطلبت امان الازل لارض یعنی جیسا کہ ستارے
 باعث امان ہیں برحقا لہ امان کی ہیں جب ہر طرف ہونگے اہل آسمان ہی ہر طرف

ہونگے اور اہلبیت میری بھی اماں اور گاہ رکھنے والے اہل زمین کی ہیں
 اور ان کے بقا سے اہل زمین باقی ہیں اور جب یہ جاگیر گے جہان سے تو اہل
 زمین بھی باقی نہ رہیں گے از انجملہ مستدرک نے روایت کی ہے عبد الرحمن بن
 عوف سے کہا اوسنی کہ تو مجھ سے اس حدیث کو قبل اسکے کہ موضوع ہوں چھوٹے
 حدیثیں رسول خدا سے سنائیں کہ میرا کلمۃ الشجرۃ و فاطمۃ و فرہاد علی نقاب
 و الحسن و الحسین شہر ہا و شیعنا و رقہا و اصل الشجرۃ فی جنتہ عدن سار
 ذالک فی الجنتہ یعنی میں درخت ہوں اور فاطمہ عشاخ اوس درخت کی
 اور علی مایہ نخل تر اور حسن و حسین پہل اور شیعہ ہم لوگوں کے پتے اوسکو
 اور اصل درخت کے بہشت میں از انجملہ ابن معاذ نے فی کتاب مناقب
 میں روایت کی ہے اسناد علی ابن ابیطالب سے کہ رسول خدا نے فرمایا یختمو
 بالحق فائدہ اول حجر شہد للہ بلو حدائیتہ ولی بالنبوۃ و لعلی بالوصیۃ
 ولولہ باللائمۃ و لشیعہ بالجنۃ یعنی انگوٹھی عقیق کی پہنو کہ عقیق پہلا پتھر
 کہ جسے گواہی دی واسطی خدا کے وحدانیت کے اور واسطے ہمارے ساتھ
 بنوت کے اور واسطے علی ساتھ وصی ہونے کے اور واسطے فرزند
 علی کے ساتھ امامت کے اور واسطے شیعہ علی کے ساتھ جنت کے از انجملہ
 اخطب نے مناقب میں روایت کی ہے سلمان فارسی سے کہ رسول خدا نے
 امیر کیا علی کو کہ اسی علی انگوٹھی و نہو ہاتھ میں پہنو کہ مقررین سے ہو گے
 کہنا علی نے یا رسول اللہ کون ہیں مقررین کہا جبریل اور میکائیل
 کہا علی نے یا رسول اللہ کس چیز سے انگوٹھی بناؤ نہیں کہا بالحق لا احر

حق تعالیٰ جل جلالہ باللہ بالوحدانیتہ ولی بالنبوتہ وکلم بالوصیتہ ولوالدک بالامانۃ
 ولجیک بالجنۃ وشیعۃ والدک بالفردوس یعنی ساتھ تحقیق سرخ کے
 پس تحقیق تحقیق چار ہو کہ جسے اقرار کیا وحدانیت خدا اور میری نبوت
 اور تمہاری وحی پہنچے اور تمہاری فرزندوں کے شیعوں کے اہل فردوس
 ہو کیا از انجملہ خطب خوارزم نے مناقب میں روایت کی ہے امام زین العابدین
 علیہ السلام اور آپ نے اپنی والدہ بزرگوار امام حسین علیہ السلام کے رسول خدا نے علی سے فرمایا
 یا ابا الحسن کلم الشرف فانما کلمک یعنی اے ابا الحسن بات کر آفتاب سے
 پس تحقیق کہ وہ بھی بات کر گیا تجھ سے اور سوقت کہا علی نے آفتاب
 سے السلام علیک یا ابا العبد المطیع اللہ تعالیٰ پس کہا آفتاب نے و
 علیک السلام یا امیر المؤمنین و امام المتقین و قائد الغر المحجلین یا علی انت
 وشیعۃک فی الجنۃ از انجملہ خطب خوارزم نے روایت کی ہے جابر سے کہ کہا
 تھا میں تر دیک رسول خدا کے کہ نمود ہوئے علی ابن ابیطالب پس رسول خدا
 نے کہا خدا کا کم انہی یعنی تحقیق کہ آیا تمہاری پاس بہائی میرا بعد اسکے منہ
 طرف کعبہ کے کیا اور کہا والذی نفسی بیدہ ان ہذا وشیعۃ ہم القارن
 یوم القیامۃ یعنی قسم ہو خدا کے کہ جان میری قبضہ قدرت میں آوے
 ہے کہ یہ شخص یعنی علی اور شیعہ اس کے پہنچنے والے ہیں رحمت الہی
 کو قیامت کے روز از انجملہ خطب خوارزم نے مناقب میں ایک حدیث
 کو کہ صحیحین چند فضائل علی ابن ابیطالب کے مذکور ہیں اور بروز قیامت
 رسول خدا نے علی سے ارشاد فرمایا ہے روایت کیا ہے کہ بعض فقری اوس

امام حسین اور تمہارے دوستوں کے اہل جنت اور تمہارے فرزندوں کے

حدیث کے یہ ہیں و انت وکل داخل فی الجنة من امتی و ان شیعہ کے
 منابر میں نورِ حربِ حُرّی و سلیم سنی و سمرک سمری و لکھنوی و دہلی
 دہلی و ان الحق معک حاصل معنی یہ ہے کہ امی علی کو پہلا شخص ہے کہ داخل
 ہو گا جنت میں میری امت سنی اور تحقیق کہ شیعہ تیرے نور کے منبوں
 پر ہونگے جنگ کرنا ساتھ تیری جنگ کرنا ساتھ میری ہے اور صلح ساتھ تیری
 صلح ساتھ میری ہے اور راز تیرا راز میرا ہے اور گوشت تیرا گوشت میرا ہے اور خون تیرا
 تحقیق کہ حق تیری ساتھ ہوا ازاں جملہ صحیح مسلم میں روایت کی ہے سعد بن
 ابی وقاص سے کہ فرمایا رسول خدا نے لا یزال الدین فنا حتی یقوم نسائی
 و علیہم اثنا عشر خلیفۃ کلمہ من قریش یعنی ہمیشہ یہ بارہ گیارہ دین قیامت تک
 اور ان پر بارہ خلیفہ ہونگے سب قریش سے اور جمع بین الصحاح الستہ
 میں روایت کی ہے کہ رسول خدا نے فرمایا لا یزال الاسلام عزیزاً الی
 اثنا عشر خلیفۃ کلمہ من قریش یعنی ہمیشہ اسلام عزیز رہے گا جب تک کہ ہوں
 بارہ خلیفہ سب قریش سے اور احادیث اس مضمون کے کہ بارہ خلیفہ
 قریش سے ہونگے صحیح بخاری اور صحیح ابی داؤد اور جمع بین الصحیحین میں بھی
 منقول ہیں ازاں جملہ سند احمد بن حنبل میں روایت کی ہے عباس بن عبد المطلب
 سے کہ فرمایا رسول خدا نے یا عم یمک من ولدی اثنا عشر خلیفۃ ثم یخرج الیہم
 من ولدی یصلح امرہ فی لیلۃ واحدہ یعنی امی چچا مالک کرے گا خدا
 میری فرزندوں سے بارہ خلیفہ کو اور باہر آوے گا مہدی میری فرزندوں
 درست کرے گا خدا ان کے امر کو ایک رات میں ازاں جملہ اخطب خوارزم

نے ایک حدیث طویلانی سلمان راوی سے حال شب معراج میں روایت کی ہے
 کہ بعض فقری اس کے مقام خطاب حق تعالیٰ میں بقدر ضرورت اس مقام
 کے یہ ہیں یا محمد انی خلقتک وخلفت علیا وفاطمہ والحسن والحسین جللا
 من ولده من نوری وعزمت ولائکم علی اہل السموات والارض فمن قبلہا
 کان عذری من المؤمنین ومن بعدہا کان عذری من الکافرین یعنی اسی
 محمد تحقیق کہ پیدا کیا میں نے جس کو اور علی اور فاطمہ اور حسن اور حسین کو
 اور اذن آئمہ کو کہ بیٹی اس کے ہیں اپنی نور سے اور ظاہر کیا میں نے تم لوگوں
 کے دوستی کو اہل آسمان اور اہل زمین پر جسنی قبول کیا تم لوگوں کے
 دوستی کو ہوا میری نزدیک مومنین سے اور جسے انکار کیا تم لوگوں کے
 دوستی کو ہوا میری نزدیک کافروں سے اور جسے انکار کیا تم لوگوں
 کی دوستی کو ہوا نزدیک میری کافروں سے یا محمد حیث ان ترہ بھقت
 نعم یارب فقال انضت علی عین العرش فالتفت فاذا بعلی وفاطمہ
 والحسن والحسین وعلی بن الحسین محمد بن علی وجعفر بن محمد وموسیٰ بن جعفر
 وعلی بن موسیٰ و محمد بن علی و علی محمد والحسن بن علی والجمہدی فی
 مصباح من نور قیام یصلون و ہوائی وسطہم گو کہ وری بعضی
 محمد چاہتا ہے تو کہ دیکھو تو اذن لوگوں کے کہا میں نے ہاں اسی پر وگار
 میرے پس کہا متوجہ ہوا ہنوط عرش کے جب متوجہ ہوا میں
 دیکھا میں نے علی اور فاطمہ اور حسن اور حسین اور علی بن الحسین اور
 محمد بن علی اور جعفر بن محمد اور موسیٰ بن جعفر اور علی بن موسیٰ

اور محمد بن علی اور علی بن محمد اور حسن ابن علی اور محمد بن علی کو ایک نور مثل آب
 نازک میں پڑے ہیں اور نماز پڑھتے ہیں اور حمدی درمیان انکے مثل ستارہ
 روشن کے تھے فقال یا محمد بن ابی طالب پس کہا اے محمد یہ لوگ ہیں جہنم کے
 آرا بجمہ اخطب نے روایت کی ہے امیر المؤمنین علی بن ابیطالب سے کہ رسول خدا
 نے فرمایا انا ویرکم و انت یا علی الساقی و الحسن و الراید و الحسین و الامیر و علی
 بن الحسین الفارط و محمد بن علی النائم و جعفر بن محمد بن السائق و موسیٰ بن جعفر
 محضی النجین و المفضلین و قاصع المناہقین و علی بن موسیٰ عمر بن المؤمنین و محمد
 بن علی منیر اہل الجنۃ فی درجائہم و علی بن محمد خطیب شیعہ ہم و محمد بن جعفر
 العین و الحسن بن علی سراج اہل الجنۃ یستضیون بہ و الامادی شیعہ ہم یوم
 القیامۃ حیث لا یافون اللہ الا کمین لیت و ویکرھضے لینے میں وارد ہوں والا
 تم لوگوں پر ہوں جو حوض کوثر پر اور تو سے اسے علی ساقی اور حسن نشان دینے
 والا حوض کا اور مقام عیش کا شیعوں کے اور حسین امیر کریم والا اور علی ابن
 احسن پہلے آئیوا الا حوض پر واسطے یہی اسباب کے اور محمد بن علی خبر کریم والا اور
 جعفر ابن محمد آگے چلنے والا اور موسیٰ ابن جعفر شمار کریم والا و ستون کا اور
 دشمنوں کا اور گرا نیوا الا منافقوں کا اور علی ابن موسیٰ زینت دنیوا الا مومنوں کا
 اور محمد ابن علی جگہ دینے والا اہل جنت کو موافق اوسکے مرتبہ کے اور علی ابن محمد
 خطبہ کہنے والا شیعوں کا اور کاج کرنے والا حورین کا اونکے ساتھ اور حسن
 ابن علی چراغ اہل جنت کا ہے کہ روشنی دہندہ ہیں گے اوسے اور محمد
 امادی شفاعت کریم والا شیعوں کا ہے روز قیامت میں اس عقیقت سے کہ

رخصت نہیں دیتا ہے خدا واسطے شفاعت کے مگر واسطے اس شخص کے کہ چاہے
اور راضی ہوا نہ اس جملہ اخطب نے روایت کی ہے سلمان سے کہا اوسنے کہ میں
داخل ہوا خدمت نبی میں اوسوقت کہ امام حسین ابن علی ران پر حضرت کے تھے
اور حضرت بوسہ لیتے تھے دونوں آنکھوں اور دونوں لب کو اس کے اور

کہتے تھے اَنْتَ سَيِّدُ بَنِي سَيِّدِ ابُو السَّادَاتِ اَنْتَ اِمَامُ ابْنِ اِمَامٍ اَبُو
الْاَمِيَّةِ اَنْتَ اَنْتَ حُجَّةُ ابْنِ حُجَّةٍ ابُو حُجَّةٍ لَسْتُمْ قَائِمٌ لِيْ نُو
سَيِّدِ بَنِي سَيِّدِ كَابَابِ سَادَاتِ كَالُوْهُ يَسِيْ اِمَامِ بَنِي اِمَامٍ كَابَابِ اِمَامُوْنَ كَا
تُوْهُ تُوْهُ حُجَّتِ خُدا بِنَا حُجَّتِ خُدا كَابَابِ اَنْتَ حُجَّتِ خُدا كَا تُوْا نِ اَوْ كَا قَا لُم
اَوْ كَا هِيْ اَبْنِ اَبِيْ اَكْدِيْدِيْ كِيْ جَمْلَةُ مَشَا اِبْرَ اِلْ سُنْتِ سِيْ مِيْنِ جَلْدِ اَوْ ل
شَرَحِ نِهْجِ الْبَلَاغَتِ مِيْنِ كِهَا هِيْ كِيْ نَزْدِيْ كِيْ هَمُّ لُوْ كُوْنِ كِيْ شَكِ نِهْمِيْنِ هِيْ
اَسْمِيْنِ كِيْ عَلِيٍّ وَصِيٍّ رَسُوْلٍ مِيْنِ اُوْرِ نَسَبِ تِ دِيْ هِيْ سَا تَحْمِ عُنَادِ كِيْ اُوْس
شَخْصِ كُوْ كِيْ خَلَا فِ اُسْ كِيْ اَعْتَقَادِ رَكِيْ اُوْرِ اِيْ كِيْ جَمْعِ كَثِيْرِ صَحَابِيْ سِيْ اَشْعَارِ
مُتَضَمِّنِ وَصِيٍّ هُوْنِيْ اَوْ خُفْرَتِ كِيْ نَقْلِ كِيْ مِيْنِ اُوْرِ اُوْنِ اَشْعَارِ سِيْ
كِيْ رُوَا يَتِ كِيْ مِيْنِ عِبْدِ اللّٰهِ اَبْنِ سَفِيَّانِ سِيْ اِيْ كِيْ مَصْرَعِيْ يِيْ هِيْ مَصْرَعِيْ
وَصِيٍّ الْبَنِيَّ مِيْنِ عَمَّةٍ اَبُوْ اُوْرِ عِبْدِ الرَّحْمٰنِ بِنِ جَعِيْلٍ سِيْ يِيْ هِيْ مَصْرَعِيْ عَمَّةٍ مَلِيَّا
وَصِيٍّ الْمُصْطَفَى وَابْنِ عَمَّةٍ اَبُوْ اُوْرِ اَبُوْ الشَّهِيدِ سِيْ يِيْ هِيْ مَصْرَعِيْ اَبُوْ
اِمَامِنَا وَوَرِيْثِنَا اَبُوْ اُوْرِ اَخْطَبِ خُوَا زِمِ نِيْ مَنَاقِبِ مِيْنِ عِبْدِ اللّٰهِ اَبْنِ رَافِعِ
رُوَا يَتِ كِيْ هِيْ كِيْ مَدْحِ مِيْنِ اَوْ خُفْرَتِ كِيْ كِهَا شَعْرِ عَلِيٍّ وَابْنِ صَحْبِ الْبَحِيَّةِ
وَصِيٍّ الْبَنِيَّ مِيْنِ الْعَالَمِيْنَ اَبُوْ شَهِيْدِيْ يُوْ شَهِيْدِيْ نِهْمِيْنِ سِيْ كِيْ هَرِ اَقْلِ وَنَصْفِ

نہج البلاغہ

ان شواہد و افہام سے کہ اس رسالہ میں مختصر مثل کیسا ازہر ارکتب مستبرہ اہل سنت سے منقول اور مذکور ہوئے جہنم اور یقین حاصل ہوتا ہے کہ علی ابن ابی طالب امام اور مقتدائے خلق اور خلیفہ بلا فصل ہیں اور بعد اونکے گیارہ فرزند اونکے ایک بعد دوسرے کے اور یہ قول علمائے اہل سنت کہ علی ابن ابی طالب وصی رسول علم میں تھے امام با قاصد نہ تھے ار باب فہم سلیم کے نزدیک رکبک اور قابل عدم اعتنا ہے اسلئے کہ مراد وصی سوا اسکے نہیں ہے کہ شخص وصی مقصدی امور موصی کا ہو بعد اوس کے پس ہر گاہ حضرت رسول خدا نے حضرت علی مرتضیٰ کو وصی کیا تو چاہئے کہ بعد رسول خدا کے احکام دین اور ہدایت امت اور حفظ شریعت بالکل اونکے ساتھ تعلق رکھے نہ دوسرے کے ساتھ محمد ا حدیث مذکورہ متضمن معنی امامت اور خلافت کے بھی ہیں اور سب دال ہیں اس پر کہ جناب امیر المومنین علی ابن ابی طالب بلا واسطہ اور بدون فصل امام اور خلیفہ بعد سالات مآب کے ہیں اور اوس تقدیر پر بھی کہ مراد علی سے وصی علم میں ہے مدعی ثابت ہے اس واسطے کہ ہر گاہ وصی علم میں جناب امیر المومنین تھے تو وہ عالم احکام دین کے اور عارف قوانین شریعت اور حفاظت حضرت رسول کے تھے نہ غیر اؤ کا پس با وجود اونکے دوسرا کوئی ہرگز مستحق خلافت کا نہیں ہو سکتا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ جَعَلَنَا مِنْ اَلْمُسْتَسْکِنِیْنَ اور امیر المومنین وَالْاَئِمَّةُ عَلَیْہِمُ السَّلَامُ مقصد دوم حالات میں بعض اصحاب ذوی الاقتدار کے جانکہ اصحاب رسول خدا علی العموم مدوح

پہلے میں بلکہ بعض ائمہ سے بالیقین مذموم ہیں چنانچہ حمیدی نے جمع میں اجماع
 میں کہ متفق علیہ بخاری و مسلم ہے عبد اللہ ابن عباس سے روایت کی ہے
 کہ فرمایا رسول خدا نے الا انہ یسجد رجاہل من انتہ فیہ خذہم ذات الشمال
 فاقول یا رب اھمنا فی فقال انک لا تدیرے ما اعدتوا بعدک الی آخر
 اور آخر حدیث میں یہ عبارت ہے قرئین علی اعتقادہم حاصل معنی یہ جو
 کہ قریب ہے کہ کچھ لوگوں کو میری امت سے اصحاب شمال میں کہ اہل ہنرمین
 داخل کریں گے اور میں کہہ گا اسے پروردگار میرے یہ لوگ اصحاب میرے
 ہیں پس فرمایا کاشی تھامے کہ تو نہیں جانتا کہ ان لوگوں نے کیا اعدا کیا
 ہے بعد تیرے جس وقت سے کہ یہ لوگ تجھ سے جدا ہوئے ہیں اور ملت سے
 تیری پھر گئے اور بھی جمع میں اجماع میں ہے کہ فرمایا رسول خدا نے
 یرد علی الخوض رجال من انتہ فخذون عنہ فاقول یا رب اصحابی فیقول
 لا یلمک با اعدتوا بعدک انہم ارادوا علی اذبارہم القہقری حاصل
 معنی یہ ہے کہ وارد ہوں گے خوض کو شہ پر کچھ لوگ میری امت سے پس
 کھائے جائیں اور سوچ کہہ گا میں کہ اسے پروردگار میرے یہ لوگ اصحاب
 میرے ہیں پس فرمایا کاشی تھامے کہ تو نہیں ہے علم تجھ کو اس چہرہ کا کہ
 اعدا کیا ہے ان لوگوں نے بعد تیرے تحقیق کہ یہ لوگ مرتد اور بدین
 ہو گئے اور اپنے کفر اصل کی طرف پھر گئے اور ایسے مضمون کے بہت تشریح
 کتب معتبرہ اہل سنت مثل صحیح بخاری اور مناقب خوارزمی اور سند
 احمد حنبل وغیرہ میں عبارت مختلف اور مضمون واحد منقول ہیں پس

معلوم ہوا کہ اصحاب میں ایسے لوگ بھی ہیں کہ بعد وفات حضرت رسول خدا کے
احداث بدعت شرع میں کیا اور مرتد ہو گئے پس وہیں سے جناب ابو بکر
اور جناب عمر اور جناب عثمان ہیں ان ہزرگواروں کی شان میں احباب
احداث بدعت کتب معتبرہ اہل سنت و جماعت میں کثرت سے ہیں کہ
اس رسالہ مختصر میں گنجائش نقل کے نہیں ہے آزاں بخلہ عبدالرحیم
بلستانی نے منتخب جامع الاصول سے اور موطاے مالک سے اپنے رسالہ
ارشاد احنفا میں روایت ابو نعیم کو نقل کیا ہے کہ جس روز جنگ احد
واقع ہوئے بہت صحابہ سے شہید ہوئے ایک مقام میں نعشیں ان کے
جمع کیں حضرت رسول خدا و ان شریف لائے اور نیکوی عاقبت پر انکی
شہادت دے تو ابو بکر نے کہا اے رسول خدا آیا نہیں ہیں ہم لوگ
ہم ان کے ایمان لائے ہم لوگ جیسا کہ یہ ایمان لائے ہیں اور جہاد کیا
ہم لوگوں نے جیسا کہ ان لوگوں نے جہاد کیا ہے حضرت رسول خدا نے
فرمایا ان ایسا ہی ہے لیکن میں نہیں جانتا کہ کیا احداث کرو گے شرع
میں بعد میرے پس روئے ابو بکر اور کہا ہم لوگ احداث کریں گے
میں بعد آپ کے آزاں بخلہ جمع بین الصحیحین میں ہے کہ ابو بکر تقسیم کرتے تھے
خمس کو موافق تقسیم پیغمبر کے مگر نہیں دیتے تھے اقد باسے پیغمبر کو
جس طرح ہے کہ پیغمبر دیتے تھے آزاں بخلہ محال ڈالا اصحاب ثلاثہ نے تھے
علی بن ابی طالب کو اذان اور اقامت سے اور زیادہ کیا الفصل۱۰
فی خبر النعم کو جیسا کہ حمیدی نے جمع بین الصحیحین میں لکھا ہے آزاں بخلہ

احمد حنبلی نے مسند میں لکھا ہے کہ سید انبیاءؐ گز بعد غسل جنابت و منو نہیں کرتے تھے اور صحیح بخاری میں حضرت رسول خداؐ سے روایت کی ہے کہ جو شخص کہ وضو کرے بعد غسل جنابت کے وہ اہل اسلام اور امت سے ہماری نہیں ہے اور اصحاب ثلاثہؓ نے خلافت اسکے حکم دیا اور یہ بدعت اب تک جاری ہے آزا بجمہ حمیدی نے جمع بین الصحیحین میں روایت کی ہے کہ سید کائناتؐ ناز ظہر میں اور مغرب میں کو بلا کے پڑتے تھے اور اصحاب ثلاثہؓ نے اس حکم کو ناجائز قرار دیا ہے آزا بجمہ جمع بین الصحیحین میں ہے کہ منع جبریدین سے کیا کہ ہمراہ میت کے نہو باوجود اس کے کہ صحاح میں ہے کہ حضرت رسول خداؐ نے حکم دیا تھا آزا بجمہ مسند احمد حنبلی اور جمع بین الصحیحین میں ہے کہ حضرت رسول خداؐ نے فرمایا کہ پیچھے جنازہ کے چلو اور حضرت پیچھے جنازہ کے چلتے تھے بر خلاف اسکے حکم دیا کہ آگے جنازہ کے چلیں اور اگرچہ اکثر ان بدعتوں سے زمانہ جناب بوکبر میں جاری ہوئیں لیکن ساتھ کوشش جناب عمرؓ کے اور جناب عثمانؓ بھی ان بدعتوں پر عمل کرتے رہے آزا بجمہ تفسیر کشاف اور جمع بین الصحیحین میں ہے کہ بروز چہارم خلافت اپنے عمر نے منبر پر کہا کہ جو شخص کہ مجھؐ اپنی زوجہ کا چار سو درہم سے زیادہ قرار دے او سکویلیکے داخل بیت المال کرونگا ایک عورت نے کہا کہ تو منع کرتا ہے اوں چیز کو کہ جو خدا نے قرآن مجید میں حلال کیا ہے واسطے ہمارے اور اس آیت کو پڑھا ان ایتیم آخذہن فی ظار ا فلا تاخذوا منہ شیئاً عمر

شہر مندہ ہوئے اور روئے اور کہا کل الناس افقہ من عمر حتی المحدثہ رات
 یعنی انجیل یعنی سب لوگ فقیہ زیا زہدین عمر سے یہاں تک کہ عورتیں گھر کو
 میں آنا بخلہ تفسیر کشاف اور فتح بین المصیحین میں ہے کہ عمر نے اپنے زمانہ خلافت
 میں حکم ساتھ رجم زن جائزہ کے کیا حضرت امیر المومنین نے فرمایا کہ اگر تم کو
 اس عورت پر سلطنت ہے نہیں سے سلطنت او سپر جو اسکے شکم میں سے
 عمر نے کہا لو لا علی لکملک العمر یعنی اگر نہ ہوتے علی تو عمر ہلاک ہو جاتا آرا بخلہ
 سند احمد حنبل میں ہے کہ عمر نے اپنے عہد خلافت میں چاہا کہ مجنون پر حد جاری
 کرے امیر المومنین نے فرمایا کہ حد او سکونہ مار کہ اوٹھایا گیا ہے قلم مجنون
 سے عمر نے کہا لو لا علی لکملک العمر اسے طرح سے بہت سے مقدمات میں
 اور بدعت اور جہل جناب خلیفہ ثانی کا ظاہر ہوا اور حضرت امیر المومنین
 نے تنبیہ فرمائی اور جناب خلیفہ ثانی نے وہی کلمہ کہا یہاں تک کہ شہر
 مرتبہ سے زیادہ نوبت اس کلمہ کے کہنے کی آئے آرا بخلہ جمع بین المصیحین میں
 ہے کہ ایک شخص نے عمر سے پوچھا کہ ہر گاہ جب ہوئیں اور پانی نہ پاؤں
 میں کیا کروں عمر نے کہا کہ نماز نہ پڑھ پس غار یا سر نے اس غلط پریشانی
 کیا اور کہا کہ تیمم کرنا چاہئے افسوس ہے کہ اس حکم ضرور سے اور
 مشہور سے بھی جناب خلیفہ ثانی آگاہ نہ تھے اور آیت قرآن نے
 قلم شجہ و اما فیتموا کو نہیں جانتے تھے یعنی نہ پاؤ پانی تو تیمم کر آرا بخلہ
 جمع بین المصیحین میں روایت کی ہے جابر ابن عبد اللہ انصاری سے
 ساتھ اس مضمون کے کہ کہا اوٹھنے کہ حج تمتع اور متعہ عورتوں سے

کہتے تھے ہم لوگ زمانہ رسول خدا میں اس وقت تک کہ جب عمر نے
 منع کیا دونوں کو اور کہا عمر نے کہ جو عورتوں سے متعہ کر گامیں اوسکو
 سنگسار کرونگا اور کتاب مذکور میں روایت کی ہے کہ ابن عباس
 حکم کرتے تھے متعہ کر نہ کا اور صحیح ترمذی میں روایت کی ہے کہ ایک
 مرد شامی نے ابن عمر سے پوچھا کہ متعہ عورتوں سے حلال تھا اوسنے
 کہا حلال ہے پس اوس مرد نے کہا کہ باپ نے تیرے منع کیا ہے متعہ
 کر نیکو ابن عمر نے جواب میں کہا کہ میں رسول خدا کی سنت کو باپ کے
 کہنے سے ترک نہیں کرتا اور احمد بن حنبل نے مسند میں اور حافظ ابو نعیم نے
 حلیہ میں روایت کی ہے عمر ابن حصین سے کہ نازل ہوا کتاب خدا میں
 حکم متعہ کر نہ کا اور کیا ہم لوگوں نے زمانہ رسول خدا میں اور نازل
 نہیں ہوا قرآن میں حرام ہونا متعہ کا اور پیغمبر نے بھی منع نہیں کیا متعہ
 کر نیکو اس وقت تک کہ دنیا سے رحلت کی اور شہور سے اور کتب
 اہل سنت میں مذکور ہے کہ جناب عمر نے فرمایا اَلْمُتْعَانِ کَاثِرَاتُہُنَّ
 عَمْدٌ رَسُوْلُ الْعِدَمِ وَاَنَا اَحْرَمُهُمَا عَنْہَا وَاَمَّا قَبْلِہُمَا مُتْعَةُ النِّسَاءِ وَمُتْعَةُ الْحِجَّ
 یعنی دو متعہ تھے زمانہ رسول خدا میں اور میں منع کرتا ہوں دونوں
 کام کو اور سزا دیتا ہوں میں لوگوں کو دونوں کام کرنے پر وہ متعہ
 کرنا عورتوں سے ہے اور حج تمتع کرنا تعجب ہے کہ جو چیز کہ خدا اور
 رسول اوسکو حلال کرے جناب خلیفہ ثانی کون ہوتے ہیں کہ اوسکو
 حرام کر میں باوجود اس کے کہ خود بھی معترف ہوں اوسکے حلال

ہوئے پیر از انجملہ جب عمر نے احداث کیا تو اسے کوئٹہ بھائے رمضان میں
چنانچہ حمیدی نے جمع بین اصحیحین میں مسند ابو ہریرہ سے باتفاق بخاری
وسلم اور کتاب کامل میں ابن اثیر نے واقدی سے روایت کی ہے
کہ بعد اوس کے کہ عمر نے وضع نماز جماعت کے نافلہ رمضان میں ایک
شب عمر کے ساتھ مسجد میں گیا میں دیکھا میں نے کہ لوگ نافلہ کو بجماعت
پڑھتے ہیں پس کہا عمر نے نعمۃ البذعۃ یعنی خوب چیز ہے بدعت حالانکہ
جمع بین اصحیحین میں جابر ابن عبد اللہ سے روایت کی ہے کہ کہا رسول خدا
نے کل بدعتہ ضلالتہ یعنی ہر بدعت گمراہی ہے اور ابن حجر نے صواعق
میں حافظ ابو نعیم سے روایت کی ہے کہ رسول خدا نے فرمایا اہل البدعۃ
شر الخلق والخیفۃ یعنی اہل بدعت بدترین خلایق ہیں اور ابن
حجر نے ابو حاتم سے روایت کی ہے کہ رسول خدا نے فرمایا اہل اللہم
کلاب النار یعنی اہل بدعت گتے ہیں جہنم کے اور ابن حجر نے طبرانی
سے روایت کی ہے کہ رسول خدا نے فرمایا من وقر صاحب بدعۃ
فقد آمان علیہم الاسلام یعنی جس نے تعظیم اور توقیر کی اہل بدعت
کی پس تحقیق کہ اوسے مدد کی خدائی اسلام از انجملہ نماز جوازہ میں
پانچ تکبیریں تھیں چار تکبیریں مقرر کیں چنانچہ ابو ہلال عسکری نے کہ
علمائے اہل سنت سے سے کتاب اوائل میں لکھا ہے کہ اول وہ
شخص کہ لوگوں کو امر کیا نماز میں ساتھ چار تکبیروں کے عمر
ابن خطاب تھا از انجملہ جناب عثمان نے سفر میں چار رکعت نماز پڑھا

فَأَوَّلُكَ هُمْ الْفَاسِقُونَ یعنی پس یہ لوگ فاسق ہیں پس اوس رُؤا
 اور ان آیات قرآن سے کفر اور ظلم اور فسق جناب خلیفہ ثالث کا ظاہر
 ہے اور جان کہ علاوہ اخبار احداث بدعت کے حالات میں ان تینوں
 صاحبوں کے اس کثرت سے اخبار اور اتنا رظلم اور فسق اور کفر اور
 نفاق اور ناقابل خلافت ہونے کے کتب معتدہ اہل سنت میں ہیں کہ
 اگر تھوڑے اونہیں سے نقل کئے جائیں تو ایک کتاب صحیح بنجائے
 لیکن نظر بحال اختصار اس رسالہ کے چند اخبار مثل مشی منونہ
 از خروار اور اندک کے از بسیار پر اکتفا کیجاتی ہے از انجملہ نصر ابن
 مزاحم نے کتاب صفین میں اور ابن اسیر نے اپنے کتاب تاریخ میں
 اور ابن ابی الحدید وغیرہم اکابر علمائے اہل سنت نے نقل کیا ہے
 کہ علی بعد وفات رسول خدا کے فرماتے تھے کہ اگر چاہیے شخص
 صاحبان غزم سے پاتا میں تو جہاد کرنا ابو بکر سے از انجملہ بخاری نے
 کتاب الادب میں اور سیوطی نے تفسیر در منثور میں روایت کی ہے کہ
 ایک روز حذیفہ اور ابو بکر خدمت میں رسول خدا کے آئے جب حضرت
 اونکو دیکھا فرمایا کہ شرک مخفی ہے تم میں مثل چوٹے کے چال کے
 ابو بکر نے کہا یا رسول اللہ شرک وہ ہے کہ ہم عبادت میں شریک
 کریں غیر خدا کو اور ایسا نہیں ہے فرمایا کہ شرک چہا ہے تم میں
 مثل چوٹے کے چال کے از انجملہ حمیدی نے جمع بین الصحیحین میں اور حنبل
 مشکوٰۃ اور شعبی اور طبری اور واقدی اور بخاری اور مسلم ہر ایک

اپنے کتاب میں لکھا ہے کہ جب صلح حدیبیہ ہوے تو عمر نے کہا مائیکنگٹ
 منذ یوم اُسَلْتُ اَلَا یُوْمِیْذِیْنِیْنِ ہین ہوا تھا شک مجھے نبوت میں مگر
 آجکے روز پس شک نہیں کہ شک کر نیو لا نبوت میں مسلمان نہیں
 ہے از انجملہ کتاب اخیار العلوم غزالی اور فتوحات شیخ محی الدین
 اور ریاض النفس اور تہذیب القلق اور کتاب سواد و بیاض و
 بخاری میں روایت کی ہے کہ بنا بر اوس کے کہ رسول خدا نے
 منافقین کو خلیفہ سے کہد یا تھا عمر نے خلیفہ سے پوچھا کہ ہم منافق
 ہیں یا نہیں اسے معلوم ہوا کہ خود جناب خلیفہ ثانی کو احتمال اپنے
 منافق ہونیکا تھا از انجملہ حافظ ابو نعیم نے کتاب علیہ الاولیاء میں
 روایت کی ہے کہ حالت نزاع میں عمر کہتے تھے لَئِنْ کُنَّا مِنْ النُّعُومِ
 فَسَوْنِیْ ثُمَّ جَاؤُہُمْ اَحَبَّ قَوْمُہُمْ اِلَیْہِمْ فَذَبَحُوْنِیْ وَجَعَلُوْا النِّصْفَیْ سَوَادَ
 وَنِصْفَیْ قَدِیْرًا کَلْبَیْ فَا کُوْنْ عَذْرَۃً وَّلَا اَکُوْنْ بَشْرًا یعنی کاش
 میں کو سفد ہوتا قبیلہ سے جھکوفریہ کرتے کیس کوئی شخص سب سے
 زیادہ دوست اونکا ہوتا اونکے ملاقات کے واسطے آتا جھکوفریہ
 کرتے اور نصف بدن کو میرے کیا کرتے اور نصف بدن کو
 میرے خشک کرتے کہ دوسرے وقت کہاے پس گو ہوتا میں
 اور آدمی نہو یا میں یہ روایت قریب ہے مضمون سے اس آیت
 قرانی کے وَیَقُوْلُ الْکَافِرُ یَا لَیْثَیْ کُنْتُ شَرًّا بِاِیْنِیْ کہیکا کافر کاش
 کہ ہوتا میں مے از انجملہ جمع بین الصحیحین میں روایت کی ہے مسند عبد اللہ

بن عباس سے کہ عمر نے وقت وفات کے عبداللہ ابن عباس سے کہا کہ یہ
رونا اور بیقراری جو مجھ سے دیکھتا ہے تو بسبب تیرے اور تیرے اصحاب
کے ہے یعنی بنی ہاشم پر جو عینے ظلم کیا ہے اس کے سبب سے ہے اور
کتب اہل سنت میں روایت کی ہے کہ ابن محضرفہ یحضرہ الاثری مقدمہ
من الحجۃ والنار یعنی کوئی صاحب حالت نزع نہیں ہے مگر یہ کہ جگہ
اپنی بہشت یا دوزخ میں دیکھتا ہے از انجملہ صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں ہے
کہ عمر نے علی اور عباس سے کہا فلما توفی رسول اللہ قال ابو بکر انا
ولی رسول اللہ فجنما لطلب انت میراثک من ابن اخیک ولیطالب
ہذا میراث امرائہ من ابینما فقال ابو بکر قال رسول اللہ مانوش
ما ترکناہ فهو صدقہ فراہمنا کاذبا اثما غادرنا خائنا ثم توسل فی ابو بکر
فقلت انا ولی رسول اللہ وولی ابی بکر فراہمنا کاذبا اثما غادرنا
خائنا ما حاصل معنی یہ ہے کہ جو وقت کہ وفات پائے رسول خدا نے
کھا ابو بکر نے کہ میں ہوں ولی رسول خدا پس آئے تم دونوں آئے
عباس تم طلب کرتے تھے میراث اپنی اپنی بیٹی کے ہتھیے کے طرف سے اور
علی طلب کرتے تھے میراث اپنی زوجہ کی اور بنی ہاشم کے طرف سے
پس کھا ابو بکر نے کہ فرمایا رسول خدا نے کہ جو کچھ کہ چوڑا میں
صدقہ سے میراث نہیں ہے پس جانا تم دونوں نے اسکو جھوٹا
گنہگار عذر کر نیوالا اور جب ابو بکر مرے میں نے کہا کہ میں ہوں ولی
رسول خدا کا اور ولی ابو بکر کا پس جانا تم دونوں نے مجھ کو جھوٹا

کہ نگار عذر کر نیوالا خیانت کر نیوالا اور شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی
 پدر صاحب تحفہ نے کتاب خزانہ الحکیمین لکھا ہے کہ علی ابن ابی طالب
 اور عباس و ارثان حکمت اور عصمت اور وجاہت سید المرسلین اور
 قطب اور امام اور ستیز بنور نبوت تھے پس ایسے شخصوں سے
 محال ہے کہ بلا وجہ جناب شیخین کو جھوٹا اور گنہگار اور عذر کر نیوالا
 اور خیانت کر نیوالا سمجھا چنانچہ خود جناب عمر نے اقرار اسکا کیا اور کتاب
 صحیح مسلم میں یہ حدیث رسول خدا کی ابو ہریرہ سے روایت کی ہے
 کہ فرمایا رسول خدا نے کہ نشان منافق کے تین ہیں اگرچہ روزہ رکھے
 اور نماز پڑھے اور اپنے کو زعم کرے کہ مسلمان ہے اور وہ تین
 خصلتیں یہ ہیں کہ جھوٹ بولے اور خلاف وعدہ کرے اور امانت
 میں خیانت کرے اور قرآن میں ہے وَاللّٰہُ یَشْہَدُ اِنَّ الْمُنَافِقِیْنَ
لِکَاذِبُوْنَ یعنی اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ تحقیق کہ منافقین جھوٹے
 ہیں اور یہی قرآن میں ہے اَلَا لَعْنَةُ اللّٰہِ عَلَی الْکَاذِبِیْنَ یعنی لعنت خدا
 جھوٹوں پر آزاںجملہ جمع الجوامع سیوطی اور کنز العمال علا علی متقی
 اور سیہ معامین میں مذکور ہے کہ غزوہ طایف میں رسول خدا
 نے ساتھ امیر المومنین کے تادیب مناجات کی اور اسرار الہی اور
 کھے تو شیخین نے حسد کیا اور اونکو ناگوار ہوا اور رسول خدا پر
 طعن کیا اور کنز العمال میں منقول ہے کہ جو کوئی حسد حضرت امیر کا
 کرے پس اسے حسد رسول خدا کا کیا اور جسے حسد رسول خدا کا

وہ کافر ہے از انجملہ صحیح مسلم میں ہے کہ ایک مال کے تقسیم میں اور کفار
از انہ الحقا تصنیف شاہ ولی اللہ صاحب دین در باب نماز کرنے
رسول خدا کے عبد اللہ انبی پر اور کتاب حجة البالغہ تصنیف شاہ صنا
وصوف میں در باب صلح حدیبیہ کے اور صحیح بخاری میں فقہ خا طیب بن
بلیغہ میں لکھا ہے کہ عمر نے رسول خدا کے فعل پر اعتراض کیا اور صاحب
کتاب مل و نخل نے لکھا ہے کہ اعتراض کرنا افعال رسول خدا پر نشان
منافقین ہے از انجملہ خطبہ مشہور بشقشقیہ ہے کہ اس خطبہ میں حضرت
امیر المومنین نے حال غضب خلافت اور ظلم خلفاء ثلاثہ کو بیان فرمایا اور

اور فقرہ اول اس خطبہ کا یہ ہے اَمَّا وَاللّٰهِ لَقَدْ تَخَفْنَا ابْنَ اَبِي قُحَافَةَ
وَ اَنَّهُ لَيُعْلِمَنَّ اَنْ يَّكُنِيَ مِنْهُمَا مَحَلٌّ الْقَلْبِ مِنَ الرَّجُلِ حَاصِلِ مَعْنٰی یہ ہے کہ
آگاہ ہو خدا کی قسم کہ پہنا جامہ خلافت کو ابن ابی قحافہ نے اور حالانکہ
وہ جانتا تھا کہ بتحقیق کہ میں نسبت خلافت کے بمنزلہ بیخ آسیا کے
ہوں چونکہ عبارت خطبہ کی طویل ہے نظر بحال اختصار اس رسالہ کے
نقل اسکی مناسب معلوم نہیں ہوئے جس شخص کو ملاحظہ کرنا کل
عبارت خطبہ کا منظور ہو شرح ابن ابی الحدید میں فقرہ اول مذکور
کے نشان سے ملاحظہ کرے اکابر علمائے اہل سنت مثل ابن عبد البر
نے خبر و رابع کتاب عقدین اور ابو ہلال عسکری نے کتاب اوایل
میں اور علامہ قولنجی نے شرح تجرید میں اور ملا سعید الدین نقار نے
نے شرح مقاصد میں اور ابن اثیر جزیری نے نہایت اللغات میں اور

محمد ظاہر کجراتی نے مجمع البحار میں اور ابن خشاب نے درس میں اور ابن ابی احمد مدنی نے شرح نہج البلاغۃ میں اور صاحب قاموس نے اپنی کتاب لغت میں اعتراف اور یقین کیا ہے کہ یہ خطبہ امیر المومنین علی ابن ابی طالب سے ہے اور صاحب قاموس نے کتاب لغت میں لکھا ہے کہ خطبہ ششقیہ علویہ کو اس واسطے ششقیہ کہتے ہیں کہ ابن عباس نے درخواست کی تھی کہ کاش اتمام کو پہنچاتے اپنے مقالہ کو حضرت امیر المومنین نے فرمایا یا بن عباس تلک شقیۃ مدرت ثم قرئت حال معنی یہ ہے کہ اے ابن عباس کیا جو کہہ دیکھا تو نے وہ اکیطالت تھے ششقیہ شتر کی کہ خوشی کی وقت میں حرکت میں آیا ایک آواز غریب اوسے ظاہر ہوئے اور بعد اسکے ساکن ہوا ابن ابی احمد نے اس خطبہ کی شرح میں بعض علماء سے اپنے نقل کیا ہے کہ وہ عالم کہتا تھا کہ اگر میں اس وقت میں ہوتا تو ابن عباس سے کتنا کہ تمہارے بچا کے بیٹے نے مذمت میں اصحاب کبار کے کس چیز کو چھوڑا کہ تم آرزو اس کی کرتی ہو از انجلہ ابن قتیبہ شیخ معتدل روایت اہل سنت نے کتاب سیاست باب امامت ابو بکر میں لکھا ہے کہ انکار کیا علی ابن ابی طالب نے بیعت ابو بکر سے اور جب علی سے بیعت چاہے تو علی نے کہا انا الحق بہذا الامر منکم لا ابا یعلم و انتم اولی بالبعیۃ لی و ماخذنا عند الامر منذ اهل البیت غصباً حاصل معنی یہ ہے کہ ہم سزاوارتر یا وہ ہیں ساتھ اہل امامت کے تم سے بیعت نہ کرو نگاہ میں تمہارے اور

حالانکہ تم لوگ سزاوارز یادہ ہو ساتھ ہماری بیعت کرینگے اور ساتھ غضب کے
 حق کو ہمارے کہ نام اہل بیت رسول ہیں ہم سے لیتے ہو او سو وقت عمر سے
 فرمایا اشد و لہ الیوم لیرک علیک غذا یعنی سخت کھڑا ہے روز واسطے ابو
 بکر کے امر خلافت کو تاکہ خلافت نہ ہو وہ مجھ کو دے کل کے روز بعد اسکے
 ابن عباس نے کہا کہ حضرت نے کہا و اللہ یا محمد لا اقبل ذلک ولا ابالیہ
 یعنی خدا کی قسم اسے عمر کے قول بجا فصل نکم و نگاہیں اور نکران کا
 میں بیعت ابو بکر کے بعد اسکے روایت کی ہے کہ ابو حضرت نے اوس
 محفل میں کہا یا مائتہ امیر المؤمنین لا تسخر جواسا طان محمد بنی العرب من
 دایرہ دہلی جو کہ میں نے اسے جماعت مہاجرین باہرست بجا و سلطنت تھا کہ
 اوس کے گھر سے اپنے گھر و زمین از انجملہ صحیح سلم اور صحیح بخاری میں ہے کہ
 عمر نے اپنے عہد خلافت میں کہا کہ گانت بیعت ابی بکر فلیست فیہ اشی
 السلیکین بشر ما فسن انا و الی مثلکما قالوا اسے بیعت کرنے ساتھ ابو بکر
 کے ناگہانی ادا نے مجھے ہوسے محفوظ رکھا خدا نے سلم ان کو شہر سے
 اوسن بیعت کے اگر کچھ کوئی ایسا کرے تو قتل کرو او سکوا از انجملہ
 صاحب کتاب الاموال نے موافق روایت ابن ابی اکحدید اور قاسم
 بن سلام کے روایت کی ہے کہ ابو بکر نے منبر پر کہا اقبلونی و لست
 بخیرکم و علی فیکم یعنی چھوڑو اور مسخ کرو میرے بیعت کو اس واسطے
 کہ میں بہتر تم لوگوں سے نہیں ہوں اور حالانکہ علی تم لوگوں میں
 موجود ہیں از انجملہ ابن ابی اکحدید نے شرح نہج البلاغۃ میں آیت

کی ہے کہ عمر نے کہا وَاَللّٰہُ مَا اَدْرِیْ خَلِیْفَہٗ اَنَا اَوْ مَلِیْکُ یعنی خدا کی قسم نہیں
 جانتا میں کہ میں خلیفہ ہوں یا بادشاہ ازبخلہ کامل التاریخ میں شیخ ابن
 اثیر سے مذکور ہے کہ عمر نے سلمان سے پوچھا کہ آیا میں بادشاہ ہوں
 یا خلیفہ سلمان نے جواب میں کہا کہ اگر ایک درم بھی مال سے مسلمانوں
 کے بغیر حق کے تو نے صرف کیا ہوگا تو خلیفہ نہیں ہے یہ شکے عمر کو
 اور حال یہ تھا کہ جناب خلیفہ ثانی نے خلافت حکم خدا اور رسول کے
 تصرفات بہت کئے تھے حصہ مہاجرین کا زیادہ انصار سے قرار دیا تھا
 اور خمس حق سادات کو منع کر کے خود لیتے تھے چنانچہ بروایت ابن
 عبد البر کتاب استیعاب میں ہے کہ بعد وفات جناب خلیفہ ثانی کے
 ہر ایک اونکی زوجہ کو کہ بروایت تین اور بروایت چار تہیں تراک
 تراستی ہزار اشرفیان آٹھواں حصہ اونکے مال مٹرو کہ سے ملین ازبخلہ
 ابن قتیبہ نے کتاب امامت اور سیاست میں روایت کی ہے کہ جنگ
 نہروان میں ایک شخص خدمت میں حضرت امیر المومنین کے آیا اور
 عرض کرنے لگا کہ آپ بیعت کرونگا کتاب خدا اور سنت پیغمبر اور
 سنت ابو بکر اور عمر پر قال امیر المومنین مَا دَخَلَ السُّنَّةَ اَبْلٰی کِبَرٍ وَعُمَرُ
 فِیْ کِتَابِ اللّٰہِ وَسُنَّتِہِ رَسُوْلِ اللّٰہِ اِنَّا کَانَ مَا لَیْکِنْ بِاَجْوَرِ حِیْثَ عَمَلًا
 یعنی حضرت امیر المومنین نے فرمایا کیا دخل ہے سنت ابو بکر اور عمر کو
 کتاب خدا اور سنت رسول خدا میں نہ تھے ابو بکر اور عمر مگر دو عامل
 ساتھ ظلم کے ازبخلہ ابوداؤد اور بخاری نے اپنے سنن میں

اور سترمذی نے اپنے صحیح میں اور مسلم اور حمیدی اور احمد و ترمذی ہر ایک نے اپنی کتاب میں روایت کی ہے کہ حالت بیماری رسول خدا میں جب ابو بکر نے اپنے بیٹی عایشہ کے کہنے سے پیش نمازی کی اور رسول خدا کو معلوم ہوا تو اسے حالت بیماری میں فضل ابن عباس کے دوش پر ماتھ رکھ کر مسجد میں تشریف لائے اور ابو بکر کو پیش نمازی نہ کرنے دی جس حضرت رسول خدا نے ابو بکر کو قابل پیش نمازی بھی نہ سمجھا کہ بنا بر مذہب اہل سنت کے ہر فاسق اور فاجر پیش نماز ہو سکتا ہے از انجملہ جمع بین اہل حق اور مشکوٰۃ اور ملل و نخل میں روایت کی ہے کہ ابن عباس روتے تھے اور کہتے تھے کہ تحقیق کہ مصیبت اور تمام مصیبت وہی تھی کہ مانع ہوئے رسول خدا کو کہنے سے اور رکھا رسول خدا کو کہ نذیان کہتے ہیں از انجملہ ابن ابی الحدید نے شرح انج البلاغت میں روایت کی ہے ابن عباس سے کہ ابن عباس نے کہا کہ گیا میں عمر ابن خطاب کے گھر میں اول خلافت میں اسکی خبر علی ابن ابی طالب کی جہ سے پوچھیے اور کہا اعتقاد اونچا ہے کہ رسول خدا امامت کو اونپر مقرر کیا میں نے کہا مان اور میں نے اپنے باپ سے بھی پوچھا تھا اون نے کہا علی بیچ کہتے ہیں پس عمر ابن خطاب نے کہا تحقیق کہ چاہا رسول خدا نے کہ مرض الموت میں تصریح ساتھ اسم علی کے کریں پس میں مانع ہوا بسبب اسکے کہ قریش اونکی طرف گرویدہ نہ ہونگے اور ابن ابی الحدید نے کہا ہے کہ اس روایت

باسناد ذکر کیا صاحب تاریخ بغداد نے اپنی کتاب میں از انجملہ اخطب
 خوارزمی نے کتاب مناقب میں روایت کی ہے ساتھ اسناد کے عبد اللہ
 ابن مسعود سے ساتھ اس مضمون کے کہ کہا کہ تباہین ساتھ رسول خدا کے
 اوس حالت میں کہ مدینہ سے بجانب صحرا مسجوع تھے پس او حضرت نے
 ایک آہ کہنے کہا میں یا رسول اللہ کیا ہے آپ کو کہ آہ کہنچتے ہیں اون
 حضرت نے فرمایا اے ابن مسعود دل میرا موت کی گواہی دیتا ہے
 کہ میں یا رسول اللہ خلیفہ کرو او حضرت نے فرمایا کہ کسکو خلیفہ کرو
 کہ میں ابو بکر کو پس چپ رہے بعد اسکے ایک آہ کہنے پہر پوچھا
 میں نے او حضرت نے وہی جواب دیا کہ میں یا رسول اللہ کسکو خلیفہ کرو
 او حضرت نے کہا کہ کسکو خلیفہ کرو کہ میں عمر ابن خطاب کو پس چپ
 ہوئے اور بعد اسکے ایک آہ کہنے اور جب میں پوچھا وہی جواب
 دیا کہ میں کسکو خلیفہ کرو فرمایا کسکو خلیفہ کرو کہ میں علی ابن ابی
 طالب کو او حضرت نے فرمایا اَوْه وَلَنْ تَفْعَلُوا ذَلِكْ اَبَدًا وَاسْتَوْه
لَكِنْ فَعَلْتُمْ لید غلتم الجنتہ حاصل منے یہ ہے کہ اطاعت او سکی نکر و
 ہرگز بلکہ دوسرے کو خلیفہ بناؤ گے خدا کی قسم اگر او سکی خلافت
 پر راضی ہوتے تو ہر آئینہ داخل کرتا وہ تم لوگوں کو جنت میں از انجملہ
 ملاوری نے نقل کیا ہے کہ جب امام حسین علیہ السلام شہید ہوئے عبد اللہ
 عمر نے او سکو لکھا کہ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ بْنِ عَمْرِو بْنِ
لَقَدْ عَظُمَتِ الزَّرِّيَةُ الْخَاصِلُ منے یہ ہے کہ یہ نامہ سے عبد اللہ بن عمر

یزید بن معاویہ کو آما بعد بڑا واقعہ ہوا اور بڑی مصیبت واقع ہوئے اور
ایسا حادثہ اسلام میں ہوا کہ سب حادثوں سے عظیم سے اور جو روز
کہ حسینؑ پر گذر اسٹل اوس روز کے کوئی روز نہ ہو گا کہ جاتا ہی
کہ تجھ سے یہ کیا کام ظہور میں آیا پس یزید نے جواب میں لکھا کہ آما
بعد یا احمق فاننا جئنا الی بیوت مجددة وفروش مہمدۃ الخ حاصل
میں یہ ہے کہ جان اسے احمق کہ مجھ کو آرزو دنیا اور زینت دنیا کی
تھے حاصل ہوئے مجھ کو مکانات بلند اور قصرائے رفیع اور فرشتے
نفیس اور تکیہ ایک دوسرے پر رکھے ہوئے اور جو کچھ کہ لوازم
عیش دنیا سے تھے میرے واسطے حاصل اور مہیا ہوئے پس اگر
یہ حق ہمارا تھا تو حق پر عینے بدل کیا اور اگر حق دوسرے کا تھا تو باپ
تیرا پہلا وہ شخص تھا کہ ظلم بانی ہوا اور یہ سب بیوے اوسے درخت
کے ہیں کہ اوسے نصب کیا اور حاصل اوسے تخم کے ہیں کہ اوسے
بویا بد کیا اوسنے کہ امیر المومنین اپنا لقب کیا اور یہ مخصوص دوسرے
شخص کے لئے تھا پس تجھ کو اعتراض اپنے باپ پر کرنا چاہئے نہ مجھ پر
از انجملہ عبد ربیہ نے کتاب عقد میں لکھا ہے کہ عمر بن خطابؓ نے عمر و عاص
کو عامل مصر کا کیا عمر بن خطابؓ کو خبر پہونچے کہ عمر و عاص نے بہت
مال جمع کیا ہے کسی کو بھیجا کہ اوسے لے پس عمر و عاص نے کہا ہاں
فینج اندر مانا کل عینہ عمر بن عاص لعمر بن خطابؓ و اندر اسنے
لا عرف محل علی راسہ خبرۃ من خطب و علی ابیر مشکہ لعینے ربون

کرے حق تعالیٰ اوس زمانہ کو کہ عمر و عاص عامل عمر ابن خطاب کا
 ہو خدا کی قسم میں نے دیکھا ہے کہ عمر اور باپ اوس کا دونوں بوجھا
 لکڑی کا سہ پر رکھ کے بیچتے تھے اور ابن ابی احمید نے اس
 نقل کو اس طرح لکھا ہے کہ لعنت اوس زمانہ پر کہ میں عامل ابن
 خطاب کا ہوں خدا کی قسم کہ میں نے دیکھا ہے کہ دونوں عباس کے کہنے
 اور گندہ پہنے ہوئے تھے کہ گھٹنے تک نہ پہنچتے تھے اور دونوں کے
 گردن پر بوجھا لکڑی کا تھا اور باپ میرا لباس ریشمی اور ناز و
 نعمت میں غرق تھا اب وہ خلیفہ ہے اور میں عامل اوس کا ہوں آنحضرت
 عبد ربیہ نے جلد دوم میں کتاب عقد کے لکھا ہے کہ عمر زمانہ خلافت
 میں اپنے رستہ میں جلا جاتا تھا ایک عورت قریشیہ نے اوس سے
 کہا کہ اے عمر کڑا ہو جب عمر کہہ ابراہو تو اوس عورت نے کہا کہ
 ایک مدت تک میں تجھ کو عمر جانتے تھے اور لوگ نام میرا ساتھ
 تصغیر کے لیتے تھے یعنی مثل مردک کے بعد اوس کے عمر ہوا تو اور
 ایک مدت تک تو عمر کہا گیا اب تو امیر المومنین ہوا اور تجھ کو اس نام
 سے پوکارتے ہیں اسے پس خطاب خدا سے نہیں ڈرتا ہے تو لوگوں
 کے حال پر ساتھ عدالت کے نظر کر تو کہ عنقریب تو رہیگا اور نہ یہ
 حکومت آنحضرت حمید نے کہ رئیس مفسرین اہل سنت میں اپنے
 تفسیر میں اس قول حق تعالیٰ کے وَلَا تَكُونُوا اَمْوَاجًا مِّنْ بَعْدِهِ اَبَدًا
 لکھا ہے کہ مائتہ بعدہ سے کہہ لا ستم اذکر کہ اذکر عمر و عاص

نکاح کرے اور عورتیں انکی امت پر ہمیشہ کے لئے حرام ہیں اور دوسرے
 جگہ حق تعالیٰ نے فرمایا ہے وَأَنذَرُكُمْ لَعْنَةِ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ لَمَّا كَانَتْ
 مَآئِينَ مِائِينَ اور سدی نے کہ رئیس محدثین اہل سنت ہیں نقل کیا ہے کہ
 عثمان نے طلحہ سے کہا کہ واللہ جب محمد مرثیہ ہم لوگ عورتوں پر ان کی
 قرعہ ڈالیں گے میں ام سلمہ کو چاہتا ہوں پس طلحہ نے کہا میں عائشہ کو
 چاہتا ہوں بعد اس گفتگو کے حق تعالیٰ نے اس آیت کو نازل کیا
 إِنَّ الَّذِينَ يُؤْذُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ لَيَسَّ
 بِتَحْقِيقِهِ کہ وہ لوگ کہ ایذا دیتے ہیں خدا اور اس کے رسول کو لعنت
 کی ہے خدا نے اوپر دنیا اور آخرت میں اور اپنے رسول کو اس گفتگو
 سے ان لوگوں کی آگاہ کیا پس یہ گفتگو عثمان کے اور یہ آیت دلیل
 واضح ہے ایذا و امانت رسول خدا پر جو عثمان کی طرف سے واقع ہوا
 از انجملہ بروایت ابن ابی احمدید وغیرہ عثمان نے مردان ابن حکم کو
 ایک مرتبہ نام خمس دیدیا اور عبد اللہ ابن سرح کو تمام غنائم کہ فتح
 افریقیہ سے ماتھ آیا تھا بخش دیا اور کسیکو اوسین شریک نلایا اور ابو
 موسیٰ اشعری جو بہت مال عراق سے لایا تھا وہ سب اپنے اقربا کو
 تقسیم کر دیا از انجملہ ابن ابی احمدید نے نقل کیا ہے کہ ابن مسعود نے
 عمار سے وصیت کی کہ عثمان میسر سے جنازہ پر نماز نہ پڑھے اور جب عثمان
 واسطے عبادت ابن مسعود کے آئے اور کہا کہ ہمارے واسطے خدا سے
 طلب مغفرت کرو تو ابن مسعود نے کہا کہ خدا سے سوال کیا ہی نہیں

اور سوال کرنا ہوں کہ قیامت میں حق میرا تجھ سے لے آنا مجھ ابن ابی
 احمید نے شرح نہج البلاغۃ میں ابوحنیفہ کی روایت کی چہاں ہمیں مضمون کے
 بطریق متعدد روایت ہوئے کہ جب خبر قتل عثمان کی مالیشہ کو پہونچے
 تو عثمان پر نفرین کی اور کہا کہ بدکاری عثمان نے عثمان کو قتل کیا بخفتہ
 کہ عثمان لایق قتل کے سب سے زیادہ تھا آنا مجھ روضۃ الاحباب میں
 ہو کہ مالیشہ شاہین عثمان کے کہتے تھیں لعن اللہ لعن اللہ قتل لست لعن اللہ
 لعن کرے خدا لعن پر اور قتل کرے خدا لعن کو لعن لعن میں
 یعنی گفتار اور مرد پیر احمق کے آیا ہے اور نام ایک مرد یہودی کا
 تھا اور یہی نام ایک مرد مصری کا تھا کہ ڈاٹہ ہی او سکی بہت لہنی ہے
 اور مشابہ تھا جناب عثمان سے اور جناب مالیشہ صدیقہ بسبب مشابہ
 ہونے کے ایسے نام سے جناب عثمان کو یاد فرماتے تھیں اور اعدائے عثمان کو
 لعن کہتے تھے جیسا کہ تصریح اسکی جامع الاصول میں ہے اور فرور آباد
 نے سفر السعادت میں صراحت کی ہے آنا مجھ ابن ابی احمید نے شرح
 نہج البلاغۃ میں لکھا ہو کہ احوال صحابہ رسول خدا سے ظاہر ہوتا ہے کہ
 سب انھیں عثمان سے بیزار و دلگیر رہے ہیں اور تصدیق مطاعن کے
 اونکی کرتے تھے اور جب عثمان کو بعد قتل کے تین روز تک چھوڑ دیا
 تو اصحاب نے نہ خود دفن کیا اور نہ دوسرے کو دفن کرنے دیا اور وقادی
 وغیرہ نے نقل کیا ہے کہ اہل مدینہ نہیں چھوڑتے تھے کہ کوئی اوپر نماز
 پڑھے یا دفن کرے قیسری شب کو مروان نے ساتھ دو تین شخصوں

غلام کے ارادہ اونکے دفن کا کیا لوگ پتہ راوی نہیں کہتے تھے جب دیکھا کہ مسلمانوں کے قبرستان میں اونکو دفن نہیں کر سکتے تو قبرستان یسود میں ایک گڑھی میں اونکو ڈال دیا اور مٹی بہرہ دی آٹھ بجلہ نفسیہ کشان میں پہلا اور محشر میں اولاد نیشاپوری اور صاحب مناقب السادات وغیرہم علامہ اہل سنت قایل ہیں کہ یہ آیت حق میں اون لوگوں کے ہے کہ جن لوگوں نے اذیت پہونچائے نبی اور علی کو ان الذین یؤذون اللہ ورسولہ لعنہم اللہ فی الدنیا و الاخرۃ و لہم عذابا مہینا یعنی تجھ کو وہ لوگ کہ ایذا پہونچاتے ہیں خدا اور رسول کو لعنت کی ہے اوپر حق تعالیٰ نے اور واسطے اونکے وہ عذاب ہے کہ موجب امانت اور نفیس کا اونکے ہی اور صحاح میں ہے کہ فرمایا رسول خدا نے مَنْ أَحَبَّ عَلِيًّا فَقَدْ أَحَبَّنِي وَمَنْ أَبْغَضَ عَلِيًّا فَقَدْ أَبْغَضَنِي وَمَنْ أَدَى عَلِيًّا فَقَدْ أَدَانِي وَمَنْ أَذَانِي أَدَى السَّيِّئِ ثُمَّ وَجَلَّ یعنی جس نے محبت کی علی سے مجھ سے محبت کی اور جس نے عداوت کی علی سے مجھ سے عداوت کی اور جس نے اذیت دی علی کو مجھ کو اذیت دے اور جس نے مجھ کو اذیت دے اونے اذیت دی حق تعالیٰ کو اور سند احمد بن حنبل میں ہے کہ حضرت رسول خدا نے فرمایا مَنْ أَدَى عَلِيًّا فَقَدْ أَدَانِي أَيْهَا النَّاسُ مَنْ أَدَى عَلِيًّا لَيْثَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ يَهُودِيًّا أَوْ نَصْرَانِيًّا یعنی جو شخص کہ اذیت دے علی کو تحقیق کہ اونے اذیت دے مجھ کو اے گروہ مردم جو شخص کہ اذیت دے علی کو اوٹھایا جائیگا روز قیامت کو

یہودی یا نصرانی اور صحیح مسلم اور صحیح بخاری اور جمع بین الصحیحین اور جمع
 بین الصحاح السستہ میں ہے کہ فرمایا رسول خدا نے فاطمہ رضی اللہ عنہا منی من
 اغضبہا فقد اغضبنی یعنی فاطمہ ٹکڑا مجھ سے ہے جو کوئی کہ غصہ میں لایا
 او سکو بتحقیق کہ غصہ میں لایا مجھ کو اور صحیح مسلم اور صحیح بخاری اور مشکوٰۃ
 میں ہے کہ فرمایا رسول خدا نے کہ فاطمہ منی من اذاها فقد اذائے
 ومن اذانی فقد اذی اللہ ومن اذی اللہ فقد کفر یعنی فاطمہ ایک ٹکڑا
 مجھ سے ہے جس شخص نے اذیت دی او سکو پس بتحقیق کہ او سے
 اذیت دی مجھ کو اور جس نے اذیت دی مجھ کو پس بتحقیق کہ او سے اذیت
 دی خدا کو اور جس نے اذیت دی خدا کو پس بتحقیق کہ وہ کافر ہو پس
 آیت کریمہ اور ان احادیث سے ثابت اور متحقق ہوا کہ اذیت دینے
 والا حضرت علی اور حضرت فاطمہ کا اذیت دینے والا رسول خدا اور
 خدا کا ہے اور سزا دار لعنت اور کافر ہے اب دیکھنا چاہیے کہ
 کس نے اذیت حضرت علی اور حضرت فاطمہ کو دی اور مستحق لعن اور
 کافر ہوا جان کہ ابن قتیبہ نے کہ اکابر علمائے اہل سنت سے ہر کتاب
 امامت و سیاست میں ذکر میں اوس واقعہ کے کہ جناب خلیفہ ثانی
 نے لکڑیاں اور آگ طلب کے اور تم کہاں کہ میں گھر کو فاطمہ کے
 جلاد بنکا لکھا ہے کہ فَوَقَفَتْ فَاطِمَةُ عَلٰی بَابِهَا تَمَلُّتْ لَاعْنَابُ لَیْ یَقُومُ
 یعنی او سوقت جناب فاطمہ دروازے پر کھڑے کتے تھیں کہ تم سے
 زیادہ بد کوئی قوم نہو گے اور اوس کتاب میں مقام مذکور میں ہے

کہ خدا او کو بسبب اس فعل بدینے بیعت کر نیکی عذاب میں گرفتار کرے
 اور فرمایا لیس الموالی ورجس الخشیرورجس الظالمین بدلائین ہر آئینہ
 بد ہے پیشوائی اوسکے اور بد ہے وہ شخص لینے ادا لہ ظالمون سے
 اوسکو بعوض امام حق کے پیشوا اپنا بنایا ہے اور شہرستانی نے کتاب
 ملل و نحل میں لکھا ہے قال النظام ان عمر ضرب بطن فاطمہ حتی انفتحت
 الحسین من بطنہا وکان فیخرج اخرقوا لذاریمون فیہا و ما کان فی الدار غیر
 علی و فاطمہ و الحسن و الحسین علیہم السلام یعنی نظام نے کہ علماء اہل سنت
 سے ہیں لکھا ہے کہ عمر نے شکم پر حضرت فاطمہ کے ایسی ضربت لگائی کہ
 بسبب اوسکے اسقاط حمل ہوا اور حسن شہید ہوئے اور با واز بلند
 عمر کہتے تھے کہ جلا و اس گھر کو معدون لوگوں کے جو اس گھر میں ہیں
 اور نہ تھا اوسمین کوئی سوائے علی اور فاطمہ اور حسن اور حسین
 علیہم السلام کے اور مسلم اور بخاری اور واقفی اور ابن عبد ربہ
 اور صاحب کتاب اضاف المحامد وغیرہم اکابر علمائے اہل سنت نے
 اپنی مصنفات میں لکھا ہے کہ جب خلافت ابو بکر کی دلون میں جسے
 تو عمر بن خطاب اور خالد بن ولید اور سالم مولا امی ابو عذیفہ وغیرہم
 در حجرہ فاطمہ پر آئے پس عمر نے کہا آؤ اسے علی بیعت کرو ابو بکر کے
 امیر المؤمنین مٹے کہنا کہ میں مشغول ہوں مصیبت حضرت رسولؐ میں اور جمع
 کرنے میں قرآن کے عمر نے کہا کہ اسے علی اگر تم باہر نہ آؤ گے تو
 میں گھر میں داخل ہوتا ہوں حضرت فاطمہ نے کہا خدا نے تجھ پر حرام کیا

کہ سنے اذن لکھا ہے گھر میں داخل ہو کہ میں نے مقصد ہوں عمر گھر میں معصوم
 کے گھر آئے ساتھ اور لوگوں کے جو اونکے ساتھ تھے حضرت فاطمہ
 نے فریاد کی اور ایک گلیم کو کہ گھر میں فرسش کیا تھا اوٹھایا اور اپنے
 سر پر ڈالا اور اور لوگوں نے گریبان امیر المومنین کا پکڑا اور وہ لوگ
 حضرت کو گھر سے باہر لائے اور حضرت فاطمہ نے کہا کہ پھیر لاؤ علی کو
 اور فاطمہ کو غصہ میں نہ لاؤ کہ میں نے حضرت رسول خدا سے شناسہ ہے کہ
 جو شخص کہ فاطمہ کو غصہ میں لایا مجھ کو غصہ میں لایا اور جو شخص مجھ کو
 غصہ میں لایا حق تعالیٰ کو غصہ میں لایا اور صحیح بخاری اور صحیح مسلم اور
 مناقب خوارزمی میں لکھا ہے کہ حضرت فاطمہ بسبب فدک کے ابو بکر
 سے رنجیدہ تھیں جب تک زندہ رہیں ابو بکر سے بات نہ کے اور
 حالت احتضار میں وصیت فرمائے کہ مجھے شب کو دفن کروانا ابو بکر اور
 عمر مجھ پر ناز نہ پڑیں اور امیر المومنین نے اونکے وصیت پر عمل کیا
 کہ جب ابو بکر اور عمر نے اونکی قبر کو پونچھا نشان نہ پایا ہر چند ڈھونڈا
 نہ پایا اور ابو بکر جو ہری نے کہ کلمائے اہل سنت سے ہیں روایت
 کی ہے قَالَ فَاطِمَةُ وَاللَّهِ لَا أَكَلِمَتِكَ أَبَدًا قَالَ أَبُو بَكْرٍ لَا أَهْجُرُكَ أَبَدًا
 قَالَتْ وَاللَّهِ لَا دَعْوَنَ عَلَيْكَ قَالَ وَاللَّهِ لَا دَعْوَنَ إِنَّكَ فَلَمَّا
 حَضَرَتْهَا الْوَفَاتِ أَوْصِيَتْ أَنْ لَا يُصَلِّيَ عَلَيْهَا فَذَفَنْتَ لَيْلًا حَاصِلَ مَعْنَى
 یہ ہے کہ کہا حضرت فاطمہ نے ابو بکر سے کہ واللہ نہ بولوں گے میں
 تجھ سے کہی اور واللہ نہ فرمیں اور دعائے بد کروں گے میں تجھ پر اور

وقت وفات کا پہونچا تو حضرت فاطمہ نے وصیت کی کہ ابو بکر میرے جنازہ پر نماز نہ پڑھے پس دفن کے گئیں شب کو اور ابن قبتہ نے کہ اعظم علمائے اہل سنت سے ہیں کتاب امامت اور سیاست میں ایک روایت طولانی نقل کی ہے کہ حاصل مضمون اور خلاصہ اوسکا یہ کہ عمر نے ابو بکر سے کہا کہ آؤ چلیں ہم لوگ نزدیک فاطمہ کے تحقیق کہ ہم نے اور تم نے غضبناک کیا ہے فاطمہ کو پس جب گئے دونوں تو فاطمہ نے اجازت گھر میں آنے کے ندے پس بسفارش علی دونوں گھر میں گئے اور بیٹھے حضرت فاطمہ نے مونہ اپنا دونوں کے طرف سے پھیر لیا پس دونوں نے سلام کیا حضرت فاطمہ نے جواب سلام کا ندیا اور فرمایا فاطمہ نے کہ گواہ کرتی ہوں میں خدا کو اور ملائکہ کو کہ تم دونوں نے رنجیدہ کیا ہے مجھ کو جس وقت ملاقات کروں گے میں رسول خدا کی توہر آئینہ شکایت کروں گی میں تم دونوں کے پس ابو بکر جلا کے روئے اور قریب تھا کہ روح بدن سے نکل جائے اور فاطمہ نے کہا لا اذعون علیک بعد کل صلوة یعنی ہر آئینہ نفیر میں کروں گی میں تجھ پر بعد ہر نماز کے اور بروایت ابو بکر جوہری ابن ابیہر نے کتاب نہایہ میں اور مسعودی نے مروج المذہب میں اور ابن ابی الحدید نے شرح نہج البلاغت میں کہ یہ لوگ اکابر علمائے اہل سنت ہیں ایک خطبہ طولانی کو حضرت فاطمہ زہرا سے نقل کیا ہے کہ جس میں او حضرت نے کوئی نسبت نفاق اور ظلم اور غضب اور کفر کے حق

جناب خلیفہ اول میں اوٹھا نہیں رکھے ہے اور شروع روایت خطبہ
یہ ہے لَمَّا كَلَّمَ أَجْمَاعَ ابْنِ كُبَيْرٍ عَلَى مَنَافِدِكِ اور اسوجہ سے کہ وہ خطبہ
بہت طویل لائی ہے اس رسالہ مختصر میں اسکو نقل نہیں کیا جو چاہیو
نشان عبارت مذکور سے اون کتابوں میں ملاحظہ کر لے لیکن بطور نمونہ
کے دو چار فقرے متفرق اس خطبہ کے مذکور ہوتے ہیں ایسا

مَعَاشِرَ الْمُسْلِمِينَ اتَّبِعْ أَرْثَ أَبِيهِ السَّادَةِ ثَابِتِ بْنِ أَبِي قُحَافَةَ اِسْلَمَ
عبارت عذاب مقیم یعنی اے گروہ مسلمانان ایا بگلبہ و فہر و غضب
کیا جاوے حق میرا اور تم لوگ امانت میرے نکر و یاد دلاستے ہو
میں تم سب کو خدا کی آیا اے پس اپنی قحافہ تو اپنے باپ کا وارث
ہو اور میں اپنے باپ کی وارث نہوں بد رستیکہ افترا کیا ہے
تو نے عجیب خدا پر پس لے تو مذک کو آجکے روز تاکہ روزِ حشر
سزا کو اسکی پہونچے اور مقام حساب میں تجھ سے سوال کیا
جاوے پس نیک حکم کر نیوالا خدا ہے اور طلب حق کر نیوالا
محمد مصطفیٰ ۱۲ اور وعدہ گاہ روز قیامت سے اور اس روز زیا
کار ہونگے اہل باطل اور واسطے ہر امر کے قرار گاہ ہے اور
عنقریب جانو گے تم کہ کون ہے وہ شخص کہ آوے گا اس کے
جانب عذاب خوار کنندہ اور گرفتار ہو گا وہ شخص عذاب ابدی
میں وَاسْتَحَفَّ بَنَاءُ عِبْتٍ فَجَحْنُ الْيَوْمِ لِعَيْشٍ یعنی اور استحقاق
اور سب کے اور ہمارے کے اور اب تو بظلم حق کو ہماری غضب کیا

اور از جملہ فقرات خطبہ مذکور یہ ہے کہ حضرت فاطمہؑ نے انصار سے مخاطب ہو کے فرمایا فَقَاتِلُوا الْيَمَّةَ الْكُفْرَ لَا يَأْمُرُهُمْ لَعَلَّاهُمْ يُفْقَهُونَ یعنی پس جہاد کرو پیشوایان کفر سے کہ وہ اپنے عہد سے پہر گئے شاید کہ اپنے فعل سے باز آویں ابن ابی احمید ابو بکر جو ہرے سے باسناد اویس کے روایت کرتا ہے کہ جب ابو بکر نے خطبہ حضرت فاطمہؑ کو سنا تو بہت شاق ہوا کلام حضرت فاطمہؑ کا منبر پر گیا اور جو روایت مذکور از جملہ اون کلمات کے کہ جو جناب خلیفہ ثانی نے منبر پر جا کے ارشاد فرمایا یہ بھی فرمایا کہ نہیں ہے یہ شخص گمراہ مثل رو باہ کے کہ اپنے دعوے پر اپنے دم کو گواہ لاتا ہے اور چاہتا ہے کہ فتنہ اور فساد گذشتہ کو سر نو سے پریا کرے اور سد اپنی معصیاد اور عورتوں سے ڈھونڈتا ہو ابن ابی احمید کہتا ہے کہ میں نے اس کلام ابو بکر کو ابو جعفر یحییٰ ابن زید پر سنا اور کہا میں نے کہ یہ اعتراض کسیکے طرف کیا کہا او نے کنا یہ نہیں ہے بلکہ تصریح ہے میں نے کہا اگر تصریح ہوتی تو پوچھتا کیوں پس ابو جعفر منہا اور کہنے لگا علی ابن ابی طالب سے مراد تھے میں نے تعجب کر کے کہا کہ یہ کلام علیؑ کے حق میں وہ کہنے لگا نِعْمَ هُوَ الْمَلِكُ يَا مَعْشَرَ النَّاسِ اِنَّ اِسْمَ فَرْزَنْدِ ابُو بَكْرٍ بَادِشَاہ تہا ایسی باتیں بادشاہوں سے بہت ہوئے ہیں پس معلوم ہو گئے وہ بزرگوار جن لوگوں نے اذیت دے حضرت امیر المومنینؑ علی مرتضیٰ اور بھتیجہ رسول حضرت فاطمہؑ زہراؑ کو کہ وہ عین ایذا سے حضرت رسولؐ کو خدا ہے اور باعث کفر اور عذاب اور موجب لعن

اور عقاب ہے اور بخلہ اصحاب غیر مدوین کے جناب معاویہ سے کہ
 عداوت انکی اہل بیت رسول سے کسی پر مخفی نہیں ہے ان صاحب
 حدیث حرک جرنی کو فراموش کر کے غم قتل امیر المؤمنین کا کیا
 بھٹ لڑائیاں اور محضرت سے کین ان لڑائیوں میں ہزاروں مسلمان اور
 بہت سے اصحاب رسول ان صاحب کے حکم سے قتل ہوئے اور
 انکی تاکید شدید سے مدت دراز تک عیاذ باللہ حضرت امیر المؤمنین
 پر لعن کی گئی اور گالیاں دے گئیں اور جو کوئی کہ سب و لعن نہ کرتا تھا
 او سکوسزا دیجاتی تھے اور یہ قانون اسٹی برس تک جاری رہا تا آنکہ
 عمر ابن عبدالعزیز نے ہزار حیلہ و تدبیر اسکو موقوف کیا جیسا کہ یہ
 حالات کتب تواریخ اور سیر اہل سنت میں بتفصیل مذکور اور
 مشہور ہیں حافظ آبروے شافعی نے اپنے کتاب تاریخ میں لکھا ہے
 کہ تعجب سب سے زیادہ یہ کہ بعض مسلمان معاویہ کو مجتہد جانتے ہیں
 مذموم اور قابل لعن اور کافر ہونے میں ان صاحب کے اخبار کثرت
 سے ہیں از آنجملہ احمد بن حسن بیہقی نے کہ علمائے اہل سنت سے جو
 کتاب فضائل صحابہ میں نقل کیا ہے نصر ابن عامر سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 پر خطبہ پڑھتے تھے کہ اس درمیان میں معاویہ اوٹھا اور ماتھے بوسفیاء
 کا پکڑنے کاہر گیا پس رسول خدا نے دیکھا اور فرمایا لعن اللہ القایہ
 وَالْمَقِیُودَ وَوَلِیَّیْهِ لَأَسْتَعِیْزُ بِمَعَاوِیَہِ فَرَمِیْ الْأَشْبَابَ لَعْنَةُ خُذَاکَ
 کچھ والے اور کچھ گئے پر ہے اور واسے میرے امت پر معاویہ صلی اللہ علیہ وسلم

کفل بزرگ سے اور ذی الاشباہ اوس شخص کو بھی کہتے ہیں کہ مال
 مردم کو ناحق تصرف کرے اور نیت دینے کے نہ کرے از انجملہ یہودی
 روایت کی ہے کہ ابوسفیان ایک شتر پر سوار جاتا تھا اور معاویہ اور
 ایک بھائی اوسکا اوسکے ہمراہ تھا ایک شتر کو کہنچتا تھا اور دوسرا
 شتر کو مانگتا تھا رسول خدا نے فرمایا لَعْنُ اللّٰهِ الْقَائِدَ وَالرَّكْبَ السَّابِقَ
 یعنی لعنت خدا کی کہنچنے والے پر اور سوار مانگنے والے پر از انجملہ یہودی
 نے روایت کی ہے کہ رسول خدا نے احد میں نماز صبح میں ابوسفیان
 پر اور علی نے قنوت میں معاویہ پر لعنت کی ہے از انجملہ قاضی القضاۃ
 روایت کی ہے کہ معاویہ اوس حالت میں مرا کہ بت سے امید شفاعت
 کے رکھتا تھا از انجملہ نامونی نے اپنے کتاب میں لکھا ہے کہ مقتدرین
 اور متاخرین سے کہتے اس میں خلاف نہیں کیا ہے کہ معاویہ جب
 مرا تو بت اوسکے گلے میں تھا از انجملہ عبد اللہ ابن عمرو عاص نے روایت
 کی ہے کہ رسول خدا نے فرمایا لَیْسَ رَجُلٌ یُّمُوتُ عَلٰی غَیْرِ مِلَّتِیْ یُعْطِیْ
 کہ داخل ہوا ایک مرد کہ نہ مرے گا غیر ملت پر میرے ناگاہ معاویہ داخل
 ہوا از انجملہ صاحب مصابیح نے روایت کی ہے کہ ایک روز رسول خدا
 نے فرمایا یَطْلُعُ لَیْلُکُمْ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ النَّارِ یعنی ایک شخص اس وقت ظاہر
 ہوتا ہے کہ جہنمی ہے بعد ایک لمحہ کے معاویہ پیدا ہوا از انجملہ صاحب
 مصابیح نے روایت کی ہے کہ رسول خدا نے فرمایا یُمُوتُ مَعَاوِیَۃٌ
 علی غیر ملت یعنی مرے گا معاویہ غیر ملت پر میرے از انجملہ صاحب مصابیح

اپنے اسناد سے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ فرمایا رسول خدا نے
 اَوَّلَ مَا يَتِمُّ مَعَاوِيَةُ عَلَى سِنِّ مِرِّي فَأَقْتُلُوهُ لَعْنَةُ اَسْمَتِ مِرِّي مَبُوقَتٌ وَكَبُورٌ
 تم معاویہ کو میر سے سنیر پر چاہئے کہ اوسکو قتل کرو اور انجملہ روضۃ الصفا اور
 جامع التواریخ اور شواہد النبوة میں لکھا ہے کہ معاویہ نے امام حسنؑ کو
 زہر دلویا اوسکے حکم سے شاہزادہ مسموم ہوا اور انجملہ ابوسفیان ابن ابیہاشم
 نے کہ معاصی ابو حنیفہ کی تھے اپنے مجلس درس میں کہا اور کتاب
 حادیۃ الالفاظ میں بچسہ اوسکو لکھا ہے کہ معاویہ اول وہ شخص تھا کہ رہتا
 فتنہ باغیہ کا ہوا اور اشارہ فتنہ باغیہ سے جنگ صفین اور قتل عمارؓ ہے
 اور اول وہ شخص ہے کہ خلافت کو شمشیر سے لیا اور اول وہ شخص ہے
 کہ مسلمانوں کے سر کو ہدیہ میں بھیجا اور اول وہ شخص ہے کہ اسلام میں
 سخت پر بیٹھا اور مشابہت اکابرہ اور فراغیہ کے اختیار کی اور اول وہ
 شخص ہے کہ شرکوں سے جزیہ لیکے صلح کی اور اول شخص ہے کہ بت
 فروشی کی اور اول وہ شخص ہے کہ مسلمان قیدیوں کو بچا اور
 اول وہ شخص ہے کہ نے اجازت صحابہ رسول خدا کے مقام رسول خدا
 پر بیٹھا اور اول وہ شخص ہے کہ میراث پر بنیاد خلافت کی رکھے اور
 خلافت کو حوالہ اپنے بیٹے کے کیا اور انجملہ شیخ زاہد عافظ ابواسامیل
 کہ مشاہیر محدثین اہل سنت سے ہیں کتاب مثالب نبی امیہ میں لکھا
 ہے کہ ہند نے مسافر ابن عمرؓ ابن امیہ سے آشنائی کے اور چند
 سال تک مسافر اوسکے ساتھ زنا کرتا تھا اور اوس سے وعدہ

کرتا تھا کہ مجھے اپنے زوجہ کو دیکھا یہاں تک کہ حاملہ ہوئے اور حمل چھ ماہ تک
 ہوا مسافر خوف نصبت سے بہاگا اور ہند ابوسفیان کی عقد میں آئے
 اور جب تین مہینے اوسکے گھر میں رہے تو جناب معاویہ پیدا ہوئے
 اور ابوالنذر شام نے اپنی کتاب مثالب میں لکھا ہے کہ چار شخص
 بہ نسبت معاویہ کے دعویٰ کرتے تھے کہ ہمارا بیٹا ہے ایک عمار بن
 ولید بن مغیرہ دوسرا ابن عمر تیسرا ابوسفیان چوتھا ایک شخص اور اور
 ہند جشیون کے صحبت سے بہت محفوظ رہتے تھے اور چند مرتبہ سیاہ
 لڑکے جنے اور اوسے روز بار ڈالا اور ہند کی ماں کے پاس ایک
 علم تھا کہ اوس علم کو کوٹھے پر نصب کرتی تھے اسواسطیکہ اوس زمانہ
 میں زنان فواحش کو اوس علم سے پہچانتے تھے اور دراصل بنی امیہ
 قریش سے نہ تھے اسواسطیکہ مشہور ہے کہ امیہ غلام عبد الشمس کہتا
 اور وہ رومی تھا چونکہ مائل اور فہیم تھا عبد الشمس نے اوسکو آزاد
 کر کے اپنے فرزند ہی بن رکھا اگر کوئی کہے کہ تو اسخج میں نسب عثمان کا
 اس طرح لکھا ہے کہ عثمان ابن عفان ابن ابی عامر ابن امیہ ابن عبد
 پس کیونکہ ہو سکتا ہے کہ امیہ غلام تھا تو جواب اوسکا یہ ہے کہ عادت
 عرب کی تھی کہ جب غلام کو آزاد کرتے تھے تو اوسکو لوگ بیٹا اوس
 شخص مالک کا کہتے تھے چنانچہ رسولی خدا نے زید ابن حارث کو آزاد
 کیا تو عرب اوسکو زید ابن محمد کہتے تھے پس شخص ہوا کہ بنی امیہ
 رومی ہیں نہ قریشی پس امامت اوس ملاحت جناب عثمان اور عادت

باطل ہے اس واسطے کہ کتب اہل سنت میں منقول ہے کہ رسول خدا نے فرمایا الایۃ من قریش یعنی ایسے قریش سے ہونگے از انجملہ سفیدانہ کلمہ اور ربیع الابرار اور تاریخ حافظ ابیروا اور کامل السفینہ میں ہے کہ ۳۲ھ ہجری میں معاویہ مدینہ میں آیا اور اس نے ایک کنواں کہو دوایا اور اس کے منہ کو چھپایا اور اوپر کرسی بنو س کی رکے اور اُمّ المؤمنین جناب عائشہ کو بلایا اور اس کے سے پرٹھایا بیٹھنے کے ساتھ ہی امّ المؤمنین کنوین میں گرین جناب خال المؤمنین نے جناب اُمّ المؤمنین کو زندہ درگور کر کے کنوین کوٹے اور پتھر سے بند کر دیا اور بعض علمائے لکھا ہے کہ یہ واقعہ عظمیٰ آخر و کچھ ۳۲ھ ہجری میں واقع ہوا اور بخلمہ اون اصحاب کے کہ جن لوگوں نے محبت رسول خدا کے پائے اور غیر مدوحین میں سے ہیں جناب عائشہ صاحبہ اور جناب حفصہ صاحبہ ہیں کہ تا وقت مرگ پیروی اپنے والد بزرگوار کی کر کے ہمیشہ عداوت حضرت امیر المؤمنین سے رکھتے تھیں اور اس جہت سے بار بار حضرت رسول خدا کو آزر دہ اور ناخوش کیا اور اخبار اسکے حالات میں کثرت سے ہیں کہ اس رسالہ مختصر میں فکر اور کلامنا سب نہیں ہے از انجملہ عزالی نے کتاب بحاح میں بہت سے باتیں نقل کی ہیں اور میں ایک یہ ہے کہ ایک روز ابو بکر اپنے بیٹے کے دیکھنے کی واسطے گئے سنا کہ رسول خدا اون سے رنجیدہ ہو کر نے کہا کہ جو کچھ درمیان تم دونوں کے گزری ہے مجھ سے بیان کرو کہ میں تصدیق کروں پس رسول خدا نے

مایثہ سے فرمایا تمہیں آؤ تمہارے لئے تو کہی کہ میں کہوں عایشہ نے
 کہا حکم و لا نقل لا حقیقت تم کہو مگر نہ کہنا سوائے اس کے کیا غضب ہو
 کہ جناب ام المومنین حضرت رسالت پناہ مجتبر صادق کے طرف گمان
 جھوٹ بولنے کا کہیں از انجملہ بخاری نے احادیث صحیحہ میں حضرت رسولؐ
 سے نقل کیا ہے کہ او حضرت نے فرمایا الْفِتْنَةُ تَخْرُجُ مِنْ حَتَمِ بْنِ حِثْثٍ
يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ یعنی فتنہ ظاہر ہو گا اوس مکان سے پیروان
 شیطان اور اشارہ کیا مایثہ کے مکان کے طرف از انجملہ روایت
 ابو مخنف میں ہے کہ مایثہ نے جب سنا کہ لوگوں نے بیعت کی علیؑ کی کہا
 اگر زمین اور آسمان ملجاتے بہتر تھا میرے نزدیک بیعت کرنے سے
 ساتھ علی ابن ابی طالب کے از انجملہ روایات مشہورہ سے ہو کہ
 جب حضرت امیر المومنینؑ بصرہ کے طرف روانہ ہوئے تو ایک منزل
 میں انتظار جمع ہونے لشکر کا کیا مایثہ نے اوس وقت خط حفصہ کو
 لکھا کہ علیؑ فلان مقام پر اترے ہیں نہ طاقت آگے چلنے کی رہتے
 ہیں نہ پھر جانیکے اور یہ عبارت مایثہ کے خط کی تھی اِنَّ تَقْدَمَ
نَحْنُ وَانْ تَاَخَّرَ عَصْرُ اور جب خط حفصہ پہنچا تو گائیو الی عوتون کو
 بلایا اور مضمون خط مایثہ کو نظم کر کے پڑھتے تھیں اور گاساتے
 تھیں اور بخجلہ اون محاب غیر مدوین کے خالد بن ولیدؓ میں کہ
 اہل سنت جسکو سیف اللہ کہتے ہیں یہ صاحب سخت عداوت
 حضرت امیر المومنینؑ سے رکھتے تھے اس رسالہ مختصر میں گنجائش

اونکے حالات کی نقل کی نہیں ہے حضرت رسالت مآب نے بارناوست
 مبارک کو درگاہ آہی میں بلند کر کے کہا اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَبْرُوْا لَیْکَ فَاَفْضَلُ
 خَالِدِیْنَ وَلَیْدِیْنِ خُداوند اپناہ چاہتا ہوں میں اور بیزاری کرتا ہوں میں
 طرف تیرے اور اس فعل سے کہ کیا خالدا بن ولید نے اور بجلہ اون
 اصحاب غیر محمد و عین کے جناب زبیر اور جناب طلحہ میں کہ اہل سنت انکو
 از جملہ عشرہ مبشرہ اور اہل بہشت جانتے ہیں ان دونوں صاحبوں نے
 جنگ جمل میں بڑی اعانت اور مدد جناب عایشہ کی فرمائے تھے اور
 اوس جنگ میں قتل حضرت امیر المومنین پرچم کمرہت کی باندھی تھی
 شارح بخاری نے ابو عبد اللہ سے روایت کی ہے کہ حضرت رسول خدا نے
 زبیر سے فرمایا اِنَّا اَنْتَ سَتَقَاتِلُ عَلِیًّا وَاَنْتَ ظَالِمٌ لِّمَعْنٰی یہ ہے کہ تحقیق
 کہ وہ زمانہ قریب ہے کہ تو علی سے جنگ کریگا اور اونکو قتل کرنا چاہیگا
 اور تو ظلم کرے والا ہوگا علی میر اور ابن مسکویہ اور ابن قتیبہ اور ابن
 ابی الحدید وغیرہم نے روایت کی ہے کہ جب عایشہ طلحہ اور زبیر کو ہمراہ
 لیکے واسطے جنگ کے بصرہ کی طرف چلے اور مقام حجاب میں وارد
 ہوئے تو اوس مقام میں آواز گون کے چلانے کی سننے عایشہ نے
 پوچھا کہ نام اس مقام کا کیا ہے لوگوں نے کہا کہ حجاب یہ شکے ارادہ
 بصرہ سے پشیمان ہوئے اور کہا کہ میں نے رسول خدا سے سنا ہے کہ فرمایا
 کہ ایک زوجہ میری علی سے بغیر حق جنگ کرے گی اور جب مقام حجاب
 میں پہونچے گی تو کہتے چلائیں گے کوشش کر اسے عایشہ کہ وہ عورت

تو ہوا طلحہ اور نہ ہیرے لوگوں سے گواہ بیان دلوالین کہ یہ مقام مجاب
 نہیں ہے اور وقت روانہ ہونے کے ایک برسے اونٹ کو واسطے
 عایشہ کے سواری کے لائے کہ وہ اوسپر سوار ہوئیں اور نام اوس
 اونٹ کا عسکر تھا عایشہ نے جب نام عسکر سنا پشیمان ہوئیں اور کہا
 کہ رسول خدا نے مجھ کو خبر دی تھی کہ اسے عایشہ بچاؤ اپنے کو اس کے
 کہ عسکر نام اونٹ پر سوار ہو کے علی سے جنگ کر نیگے لئے جائے تو
 طلحہ اور زبیر نے نام کو اوس اونٹ کے بدل دیا اور منجملہ اصحاب غیر
 محدوحین جناب ابوہریرہ میں کہ ان صاحب نے دین کو دنیا کے شہا
 بیجا اور جھوٹے حدیثیں بنائیں اور جب تک زندہ رہے واسطے حضرات
 خلفاء ثلاثہ اور معاویہ کے حدیثیں وضع کرتے تھے اور ایسے شغل میں
 اوقات بسر فرماتے تھے فخر رازی نے اربعین میں لکھا ہے کہ ابوہریرہ
 نے عایشہ سے کہا کہ جب تک میں نے سات سو حدیثوں کو کہ شان علی میں
 آئیں واسطے تیرے باپ کے روایت کیا اس خچر پر سوار نہوا اور
 حمیدی نے جمع بین اربعین میں روایت کی ہے کہ عبد اللہ بن عمر نے
 کہا کہ ابوہریرہ بہت جھوٹ باندھتا ہے اور ابن ابی الحدید نے شرح
 نہج البلاغۃ میں لکھا ہے کہ اکذب الناس رسول خدا پر ابوہریرہ
 اور بخاری و مسلم میں ہے کہ عبد اللہ بن عمر سے کہا کہ ابوہریرہ کہتا
 ہو کہ رسول خدا نے جیسا کہ ساتھ قتل سگ شکاری اور سگ شبان
 کے امر نہیں کیا ہے ویسا ہی ساتھ قتل سگ نہوا کے بھی امر نہیں کیا ہو

عبداللہ نے کہا کہ ابوہریرہ سگ زرعی رکھتا اور خاتمہ چند فوائد میں فائدہ
 اقول جان کہ جو احادیث کہ اہل سنت فضائل حضرات خلفائے ثلاثہ
 میں نقل کرتے ہیں اصلاً محل اعتماد نہیں ہیں اور امامیہ پر کسی وجہ سے
 حجت نہیں ہو سکتے ہیں اس واسطے کہ اون حدیثوں کو تابعین بنی امیہ اور سنی
 عباسی نے روایت کیا ہے اور شکی ہوئے ہیں وہ روایات اونکو
 دشمنان حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب تک مثل عبداللہ ابن عمر
 کے کہ حضرت امیر المومنین سے بیعت نہ کی اور بیعت کی یزید اور عبدالملک
 ابن مروان کی چنانچہ حمیدی نے جمع بین اصحیحین میں متفق علیہ بخاری و
 مسلم سے بسند عبداللہ ابن عمر سے روایت کی ہے کہ جب اہل مدینہ
 یزید کو امانت سے خلع کیا عبداللہ ابن عمر نے کہا کہ ہم نے بیعت کی ہے
 یزید کی اوپر بیعت خدا اور رسول کے ایسے شخص کے ساتھ مذہب میں
 چاہئے کرنا اور دوسری روایت کی ہے صحیح بخاری سے بسند عبداللہ
 ابن عمر سے اور محض اس روایت کا یہ ہے کہ جب عبداللہ ابن
 عمر نے چاہا کہ ماتھے حجاج کے بیعت عبدالملک کی کرے تو حجاج نے
 باوجود شقاوت اور نفاق کے غصہ میں آ کے کہا کہ کل علی ابن ابی
 طالب کی بیعت نہ کی تو نے اور آج آیا ہے کہ عبدالملک ابن مروان
 کے بیعت کرے ماتھے میرا بیکار نہیں ہے پانوں میرا پکڑا اور بیعت کر
 اور مثل جناب مایث کے کہ عداوت میں اور جنگ کرنا انکا حضرت
 امیر المومنین سے مشہور اور معروف ہے حاجت توضیح کی نہیں ہے

اور کس قدر حال اونکی عداوت کا مذکور بھی ہو چکا اور مثل ابو ہریرہ کے کہ واسطے نفع دنیائے حضرت امیر سے منحرف ہو کے معاویہ سے ملے اور حضرت امیر سے جنگ کی جیسا کہ کتب سیر و تواریخ میں مذکور ہے اور حال انکے صادق الہیہ ہونیکا کس قدر بیان بھی ہو چکا اور مثل عمر بن عاص کے کہ دین کو ساتھ دنیا کے بیچا اور طر فذاری معاویہ میں اسلام سے نہ نصیب ہوا اور حال اسکا کتب اہل سنت میں مذکور اور مشہور ہے اور مثل مغیرہ بن شعبہ کے کہ حضرت امیر سے نہایت عداوت رکھتا تھا چنانچہ ابن ابی اکھدید نے ابو جعفر اسکا فی سے روایت کی ہے کہ مغیرہ ابن شعبہ علی کو منبر پر ناسزا کہتا تھا اور یہ بھی ابو جعفر اسکا فی سے روایت کی ہے کہ معاویہ ایک جماعت صحابہ اولہ تابعین کو صلہ دیتا تھا کہ اخبار قبیحہ کو حق علی ابن ابی طالب میں روتا کرین اور اون لوگوں میں سے تھا عمرو عاص اور مغیرہ بن شعبہ اور عروہ بن زبیر اور مثل کعب الاخبار کے ابن ابی اکھدید نے شرح نہج البلاغت میں روایت کی ہے ایک جماعت اہل سیر کہ علی ابن ابی طالب کہتے تھے کہ کعب الاخبار کذاب ہے اور وہ منحرف تھا اور حضرت سے اور مثل سعد ابی وقاص کے کہ عداوت سے بیعت جناب امیر کے ٹکلی جیسا کہ کتب سیر میں مذکور ہے اور مثل ابو موسیٰ اشعری کے کہ بسبب دشمنی کے نفی خلافت اور حضرت سے کی کہنے سے عمرو بن عاص کے اور مثل عمر بن سعد

اور سحر اور خولی وغیرہم کے کہ عداوت جنگی اہل بیت نبوت سے احتیاج بیابانی
 نہیں رکھتے یاد کرنا واقعہ کر بلا کا کافی ہے اجماع جو روایات کہ اہل سنت
 و باب عقیدہ اپنے فضائل خلفائے ثلاثہ میں نقل کرنے میں البتہ سلسلہ
 اوں روایات کا تابعدار بنی امیہ اور دشمنان حضرت امیر المومنینؑ تک
 پہونچا ہے جیسا کہ ارباب خبر اور اصحاب تنبیح پر ظاہر ہے کہ معاویہ اور
 سایر ظلمہ بنی امیہ آل رسولؐ کے ساتھ کیسی عداوت رکھتے تھے اور
 ہمیشہ بمنرون پر جمعیت خاص و عام میں سب اہل بیت طاہرین اور
 مذمت عمرت خیر المرسلین کرتے تھے اور دوستان اہل بیت طیبین کو
 قتل اور غارت کرتے تھے اور کسب و کار اسکا نہ تھا کہ فضائل علی ابن
 ابی طالبؑ کو ظاہر کرے اور جو شخص کہ اوں حضرت کی مذمت میں کوئی
 حدیث وضع کرتا تھا صلہ اور انعام پاتا تھا اور جو لوگ کہ اظہار عداوت کا
 اور مخرطہ کرتے تھے ہمیشہ اور ظالمون کے نزدیک معزز اور مکرم
 تھے اور صاحب شوکت و حکومت ہوتے تھے اور جو لوگ کہ اوں حضرت
 کی دوستی کے ساتھ منسوب تھے ہمیشہ خوف اور مظلومی میں بسر
 کرتے تھے اور خوف سے اصلاً اظہار دوستی اور پیروی اہل بیتؑ
 کا نہ کرتے تھے اتنی سال تک کہ زمانہ بنی امیہ کا تھا حال شعیبانؑ
 مرتضیٰ علی کا اسطرح پر کا تھا کہ کسی زبان کو یا را اوں کی شرح کا اور
 کسی کان کو تاب نہ کی نہیں ہے ہزاروں آدمی ہمت محبت
 اہل بیت میں قتل ہو گئے اور دوستوں اور شیعوں کا تو کیا

حساب ہو انہی ابی احمید نے جعفر اسکانی سے روایت کی ہے کہ بنی امیہ
 منع کرتے تھے اظہار فضائل علیؑ کو اور سزا دیتے تھے ذاکر اور راکو
 فضائل علیؑ کو یہاں تک کہ کسیکو جرات نہ تھے کہ نام اس شخص ذاکر یا
 راوی کا زبان پر لاوے اور ابن ابی احمید نے اپنی شرح میں روایات
 کی ہے علیؑ ابن محمد بن ابو یوسف مدائنی سے کہ اسنے کتاب احداث
 میں لکھا ہے کہ معاویہ نے لکھا اپنے عامل کو کہ قتل کر دو ایان فضائل
 علیؑ اور اہل بیت کو پس خطباء ہر جگہ منبروں پر اوحضرت کو ناسزا کہتے
 تھے اور معایب واسطے اوحضرت اور اہل بیت کے روایت کرتے
 تھے اور چونکہ کوفہ میں شیعہ علیؑ کے بہت تھے زیادہ کو اوپر مقرر کیا کہ
 اسنے اوکو قتل کیا جہاں کہیں پایا بڑی بڑی عقوبت سے اور اپنے
 عامل کو لکھا کہ دوستان عثمان اور راویان فضائل عثمان کا اعزاز
 و اکرام کرو اور نام اوکے اور اوکے باپ اور قوم کو اوکی لکھ کے
 ہمارے پاس بھیجو پس جب نام اور نشان کو اوکے عامل نے لکھ کے
 بھیجا تو اوکو صلائے گرام ثیمت اور اسباب اور مالک بہت دے
 پس جو شخص کہ عثمان کی فضیلت کو روایت کرتا تھا نام اوکا لکھتا تھا
 اور اوکو اپنا مقرب کرتا تھا بعد اسکے عامل کو لکھا کہ روایت کرو
 ابو بکر اور عمر اور سایر صحاب کے فضیلت کو پس روایت کی منابت
 میں انکے احادیث موضوعہ بہت کہ کچھ اصل اور حقیقت نہیں اور
 او ان حدیثوں کو منبروں پر پڑھتے تھے اور معلموں کو کہتے تھے کہ

مکتوبین لکھوں کو پڑھا دین اور اون حدیثوں کو مثل قرآن کے تعلیم کرنے
تھے یہاں تک کہ عورتوں کو اور بچوں کو اور خدمت گاروں کو بھی پڑھایا
بعد اسکے حال کو لکھا کہ سب شہر و غنیمت و ہونڈ میں جو شخص کہ ہتھم بدوست
علی ابن ابی طالب اور اونکی اہل بیت کی ہو گھر کو اسکے گرا دین
یہ ہی محل مضمون روایت ابن ابی احمد کا کتاب مدارینی سے اب تامل
کرنا چاہئے اور انصاف سے دیکھنا چاہئے کہ ہر گاہ حال ایسا تھا اور سب
راویان معتبر اہل سنت کے تابع بنی اسید اور دشمن اہل بیت رسول خدا
کے تھے تو احادیث فضائل حضرات خلفائے ثلاثہ کا کیا اعتبار سے اور
صاحب تحفہ المحبین کتاب المحبین میں اور صفائی ماوراء النہر میں نے ذکر
میں بکثرت جہوتی وضعی حدیثوں کو کہ فضائل حضرات خلفائے ثلاثہ میں نقل
کر دیا ہے اور امام المحدثین فیروز آبادی نے کتاب سفر السعادت میں
لکھا ہے ان کمال ماوردی نشان الی بکثر نہیں من المخرجات البقی یشہد
بہاۃ العقل بکذبہا حاصل معنی یہ ہو کہ سب حدیثیں جو شان ابو بکر
میں ہیں جہوتی ہیں گو اہی دینی ہے عقل بلا تامل اون حدیثوں کے
جہوتی ہونے پر قایدہ دوم سب و شتم مجھے شمس کے سے کہ یہ
طریقہ اما یہ کانہیں ہے اور لعن کہ مننے دور کرنے رحمت خدا سے او
اور نفرین کر نیکی ہے بحکم نص قرآنی اُولَئِکَ یَلْعَنُہُمُ اللّٰہُ وَ یَلْعَنُہُمُ الْمَلٰٓئِکَةُ
اور لَعَنَ اللّٰہُ وَ الْمَلٰٓئِکَةُ وَ النَّاسُ اَجْمَعِیْنَ فرمان خدا سے اور فرمان
برہداری خدا کی موجب ثواب اجر آخرت ہے اور حضرت رسول خدا

لعن بہت ابوسفیان اور معاویہ وغیرہا پر ثابت ہے جیسا کہ مقصد دوم
 میں کسی قدر مذکور ہوا کہ عمل کرنا اور سپر تاحی امت پر لازم ہے پس بفرمان
 برداری خدا و رسول شیوہ امامیہ کا ہے کہ مستحق لعن پر لعن کہیں صحابہ
 ہو خواہ پدر صحابی اور حق تعالیٰ نے فرمایا ہے لَا تَجِبُ الْجَهَنَّمَ بِالْأَسْوَدِ مِنَ الْقُلُوبِ
 إِلَّا مَنْ ظَلَمَ یہ نص قطعی دال ہے اس پر کہ بد کہنا ستم رسیدہ کا با اعلان تمام
 اس شخص پر کہ ستم او سپر کیا بلا شک جائز ہے اور زیادہ اس سے
 ہم پر کیا ستم ہو گا کہ بعض حضرات ہمارے اقاؤں پر انواع ظلم اور ستم
 اور ایذا میں عمل میں لائے اور سزاوار لعن ہونا اور سختی کا بفرمان
 خدا اور بارشاد رسول اور امیر المومنین ثابت اور متحقق ہے حق تعالیٰ نے
 فرمایا ہے إِنَّ الَّذِينَ يُؤْذُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ
 وَأَلَّهِمُ عَذَابًا مُهِينًا یعنی تحقیق کہ وہ لوگ کہ ایذا پہونچاتے ہیں خدا اور
 رسول کو لعنت کی ہے اوپر حق تعالیٰ نے اور واسطے اونکے وہ عذاب
 ہو کہ موجب امانت اور فضیحت کا او کی ہے فقط اور مقصد دوم میں بیان
 ہو چکا کہ ایذا حضرت امیر المومنین اور حضرت فاطمہ عین ایذا در سو خدا
 اور خدا ہے اور یہ باعث لعن ہے اور ایذا دیتے حضرات خلفاء ثلاثہ و
 غیر ہم کے مقصد مذکور میں ثابت ہو چکی حاجت اعادہ کی نہیں ہے اور
 یہ آیت اس وقت نازل ہوئے کہ جب جناب عثمان اور جناب طلحہ نے
 کہا کہ بعد وفات رسول خدا کے ہم ازواج سے نکاح کرینگے کہ یہ کلمہ
 باعث ایذا ہے حضرت رسالتا ب ہوا اور اخطب خوارزم سے مناب

میں اور ابن ابی احمد نے انس ابن مالک سے اور بھی اخطب نے روایت کی ہے باسناد عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ سے اور اس نے اپنے باپ سے کہ رسول خدا نے علی سے کہا اَتَقِ الصَّفَاتِیْنَ الَّتِیْ لَكَ فِی

صُدُورِیْنَ لَا یُظْهِرُهَا اِلَّا بَعْدَ مَوْتِ اُولَئِكَ هُمْ یُغْنِیْهِمُ اللّٰهُ وَیُغْنِیْهِمُ اللّٰهُ عَنِ الْعِلْمِ یعنی پر حذر رہو مکیون سے کہ یہ نسبت تیرے سینوں میں ہیں اور ان لوگوں کی کہ ظاہر نہیں کرتے ہیں مگر بعد میری تمہیں کی یہ لوگ وہ ہیں کہ لعنت کرتا ہے حق تعالیٰ انہیں اور لعنت کرتے ہیں لعنت کرتے ہوئے پس حضرت روئے پوچھا یا حضرت کو واسطے ہے یہ آپ کا فرمایا آخر نے

جبریل انہم یظلمونہ ویمشون حَقَّ یعنی خبر دی کہ جو جبریل نے کہ تحقیق کہ وہ لوگ ظلم کرینگے علی پر اور منع کرینگے حق کو اس کے اور مقصد دوم میں ثابت ہو چکا کہ حضرت خلفائے ثلاثہ نے کیا ظلم کے حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب پر اور کینہ جو دلوں میں تھے بعد وفات حضرت رسول خدا کے ظاہر کئے اور غضب کیا ان کے حق کو اور رئیس اشاعرہ محمد بن ابی بکر شہرستانی نے کتاب ملل و نحل میں اور سید شریف نے شرح

میں اور داؤد اور ترمذی اور مسلم اور حمیدی اور احمد حنبلی وغیرہم نے اپنے مصنفات میں لکھا ہے کہ فرمایا رسول خدا نے جہر و جیش اسامہ لعن اللہ من تخلف عنه یعنی جاؤ شکر اسامہ کے ساتھ لعنت کرے خدا او سپر کہ جو نہ جائے شکر اسامہ کے ساتھ اور نہ جانا حضرات اصحاب ثلاثہ کا متحقق اور معلوم ہو جیسا کہ جلال الدین محدث نے روضۃ الاحباب

میں صراحت کی ہے اور ابن ابی اکہدہ نے کتاب احمد ابن عبد العزیز جو سہری
روایت کی ہے اور مسند احمد حنبلی میں مذکور ہے کہ جب وقت کہ حکم الہی
ہوا واسطے بندہ کو نے مکہ و مکہ کے دروازوں کے جو مسجد واقع تھے
سب دروازہ سے بند ہوئے سوائے دروازہ مکان علی ابن ابیطالب
کے عباس نے عرض کی کہ ایک ناودان کو ٹھکے گا ہماری مسجد میں رہے
حضرت رسول خدا نے قبول فرمایا اور اپنے دست مبارک سے اپنے
چچا کی خوشی کے واسطے ناودان کو نصب کیا اور نصب کر نیکی وقت
فرمایا کہ جو شخص کہ اسکو کہو دیکھا ہمارے چچا کو ناخوش کرے گا وہ شخص
ملعون ہے عمر ایک روز زمان خلافت میں اپنے اودھر جاتے تھے
پانی اوس ناودان سے اونپر ٹپکا عمر غصہ میں آئے ناودان کے
کہو نے کا حکم دیا بعض اصحاب رسول خدا نے اوس حدیث کو یاد دلایا
لیکن کہ فائدہ نکلیا ناودان کہو دالا اور اخطب خوارزم نے مناقب
میں ایک حدیث طولانی میں روایت کی ہے کہ رسول خدا نے فرمایا
مَنْ عَرَفَ حَقَّ عَلِيٍّ وَتَرَى اَنْكَرَ حَقِّهِ لَيْسَ بِمُحِبٍّ لِّمَنْ عَرَفَ حَقَّ عَلِيٍّ كَوَدَّهٖ
پاک اور طیب ہوا اور جسے انکار کیا انکی حق سے ملعون ہوا اور مقصود
میں منکرین حق حضرت علی ابن ابی طالب مذکور ہو چکے ہیں اور رد
صحیح مسلم اور صحیح بخاری میں اس امر کے کہ حضرت علی اور حضرت
عباس جناب خلیفہ اول اور جناب خلیفہ ثانی کو کاذب و رفاہ
جاتے تھے مقصد دوم میں نقل ہو چکے ہیں اور من کاذب پڑیں

قرانی ثابت ہے اور ابن ابی الحدید نے شرح نہج البلاغۃ میں بھی بن
سید شہور بابن غالبہ حبلی سے نقل کیا ہے کہ کہا اوسنے کہ حاضر تھا نیز
نزدیک فخر اسمعیل بن علی حبلی فقیہ کے پیشوا حبلیوں کا بڑا دین تھا
ایک شخص حبلیوں میں سے کہ کچھ قرض ایک شخص اہل کوفہ سے طلب رکھتا
تھا نزدیک فخر اسمعیل کے آیا اور وہ روز غدیر کا تھا اور خلق کثیر ضریح
حضرت امیر المومنین پر جمع ہوئے تھے پس شیخ فخر اسمعیل نے اوس شخص
سے پوچھا کہ آیا قرض میرے بلکو پہونچے یا کچھ باقی ہے وہ شخص جواب دیتا
تھا تاہم کہہ کہ اے سید میرے کاش کہ تم دیکھتے عید غدیر کو کہ سر قبر
علی ابن ابی طالب پر کیا نصیبین اور رسوا لیان اور اقوال نازیبا اور
سب اصحابہ باور بلند بنے باگاہ کر کے میں پس فخر اسمعیل نے کہا کہ
گناہ اون لوگوں کا کیا ہے قسم خدا کی کہ خود صاحب قبر نے اون
لوگوں کو تعلیم کیا ہے پس اوس شخص نے کہا کہ صاحب قبر کون ہے
کہا علی ابن ابی طالب کہا اے سید میرے آیا علی نے اون لوگوں کو
ہدایت کی اور یہ طریقہ تعلیم کیا کہا ان داند کہ اے آقا پس اگر علی حق
پر تھے تو ہم لوگ کیوں فلاں اور فلاں کو دوست رکھیں اور اگر
باطل پر تھے پس کس واسطے ہم اونکو دوست رکھیں چاہے کہ تبر اکوین
ہم اولیٰ سے یا اون دونوں سے پس ابن غالبہ کہتا ہے کہ فخر اسمعیل
جلدی اوسٹے اور کفشیون بوہنا اور کہا کہ لعنت خدا کی اسمعیل پر اگر
جواب اس مسئلہ کا جانے اور اندر مکان کے چلے گئے اگر کوئی اہل سنت

میں سے کہے کہ کتب اہل سنت مثل ریاض النضرہ اور شفا کے قاضی عیاض
 وغیرہ میں احادیث اس باب میں منقول ہیں کہ جو شخص کہ سب اصحاب
 کرے وہ منافق اور جہنمی ہے اور شفا میں یہ حدیث بھی ہے کہ من سبت
 اصحابی فغلبہ کفہ اللہ والملكۃ والناس انجمن علیہ جو شخص کہ سب
 کرے میرے اصحاب کو پس اوپر لعنت ہے خدا اور ملائک اور آدمی
 سب کی پس کیونکر سب کرنا اصحاب کی شان میں جائز ہوگا تو جواب دے گا
 یہ ہے کہ احادیث کتب اہل سنت امامیہ پر حجت نہیں ہو سکتی ہیں اور
 علاوہ برین بیان ہو چکا کہ سب بمعنی محض طریقہ امامیہ کا نہیں ہے اور
 سوا اسکے ہر گاہ بفرمان خدا اور ارشاد رسول خدا اور علی مرتضیٰ ثبات
 ہو چکا کہ بعض اصحاب غیر مدوحین قابل لعن ہیں تو لا محالہ اصحاب غیر مدوحین
 حکم سے ان احادیث مذمت لعن کے مستثنیٰ سمجھے جائیں گے پس لا بد یہ
 احادیث عدم جواز لعن حق اصحاب مدوحین میں اور وہ احادیث حکم لعن
 مخصوص اصحاب غیر مدوحین کے حق میں قرار پائیں گے اور کتب اہل سنت
 سے ثابت ہے کہ اصحاب نے ایک دوسرے پر سب و لعن کے سے
 جیسا کہ تاریخ طبری اور کنز العمال میں ہے کہ جب عمر نے پیغام اسامہ کا
 ابو بکر کے پاس پہنچایا تو ابو بکر کو دے اور واثیہ عمر کی پکڑی اور
 عمر کو گالی دے پس عمر باہر آئے اور اصحاب رسول کو گالی دے
 اور فتح الباری میں ہے کہ عمر نے حق سعد بن عبادہ کہ اکابر اصحاب
 تھے کہا قتل اللہ سعدا فانہ صاحب الشیر والفتنہ یعنی قتل کرے خدا

سعد کو پس تحقیق کہ وہ صاحب شرف و مناد ہے اور کثیر الاعمال میں ہے کہ
 عباس ابن عبد المطلب نے عمر کو کہا اَعْقَبَكَ اللهُ بِطَرَاكٍ يَنْبَغِيهِ
 تجھے خدا تیرے مانگی فرج میں اور ابن عبد البر نے اسعیاب میں لکھا ہے
 کہ عثمان نے شانِ نبیان میں کہ اصحاب رسول سے تھے کہا لَعَنَ اللهُ نَحْمَاكَ
 یعنی لعنت کرے خدا النبیان پر اور روضۃ الاحباب میں ہے کہ مایث
 شان میں عثمان کے کہتے تھے لَعَنَ اللهُ نَحْمَا قَتَلَ اللهُ نَحْمَا لَعَنَ اللهُ
 کرے خدا نَحْمَا پر اور قتل کرے خدا نَحْمَا کو پس چاہے کہ اصحاب
 ایک دوسرے کو سب اور لعن کر گئے کے سب سے منافق اور جہنمی
 اور ملعون ہوں فَاَيُّهُ سَيُومِ شَيْعَةُ لَعْنَتِ بْنِ بَعْنِ اتْبَاعِ اور انصار
 اور گروہ اور غالب شدہ کے ہیں اور لعنت میں ہے کہ عرف میں یہ نام
 اون لوگوں کا ہے کہ دوست رکھتے ہیں علی ابن ابی طالب اور انکے
 فرزندان کو اور شایعت اور متابعت انکی کرتے ہیں اور استعمال
 اس لفظ کا واحد اور کثیر میں ہے اور محمد شہرستانی نے کتاب ملل و
 نحل میں لکھا ہے اَلشَّيْعَةُ هُمُ الَّذِينَ يَتَابِعُونَ عَلِيًّا یعنی شیعہ وہ لوگ
 ہیں کہ جن لوگوں نے متابعت کی علی کے اور لفظ شیعہ قرآن شریف
 میں چند مقام میں ہے وَارَنَّهُ مِنْ شَيْعَةِ ابْنِ اَبِي هَيْمٍ اور جنتی ہونے میں
 شیعوں کے اور انکے فضائل میں احادیث حضرت رسول خدا
 کثرت سے کتب معتبرہ اہل سنت میں مذکور اور موجود ہیں چنانچہ
 بعض اون میں سے اور آخر مقصد اول میں اس رسالہ کے مذکور

ہوئیں اور سوائے فرقہ امامیہ کے کوئی فرقہ کسی زمانہ میں بلبق شیعہ
معروف اور مشہور نہیں ہوا اور ابن اثیر نے حال میں محمد بن یعقوب
کلینی رہ کے کتاب جامع الاصول میں لکھا ہے ابو جعفر محمد بن یعقوب
الرازی الفقیہ الامام علی مذہب اہل البیت عالم ہے مذہبہم لیسر کا
عندہم مشہور کہ ذکر یہاں کان علی المائۃ الثانیۃ یعنی کنیت اولن کے
ابو جعفر اور نام اولن کا محمد بن یعقوب ہے اور فرقہ اور پیشوا مذہب اہل بیت
کے تھے اور عالم اولن کے مذہب کے تھے اور ساتھ فضل و بزرگوں
کے موصوف اور تین سو صدی کے علمائین مشہور اور معروف تھے
اس سے صریح ثابت ہوا کہ شیخ کلینی رہ کہ اکابر متقدمین علمای امامیہ
ہیں عالم مذہب اہل بیت کے تھے اور مذہب و سنت و جماعت سوائے
مذہب اہل بیت علیہ السلام کے ہے اور محمد شہرستانی نے کتاب
علل و نحل میں اور شرح مواقف نے لکھا ہے الامانیۃ کا نواری الاول
علی مذہب اہل بیت یعنی امامیہ تھے پہلے اوپر مذہب اپنے اماموں کے
اور نہایت جرمی میں ہے کہ اول رواج دینے والے مذہب امامیہ کے
امام رضا تھے اور مرتبہ دوم میں محمد بن یعقوب کلینی نے اس مذہب کو
رواج دیا اور ابن اثیر نے لکھا ہے کہ ان مجدد مذہب الامانیۃ بنی
الماکۃ الثانیۃ کان علی بن موسی الرضا یعنی تجدید کرنے والے مذہب
امامیہ کے دوسرے صدی میں تھے امام رضا اور ارباب سیر لکھتے
ہیں کہ بعد وفات سرور عالم کے تابعان علی شیعہ علی مشہور ہوئے

اور اس طرح فریق ثانی اپنے تئیں شیعہ ابو بکر و عمر و عثمان کہتے تھے
 اور جب معاویہ نے حضرت امیر سے جنگ کی اپنے لشکر میں حکم دیا کہ
 معاذ اللہ منبروں پر سب امیر المؤمنین اور ان کے اصحاب کی کمرہاں اور
 اپنے گروہ کو ملقب بسنت و جماعت کیا اور سیوطی نے تاریخ الخلفاء
 میں لکھا ہے حکیم کہ میں معاویہ اور امام حسین سے صلح ہوئے تو معاویہ نے
 نام اوس سال کا جماعت رکھا اور صواعق میں ہے کہ سلسلہ میں جب
 امام حسین شہید ہوئے یزید نے نام اوس سال کا سنت رکھا پس اس
 ترکیب سے نام تابعان بنی امیہ کا سنت و جماعت واضح ہے اور جس وقت کہ
 جنگ صفین ہوئے مسلمان تین فرقہ ہوئے تابعان علی بشیعہ علی نامور
 ہوئے اور تابعان معاویہ سنت و جماعت مشہور ہوئے اور ایک گروہ
 نے دونوں سے انحراف کیا کہ وہ خارجی ہیں فابدہ چہار عم سند
 احمد حنبل اور جمع بن النعمین اسے اور صحیح ابوداؤد اور صحیح بخاری میں ہے
 کہ حضرت رسول خدا نے حضرت امیر سے فرمایا کہ یا علی لا یحبک الا مؤمن
 ولا ینقضک الا کافر مؤمناف یعنی اسے علی دوستی رکھے گاتم سے مکرہ
 اور دشمنی رکھے گاتم سے مکر کافر اور منافق اور صحاح میں ہے کہ فرمایا
 رسول خدا نے لا یحب علیا منافق ولا ینقضہ مؤمن یعنی محبت نکرے گا
 علی سے منافق اور دشمنی کرے گا اور منافق سے مؤمن اور صحاح میں
 ہومن احب علیا فقد احببني ومن النفض علیا فقد انقضی یعنی جس نے
 محبت کی علی سے تحقیق کہ مجھ سے محبت کی اور جس نے عداوت کے

علی سے تحقیق کہ مجھ سے عداوت کی اور بہت سی نے شعب الایمان میں اور
ابن عدی نے روایت کی ہے کہ جو شخص نہ پہچانے حق ہماری عزت کا
ایک شخص ہے تین شخصوں میں سے یا منافق ہے یا پسر زن زانیہ یا بغیر
طہور یعنی مان او سکی حالت حیض میں حاملہ ہوئے اور طہرائی اور حکم نے
روایت کی ہے کہ فرمایا رسول خدا نے کہ اگر کوئی شخص درمیان رکن
و مقام کے ساتھ صلوٰۃ اور صوم کے قیام کرے اور دشمن ہو اہل
محمد کا داخل ہو گا آتش و زرخ میں اور احمد حنبل نے مناقب میں ابن
عباس سے روایت کی ہے قال لَمَّا نَزَلَتْ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا
الْمُؤَدَّةَ بَنِي الْقُرْبَىٰ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلِّمْ مِنْ قَرَابَتِكَ هَؤُلَاءِ وَجَبَتْ
عَلَيْنَا مَوَدَّتُهُمْ قَالَ بَلَىٰ وَفَاطِمَةُ وَأَوْلَادُهَا وَقَالَ ابْنُ صُلَيْمٍ وَالَّذِي
نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يَنْفُضُ أَهْلَ الْبَيْتِ أَحَدٌ إِلَّا دَخَلَهُ النَّارَ فَاصْلُحْ أَمْنِي
کہ جس وقت نازل ہوا ہے آیت لَا أَسْأَلُكُمْ کہ لوگوں نے یا رسول اللہ
کو ان میں قرابت دار آپ کے کہ واجب ہوئی ہم لوگوں پر محبت اور نکی
کہا رسول خدا نے کہ وہ علی اور فاطمہ ہیں اور اولاد اوں دونوں کی
اور کہا رسول خدا نے کہ قسم ہوا او سکی کہ جان میرے اوں کے
قبضہ قدرت میں ہے کہ نہ دشمنی رکھے گا اہل بیت سے کوئی مگر یہ کہ
حق تعالیٰ اوسکو داخل کریگا جہنم میں بلا حظہ ان احادیث اور مثل
ان احادیث کے کہ کتب معتبرہ اہل سنت میں کثرت سے موجود
ہیں حضرات اہل سنت مجبور ہو کے دعویٰ محبت اہل بیت کا کرتے ہیں

بلکہ جناب شاہ عبدالعزیز دہلوی نے کتاب تحفہ اثنا عشریہ میں بکمال
خلافت اپنے تئیں شیعہ قرار دیا ہے لیکن درواقع یہ دعویٰ انحضرت کا
محض مصنوعی اور ثنائی اور صرف بیان ظاہری اور زبانی ہو کیونکہ
اونکے اقوال اور اعمال اور افعال سے صریح عداوت اہل بیت
ظاہرین حضرت سید المرسلین کے منکشف اور ثابت ہوتی ہو چکا ہے
احمد حنبلی نے سنن حنفیہ میں روایت کی ہے کہ اَلْوَلِیُّ لَیْکُمْ لَیْکُمْ مؤمنان
یَعْقُظُ عَلَیْکُمْ لَیْکُمْ یعنی مرد نہیں ہوتا مومن جب تک کہ عداوت نہ کرے علی
سے ہوڑی اور امام غزالی نے کتاب صراط المستقیم لکھا ہے
کہ جو شخص علم شہادتین کے داخل بہشت ہو گا مگر وہ شخص کہ جو بائست ہوا
تفرقہ دانے میں خلافت کے کہ وہ علی ابن ابی طالب بن اور قائمی
ابن حلوکان سے کہ اکابر علمائے اہل سنت سے ہیں حال میں علی ابن
جبریم کے کہ بسکو اہل سنت بڑا ستدین اور متورع جانتے ہیں لکھا ہے کہ
اِنَّ کَانَ مَنَّوَرَانِیْ یُعْضِ عَلِیٌّ وَاَلَا یُخْرِجُ عَنْهُ اِلَّا رَجُلًا یُجْتَمِعُ مَعَهُ
یعنی تحقیق کہ وہ معذور تھا عداوت علی بن اور نہ صرف ہونے میں اوسے
اس واسطے کہ تحقیق کہ محبت علی کی نہیں جمع ہوتے ساتھ تسنن کے
یعنی یہ امر نہیں ہو سکتا کہ سنے ہو اور دوست ہی ہو علی کا اور محلی المیز
عربی نے متوکل عباسی کو قطب لکھا ہے اور کمال الدین دیرمی نے
حیوة الحیوان میں لکھا ہے اَلْمُتَوَكِّلُ کَانَ یُعْلَوُ اِنِّیْ یُعْضِ عَلِیٌّ یعنی متوکل
علو کہ نہ تھا دشمنی علی بن اور سیوطی نے تاریخ خلفائے بن لکھا ہے

سَنَةِ سِتَّةٍ وَثَلَاثَ بَآئَةِ أَفْرَ الْمَشْوَكِلِ بِهَدْمِ قَبْرِ الْحُسَيْنِ وَهَدْمِ مَأْمُوكِهِ
مِنَ الدَّوْرِ أَنَّ يَكْمَلَ مَزَارِعَ وَتَمْنَعُ النَّاسَ مِنْ زِيَارَتِهِ يَنْفَعُ سَلَمَةَ هَجْرِي
مِنْ حَكْمِ كَيْدِ مَشْوَكِلِ نَ وَاسَطِ مَهْدِمِ كَرْنِ قَبْرِ حُسَيْنِ كِے اور مَنہدم كرنے
اوس چیز كے كہ جو كرد و تَبَر كی تہی اور حَكْم دیا اوس كے كہ زراعت كہ مین
اوس پر زراعت كرنیوالے اور مَنع كیا لوگوں كو اوكی زیارت كرنے سے
اور ابنِ عزیٰی مَالِكی نے لکھا ہے مَا قَتَلَ الْحُسَيْنُ إِلَّا بِسَيْفٍ جَدِّهِ اِیْ لَانَّهُ
الْخَلِيفَةُ وَالْحُسَيْنُ لَقَبُی عَلَیْهِ وَالْبَيْتَةُ سَبَقَتْ لَیْزِیْدَیْنِیْنِ قَتْلُ هُوَ بَ
حُسَيْنِ مگر اپنے نانا كی شمشیر سے اسو اسطے كہ یزید خلیفہ ہوا اور حُسین
بغاوت كی او سپر اور بیتِ سَبَقَتْ كہ چلے تھے یزید كی طرف اور مَتَبِی نے
كہ علمائے اہل سنت سے مین لکھا ہے كہ اَوَّلُ فَارِجٍ فِی الْاِسْلَامِ
حُسَيْنُ ابْنُ عَلِیٍّ یَعْنِیْ پَهْلَا فَارِجِی جُو اسْلَامِ مین ہوا حُسین ابْنِ عَلِیٍّ مین اور
ابنِ حجر نے صَوَاعِقُ مین لکھا ہے عَنِ الْغَزَاوِیِّ وَغَیْرِهِ یَحْرُمُ عَلَی الْوَاعِظِ رَدُّ
قَتْلِ الْحُسَيْنِ وَالْحُسَيْنِ وَكَاجَرِی بَیْنِ الْحُجَّابَةِ مِّنَ الشَّاجِرِ وَالْخَاصِمِ فَانَّهُ
یَسُجُّ اَبٰی بَغْضِ الْحُجَّابَةِ یَعْنِیْ عَزَالِی وَغَیْرَہ كَہتے ہین كہ حرام ہے واعظ پر بیان
كرنَا حَالِ قَتْلِ حُسَيْنِ اور حُسین كا اور بیان كرنَا اوس قِصَّہ كا جو دَاقِ
ہوا اور مِیَانِ مَحَابِبِ كے بَاكِیْدِ گِیرِ مِزَاعِ اور دُشْمَنِی سے پَسِ جَحْقِیْقِ كہ وہ
بَاعِثُ ہوتا ہے دُشْمَنِی اصْحَابِ كا اور شَاہِ وَلِی اللہ صَاہِبِ دِلْوِی نے
قَوْلِ حَمِیلِ مین بیان قِصَّہ كِربلا اور حَالِ وِفَاتِ حُفْرَتِ اِمَامِ حُسَيْنِ كو
نَا جَانِزِہ لکھا ہے اور مَوَلَوِی ابْنِ عَلِیٍّ صَاہِبِ صِرَاطِ السَّیْقِیْمِ مین لکھا ہے

کہ چونکہ حسین مرتبہ شہادت کو فائز ہوئے تو محل خوشی کا ہے نہ مقام غم کا
 پس معلوم ہوا کہ اہل سنت جو تہمت محبت کی حضرت امیر المؤمنین اور
 سایر اہل بیت طاہرین کے اپنے اوپر کرتے ہیں از قبیل یَقُولُونَ مَا
 لَیْسَ بِنَبِیٍّ قُلُوبُہُمْ ہے یعنی کہتے ہیں وہ بات کہ نہیں ہے اور کہے دلوں میں
 اور از قبیل یَقُولُونَ مَا لَا یَفْعَلُونَ ہے یعنی کہتے ہیں وہ بات کہ نہیں
 کرتے ہیں اور نہ تحقق ہوا کہ باطن اور ظاہر اور اقوال و فعلے
 عکس اور عکس اعمال کے گواہی دیتے ہیں اور بنا برامادیت کتب معتبرہ
 اپنے بھمت عداوت حضرت امیر المؤمنین اور اہل بیت سید المرسلین کے
 کافر اور منافق اور اہل جہنم قرار پاتے ہیں فائدہ یہ بھی احوال میں امام
 اعظم اہل سنت یعنی جناب ابو حنیفہ کے ابن جوزی نے کتاب النظمین
 لکھا ہے اَنَّ الْجَمِیْعَ اَلْفَصُوْا عَلٰی طَعْنِ اَبِی حَنِیْفَہٍ یعنی تحقیق کہ سبے اتقان
 کیا ہے اوپر طعن ابو حنیفہ کے اور رسالہ امام ابو حامد غزالی کا طعن میں
 ابو حنیفہ کے مشہور ہے اور غزالی نے آخر کتاب منہول کے مسکات اول
 میں لکھا ہے قَالَ اَبُو حَنِیْفَہٍ مَّرْقُوحٌ حَامٍ ذِہْنٌ بِنِیْ تَقْوِیْرِ الْمَسْأَلِ وَ تَقْوِیْرِ الْمَذَہَبِ
 فکر خطبہ حاصل معنی یہ ہے کہ ابو حنیفہ نے بنایا مسائل کو پس زیادہ
 ہوا خطاؤں کا اور پھر غزالی نے کہا ہے کہ فَاَنَا اَبُو حَنِیْفَہٍ فَقَدْ قُلْتُ الشَّرِیْعَہُ
 یعنی ابو حنیفہ نے اولٹ دیا شریعت کو اور پھر کہا ہے اِنَّ ہَذَا اَلْاِسْتِغْنَاءُ
 یعنی یہ شفاوت اوسکی تھی اور قاضی عسکری نے عصبہ میں لکھا کہ
 اِنَّ مَذْہَبَ اَبِی حَنِیْفَہٍ کُفْرٌ کَبِیْرٌ یعنی مذہب ابو حنیفہ کا بڑا کفر ہے اور

مخالفت مذہب کے جنازہ سپرد جانے میں اور بعد دفن میت کے وارثوں کو
پرسا اور دلاسا دیتے ہیں دل نہیں مانتا کہ خبر اوسکے مرنے کے
لگے دوسرے کام میں مشغول ہوں کیا غضب ہے اور کیسے وہ
مسلمان اور اصحاب اور یاہ حضرت رسول خدا کے تھے کہ اپنا سر
پرست اور محسن اور مولیٰ اور پیشوا اور آقا و نون جہان کا تو دنیا
سے اوشمہ جائے اور وہ لوگ اوسکے غسل اور کفن اور دفن میں
شریک اور حاضر نہ ہوں پیغمبر خدا کے جسد پاک کو نئے غسل اور تکفین
اور بیدفن چھوڑیں مروت اور غیرت اور رحمت سے مومنہ موڑیں حکومت
اور ریاست کے بند و بست اور خوشی میں سقیفہ بنی ساعدہ میں جمع
ہو کے خلاف حکم خدا اور رسول کے جناب ابو بکر کو خلیفہ بنا لیں
ہاتھ بیعت کا اوسکے ہاتھ پر رکھے تالیان خوشی کی بجائیں مبارکباد
شور مچائیں احسان رسول خدا کو بہو لائیں عزاء پر سے کا تو کیا ذکر کرے
اپنے پیغمبر کی بیٹی اور داماد کو ستائیں غمزدون پر ہمارے مصیبت
گرائیں اگر کوئی کہے کہ اس جہت سے شریک تجہیز و تکفین تدفین
نہوے کہ انتظام خلافت کا تجہیز و تکفین وغیرہ سے عظیم تھا تو ذرا
سمجھنے اور غور کرنے کی بات ہے کہ اوسوقت بدعوا سے خلافت
کسی نے خر و ج نہیں کیا تھا بغور و قات حضرت رسول خدا عرب
صحرائی کا حرمہ متورہ پر ڈالے نہیں آیا تھا قبر میں ایک مشت خاک
ڈالنے کے واسطے چند منٹ کا زمانہ درکار تھا سقیفہ بنی ساعدہ سے

اسی طرح محمد الدین فیروز آبادی نے ابو حنیفہ کو کافر لکھا ہے اور کتاب
 منحول میں ہے کہ شافعی اور ابو حنیفہ فیما بین اپنے ایک دوسرے کے
 تکفیر کرتے تھے اور شیعہ کہ علماء اہل سنت سے ہیں کہتے تھے کہ
 ایک کف خاک بہہ رہا ہے ابو حنیفہ سے اور سفیان مالک اور عماد شافعی
 کہتے تھے کہ پیدا نہیں ہوا کوئی شخص اسلام میں شوم زیادہ ابو حنیفہ سے
 اور امام شافعی کہتے تھے کہ ابو حنیفہ کی کتابوں کو دیکھا میں نے ایک سو
 تیس ورن پر خلاف کتاب خدا اور رسول کے دیکھا میں نے اور امام
 مالک کہتے تھے کہ ضرر ابو حنیفہ کا زیادہ ہے امت پر فتنہ ابلیس سے
 اور ابن مہدی کہتے تھے کہ فتنہ اسلام پر بعد دجال کے عظیم تر اسے
 ابو حنیفہ سے نہو گا جب یہ اوصاف ہیں امام اعظم یعنی بہت بڑے امام کا
 اہل سنت کے تو ان کے جوئے اماموں کے حالات کے لکھنے کی
 کچھ ضرورت نہیں ہے **فائدہ ششم** رئیس متکلمین اہل سنت محمد شہرستانی
 نے کتاب ملل و نحل میں لکھا ہے کہ اصحاب ثلاثہ نے مجتہز و تکلفین حضرت
 رسول کی مذکے اور متوجہ امور دنیوی کے ہوئے اور رعیت علی کو
 فرصت جانکے لوگوں سے بیعت لے اسمقام میں مؤلف کہتا ہے
 اور خدمت میں ارباب انصاف اور امانی فہم سلیم کے عرض کرتا ہے
 کہ ہمیشہ سے دستور ہے کہ لوگ بسبب مروت اور دوستی اور
 برادری دنیا کے یا بسبب ہم قوم ہونے کے یا بخیاں اپنے عزت
 اور شان یا شخصیت کے عزت اور ریاست کے خیال سے

وہی گاد حضرت رسول خدا تک دو ایک کوس کا فاصلہ نہ تھا
چند قدم کی مسافت تھی ایک نقطہ کی فرصت پر نہ کوئی بلا تھی نہ فتنہ
تھی یہ کہ ان ہدم مساجد کے دلوں نے مانا کہ چند قدم کے
تخلیف گوارا کر کے اپنے آقا اور سرور کو مٹی ندے سے اپنے
ہٹی کے آخری زیارت نہ کر لے اسے مائے کیسی ولا اور محبت
اور اخلاص تھا واسے کیسے ارادت اور عقیدت اور
اختصاص تھا احمد بقید کہ یہ رسالہ بحالہ بتاریخ ولادت باسعادت
حضرت امیر المؤمنین سید الوصیین آسدا اللہ الغالب علی ابن
ابی طالب یعنی تیرہویں رجب المرجب ۱۲۹۱ھ ایک ہزار دو سو
اکا نوے ہجری کو ختم ہوا حق تعالیٰ اسکو ذریعہ نجات اور باعث عفو
رحمت کا اس بندہ گنہگار کے کرے اور محشور کرے اس